

نعمت عظيم (دُرود محمد وآل الطاہرین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



نعمتكم

دُرود بِرَحْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ



طالب علم بباب مدينة العلم

ال الحاج وزوج احمد مرتضى على مجاب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

نام کتاب	:	نعمت عظیم دُرودِ محمد وآلہ الطاہرین
تالیف	:	محمد مراغی علی مجاہب
اهتمام	:	مصطفیٰ حیدر سلمان
کتابت	:	میر علی مہدی (آرٹ زون)
ترتیب	:	مجتبی حیدر عمران
مقام اشاعت	:	عطاء حسین، حسینی کوٹھی، جعفری گلی، حیدر آباد
سن اشاعت	:	۱۸/رذی الحجہ ۱۴۳۸ھ - ۲۰۱۷ء
تعداد	:	۶۰۰
قیمت	:	100/- روپے
ملنے کے پتے:	:	Abbas Bk. Agency, Lakhnoor, Ratan Ghar, Dr. Ghazirat Abbas Lakhnoor, Yeo. P. (Andheri)

عباس بک ایجننسی، لکھنؤ

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس لکھنؤ۔ یو۔ پی (انڈیا)

فون نمبر: 0522-2647590

موبائل: 9415102990, 9369444864

E-Mail : abbasbookagency@yahoo.com

## فهرست

سبب تالیف	ردیف
9	1
انتساب	2
صلوات عظیم عبادت پروردگار ہے ( ذا کراہلیت غلام چتن )	3
درود کے لامتحن فوائد (مولانا ظفریاب حیدر صاحب قبلہ)	4
درود افضل ترین عمل ہے (سید علی عباس طباطبائی)	5
درود کی عظمت	6
محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کی ضریبیت	7
محمد وآل محمد پر درود کی اہمیت	8
ڈرود کب سے پڑھا جاتا ہے	9
”ڈرود حقوق واجب“	10
صلوات محمد وآل محمد پر واجب ہے	11
جب رَب کا نام لو تو درود بھیجو	12
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو تو درود پڑھو	13
ناقص صلوٰات	14
صلوات کے معنی	15
درود کا ثواب	16
درود اور مشکلات کا حل	17
بغیر درود عَا آسمان پر نہیں جاتی	18
حاجتیں اور درود	19
درود سب سے بہترین عمل ہے	20
درود نہیں بھیجنے کے نقصانات	21

45	عذاب سے امان	22
46	جو جہاد سے عاجز ہو جو مال صرف کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو	23
47	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات کے معنی بیثاق	24
48	جس کا آخری کلام صلوٰۃ بر محمد وعلی ہو گا داخل بہشت ہو گا	25
48	”قبرستان میں ڈرود پڑھنے کی برکت“	26
49	درود کے سبب جدت کے مخلوق کی رونق	27
49	آل نبی یہ ڈرود نہ بھیجنے والے کو خوبصورت نصیب نہ ہو گی	28
51	امام شافعی کے اشعار	29
52	”نماز میں ڈرود پڑھ کر آپ نمازوں کے جنات نیم سے قریب ہونے پر مد طلب کرو“	30
53	نماز میں درود واجب ہے	31
54	نماز میں درود واجب ہے شرعی دلیل	32
55	نماز سے مراد آپ محمد پر ڈرود	33
55	نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے ڈرود کے فوائد	34
57	رکوع سجدے اور قیام میں ڈرود کا ثواب	35
57	میزان میں ڈرود سے گراں کوئی چیز نہیں	36
58	درود کے فائدے	37
60	”نبی پر علی پر اکنی آپ پر ڈرود افضل عبادت ہے“	38
60	”ڈرود اور تحریر“	39
61	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات وسلام اور آپ سے محبت کرنے کا ثواب	40
62	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے الہی بیت کے حق میں دعا کرنے کا ثواب	41
63	کوئی بھی عبادت صلوٰات سے افضل نہیں ہے	42
64	ہمیشہ کی غذاء	43
64	شہد کی مخصوص کا سبب	44

65	”صلوات پڑھنا اور بھول سوگھنا“	45
65	صلوات سے بھول جانے والی چیز یاد آ جاتی ہے	46
66	لاعلان امراض کا اعلان	47
66	انگوٹھی کاملا	48
67	ہزار پنځروں کی شفاعت نصیب ہوگی	49
67	حور العین سے شادی ہوگی	50
68	حضرت حداکا مہر	51
68	ڈرود کی برکت سے آگ بے اثر	52
69	محشر میں حسرت و انسوں سے بر طرف ہوگا	53
70	صلوات اور بلندی درجات	54
70	کثرت صلوات کی وجہ سے شہدائے کربلا کی فہرست میں شامل	55
71	تمہارے چہرے کو چشم کی حرارت سے بیجا گا	56
71	صلوات سمجھنے کے موقع	57
73	ایک درخت کا رکوع و تجدود کرنا اور صلوات پڑھنا	58
73	شفاعتِ رسول	59
74	پل صراط	60
74	نبی کے نزدیک ترین ہوگا	61
74	طشت عناب	62
75	درود سے گناہ کا کفارہ	63
75	ڈرود کی برکت سے نایبیا کوششا	64
76	”صلوات کے فوائد“	65
78	صلوات اور قرض کی ادائیگی	66
79	آسمانوں پر بھی خطیب خطاب کرتے ہیں	67

80	"معراج کا واقعہ"	68
82	واقعہ (عمارتیاں)	69
85	اکیدر کا واقعہ	70
86	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ	71
89	چین یاک کے ایک مجذہ کا واقعہ	72
90	سرکش گھوڑے کی سواری	73
90	بجگ توبک میں ڈرود کی برکت سے سارے صحابہ پرندے کا گوشٹ کھائے	74
94	"رسول خدا نے دوران سفر پرائیخ مسجدے ادا کیئے"	75
95	ورصلوات حضرت آدم کا مہر قرار بیا	76
95	شام کے علماء یہود کے سوال اور امیر المؤمنین کے جواب	77
96	ڈرود کے بارے میں خطبہ امیر المؤمنین	78
98	امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد	79
98	امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد	80
99	امام رضا علیہ السلام کا ارشاد	81
99	صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتہ عاجز ہیں	82
100	سلمان فارسی اور صلوات	83
101	نبی اور آل نبی پر فرشتہ ڈرود بھیتے رہتے ہیں	84
102	صلواۃ کی برکت سے ایک فرشتہ خلق ہوتا ہے۔۔۔۔۔	85
103	فرشتوں نے نبی پر اعلیٰ پرست سال ڈرود بھیجا	86
104	فرشتے کی شفایاںی اور درود وسلام پہنچانا	87
105	"فرشتے بھی ڈرود بھیتے ہیں"	88
106	ایک انوکھا فرشتہ	89
107	وہ کلمہ جس کو پڑھ کر فرشتوں نے عرش اٹھایا	90

108	دُرود پڑھنے سے ایسیں زخموں میں بنتا ہوتا ہے	91
109	شیطان کی اقسام (درود پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے)	92
109	ورصلوات کی فضیل	93
112	”کثرت سے دُرود“	94
112	با آواز بلند درود پڑھنا	95
112	دُرود کی برکت سے کپڑے، دل، اعمال نامے سب صاف ہو جاتے ہیں	96
113	”جو آل محمد گو خوش کرنے نبی اور آیہؐ کی آل پیاس انداز سے دُرود بھج کر!“	97
115	ایک خوبصورت صلوٰات	98
115	ماہ شعبان میں صلوٰات کی فضیلت	99
119	چہار دہ معصومین علیہم السلام پر صلوٰات	100
135	صلوات اور دیدار امام زمانہ علیہ السلام	101
135	ایک مرتبہ صلوٰات بھیجنا بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر	102
137	جود دس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ ہزار مرتبہ	103
137	سو (۱۰۰) صلوٰات بھیجے کا ثواب	104
138	وہ صلوٰات جو دس ہزار صلوٰات کے برابر ہے	105
139	دُرود رات کے وقت	106
139	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دُرود	107
140	ایئی مرادوں کے عقدہ ہونے کیلئے آزمودہ صلوٰات	108
142	یہودی ما قبل اسلام	109
144	دُرود پڑھ کر نومولود کو بیجا تھے	110
145	بنی اسرائیل دُرود پڑھ کر اپنی عورتوں کو بیجا تھے	111
145	دریائے نیل کا شگانفہر ہونا	112
148	بغثت سے بنی یہودی دُرود پڑھ کر خدا سے مدد طلب کرتے تھے	113

149	موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ	114
149	ورود کی برکت سے گائے دپھلا کا شرنیوں میں فروخت ہوئی	115
152	زمانہ سابق میں محمد وآل محمد کا واسطہ دیکر دعا کیجاتی تھی	116
153	روز جمعہ کے اعمال، جمع کے دن بہترین عمل	117
153	(بارہ مرتبہ قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب)	118
154	اعمال شب جمعہ و روز جمعہ اعمال شب جمعہ	119
155	صلوات روز جمعہ، اعمال روز جمعہ	120
158	جمعہ کے دن نبی پر سو دفعہ صلوٰۃ بھیجنے کا ثواب	121
160	حدیث کسائے	122
163	مُبَالِهٖ فضیلتِ آلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سے قویٰ دلیل	123
164	آل محمد گی محبت کے بغیر کوئی عمل قبل قبول نہیں ہے	124
165	(ورود میں کون کون شامل ہیں)	125
166	”آل محمد کون ہیں؟“	126
167	”علیٰ نَفْسِ اللَّهِ“	127
168	”عَلَىٰ نَفْسِ رَسُولِ“	128
171	سورہ برأت کی تبلیغ دلیل عترت	129
172	”عَلَىٰ عَتْرَتِ رَسُولٍ“	130
172	”عَلَىٰ آلِ رَسُولٍ“	131
174	”حدیث ثقلین کتاب اللہ و عترتی“	132
177	”أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ“	133
177	وَعَانَ نبیٰ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	134
180	آل محمد علیہ السلام کی محبت کے فوائد	135
180	رسول اللہ کے اہلبیت آپ کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں	136
181	ان لوگوں کو ٹھہراو اُن سے سوال کیا جائے گا	137

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

## سببِ تالیف

حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات سنجنے کے فضائل و فوائد اُسکی برکتیں اور عنایات صاحبان علم و فہم اور مومنین و محبین سب پر روش و عیاں ہیں یہ کوئی معنوی نعمت نہیں ہے بلکہ یہ نعمت عظیم ہے جیسے ولایت علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام نعمت عظیمی ہے انہیں مختصری کتاب میں جمع کرنا ممکن ہے لیکن پھر بھی کچھ صلوات پڑھنے کے فوائد اور ناپڑھنے کے نقصانات کو قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ انسان کا ہی اور سستی اور مصروفیات کی وجہ سے کم درود پڑھتا ہے یا ترک کرتا ہے۔ اس کے فوائد سے واقفیت نہ ہونے کے سبب اس نعمت سے دُور رہتے ہیں اسی لئے بڑے بڑے علماء کی کتابوں سے اور قرآنی آیات اور محمد والی علیہم السلام کے بتائے ہوئے خطوط کی بناء پر چند احادیث کو جمع کیا ہے تاکہ صاحبان بصیرت اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی مرادیں حاصل کریں اپنی تعلیم میں ترقی، تجارت میں برکت، امتحان میں کامیابی، گناہوں کی معافی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قربت محمد والی علیہم السلام کی رضا میں، درجات کی بلندی اور جنت میں اونچے سے اونچے مقامات حاصل کر سکیں۔

محمد مرتضی علی مجابت

## انتساب

اُن نورانی ہستیوں کے نام جن کے نور سے دو عالم منور ہیں جو تختِ کسائے  
آجائے پر اللہ عز وجل فخر و مبارکات فرماتا ہے کہ قدم ہے مجھے اپنے عزت و  
جلال کی کہ نہیں پیدا کیا میں نے آسمانوں کو جو بنایا گیا اور نہ زمین کو جو  
بچھائی گئی اور نہ مہتاب نورانی کو اور نہ آفتاب روشن کو اور نہ اس فلک کو جو  
دورہ کرتا ہے اور نہ دریائے جاری کو اور نہ کشتی کو جو دریا میں چلتی ہے مگر  
محبت میں ان پانچوں بزرگواروں کی جو زیرِ کسائے ہیں اُن کی ذریعت  
طاہرہ کے نام پر پروردگار ہمیشہ درود برکتیں نعمتیں نازل فرماتا رہتا  
ہے ہمیشہ اُن کو رحیس سے دُور کھا اور انکو پاک رکھا جتنا کہ پاک رکھنے کا  
حق ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔“

## صلوات عظیم عبادت پروردگار ہے

### (ذکر اہلیت غلام پختن)

اَنَّ اللَّهُ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُوْعَ عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: اس میں شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر (اور ان کی آل پر) درود بھیجتے رہتے ہیں تو اے ایمان والوں بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو

یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور خصوصیت اور آپ کے لئے شرف و امتیاز ہے کہ اسکی مثال نہ پورے قرآن میں ہے نہ ان بیانات علیہم السلام میں سے کسی نبی یا رسول پر ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کی بارگاہ میں درود سلام بھیجنے کی فضیلت اور عظمت اور اسکی برکت اور اسکی اہمیت کو اجاگر فرمایا ہے۔

تفہیم میں ہے کہ اللہ اور اسکے تمام فرشتے حضور اکرم پر درود بھیجتے رہتے ہیں ”يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ“ اور اسکے بعد حکم ہے کہ اے ایمان والوں بھی حضور اکرم پر درود پڑھو اور آپ پر کمالی ادب کیسا تھوڑت سے سلام پڑھا کرو۔ یہ آیت بطور خاص نبی اکرمؐ کی عظمت اور شان مبارک اور آپ کے علوئے مرتبہ اور آپ کے عظیم اور بلند مرتبہ کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے اور بعد میں حکم فرمایا ہے۔ خبر یہ ہے کہ بیشک اللہ اور اسکے فرشتے ہمیشہ نبی اکرمؐ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ وہ درود بھیجتا ہی رہتا ہے اور ملائکہ بھی درود پڑھتے رہتے ہیں اللہ نے اس آیت کے ذریعے ہمیں اطلاع دی ہمکو مطلع کرنے کے بعد ہمیں حکم دیا ہے کہ اے ایمان والوں بھی نبی اکرمؐ پر کثرت سے اور کمالی ادب کیسا تھوڑے درود پڑھا کرو اور سلام عرض کیا کرو۔

قرآن مجید میں سورہ الحمد سے والناس تک ایسا حکم اس ایک مقام کے سواء کسی اور مقام پر نہیں دیا۔ اس پر حکم دینے سے پہلے وہ خود اس عمل کو انجام دیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ میں خود یہ عمل کرتا ہوں اور اے ایمان والوں بھی یہ عمل کرو۔ یہ وہ خاص دعا ہے جس میں بارگاہ احادیث میں حضرت سرکار ختنی المرتبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علواء مرتبہ کی دُعا کیجاتی ہے۔ کتب تفاسیر میں مذکور ہے کہ ”صلواۃ، اگر حق تعالیٰ سے

منسوب ہے تو اس کے پانچ معنی ہونگے کبھی یہ رحمت و مغفرت کے معنی میں آیا گا کبھی مدح و ثناء اور تزکیہ و کرامت کے معنی دے گا اگر یہ ملائکہ سے منسوب ہے تو دعا اور استغفار کے معنی دے گا اور اگر اسکی نسبت مومنین ہے تو صرف دعا کے معنی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے بندہ خاص اور اگر کوئی آل کے لئے ذکر خیر اور مدح و رحمت ہے۔ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ اس کی تاویل وہی سمجھ سکتا ہے جو لطیف حسن پاک و پاکیزہ ذہن اور قوت تمیز رکھتا ہو۔

حضرت ابن عباس سے مردی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو خوشی سے حضور اکرمؐ کے رخسار مبارک تمتماً ٹھی اور آپ نے فرمایا مجھے مبارک باد و کہ میرے اوپر ایسی آیت نازل ہوئی جو دنیا اور اہل دنیا سے سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔ بعض کتابوں میں تحریر ہے کہ جب جناب آدمؐ کے پیکر خاکی میں روح پھونکنے کے بعد انکے سامنے سجدہ کرایا گیا تو اس سے یہ تصور پیدا ہوا کہ جب جسد مطہر نورانی خاتم الانبیاءؐ کا ظہور ہو گا تو اس موقع پر آپؐ کے سامنے بھی سجدہ کرایا جائے گا۔ لیکن آپؐ کے ظہور پر نور کے وقت ایسا کچھ نہ ہوا۔ لہذا حق تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاءؐ پر حضرت آدمؐ کی فضیلت کے شبہ کو دور کرنے کے لئے خود آنحضرتؐ پر درود بھیجا اور ملائکہ و مومنین کو بھی اس کا حکم دیا گیا کہ وہ بھی حضور اکرم اور ان کی آل پر درود بھیجیں۔

حضرت آدمؐ پر سجدہ ایک بار سے زیادہ نہیں ہوا اور اس میں خداوند عالم شریک نہ تھا کہ اسکی شانِ کبر یا کم مغایر تھا لیکن درود حضرت ختمی مرتبتؐ پر خالق و مخلوق کی جانب سے صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ حضور اکرمؐ پر صلوٰۃ کی ابتداء خود خالق کا ناتا نے کی پھر ملائکہ کے صلوٰات کا تذکرہ کیا اور تیری مرتبت میں مومنین کو حکم دیا۔ درود کی فضیلت و عظمت ایسی ہے کہ کبھی بھی عقل اور انسان کا دل اس کے اسباب کو نہیں جان سکتا۔ اور دوسرا اشارہ جو خالق کا اپنے عجیب پر صلوٰات بھیجنے سے سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ مومنین صلوٰات بھیجنے کی طرف راغب ہوں اس لئے کہ جب مومنین یہ دیکھیں گے کہ وہ بنیاز خدا جب غمیٰ کل ہونے کے باوجود حضور اکرمؐ پر درود بھیجتا ہے تو بندوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ انہیں شفاعت کی ضرورت ہے لہذا درود بھیجنा ضروری ہے اس لئے کہ صلوٰات وسلام بہترین وسیلہ شفاعت ہیں۔ چنانچہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ”روز قیامت میرے نزدیک سب سے محبوب ترین وہ شخص ہو گا جس نے زیادہ صلوٰات بھیجی ہے۔“

بسمه و بذكر ولیہ

## درود کے لامتحبی فوائد

(مولانا سید ظفریاب حیدر پرنسپال حوزۃ المهدی، حیدر آباد)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآمُحَمَّدٍ

یہ صرف ایک فقرہ نہیں بلکہ ایک عظیم عبادت ہے یہ صرف عبادت ہی نہیں ہے بلکہ عبادتوں کا انحصار اسی پر ہے اہم ترین عبادت نماز جس کے متعلق تمام اہل اسلام اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ اگر نماز میں محمد و آل محمد پر صلوٰت نہ بھیجی جائے تو نماز باطل ہو جائے گی جس کے لئے امام شافعی کا یہ کہنا

من لم يصل عليکم لا صلوٰات لَهُ

جونماز میں آپ پر درود نہ بھیجے اسکی نماز نہیں ہوتی

صلوات یوں تو ایک دعا ہے لیکن کیا مطلب؟ کیا اللہ تعالیٰ ہماری دعا کے تیجے میں محمد و آل محمد علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

جبکہ اس نے خود یہ فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صلوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ اور اللہ اور اسکے ملائکہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیجتے ہیں تو اے صاحبان ایمان تم بھی درود و سلام بھیجو۔ تو یہ ایک امر نشری ہے جسے قبول کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم اسکے حکم کو بجالانے کے پابند رہیں تو یہ ماننا کہاں درست ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دعا کرنے کے تیجے میں محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیجتا ہے بلکہ یہاں پر یہ ماننا پڑے گا کہ اک محبت و وفادار اپنے مولا کی مرضی کو اپنی تمناؤں میں ڈھال کر اپنے مولا کے ارادوں کو اپنی آزو بنا کر پیش کرتا ہے اور یہ اسکے سچے وفادار ہونے کی دلیل ہے

صلوات بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ دُم بریدہ صلوٰات نہ بھیجی جائے حدیث میں آیا ہے

لا تصلو اعلیٰ الصلاۃ البشراً تو آپ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلاۃ البشراً کیا ہے تو آپ نے فرمایا صرف مجھ پر درود بھیجا جائے اور میری آل پر درود نہ بھیجا جائے تو وہ صلاۃ البشراً ہے یعنی دم بریدہ صلوٽ ہے۔

لہذا اس میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ صلوٽ ہمیشہ حب ذیل طریقہ پر (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ) لفظ محمد پر آکر ٹھہرائے جائے بلکہ ایک سانس میں پورا درود پڑھا جائے اور نہ ہی لفظ و علی کے ذریعہ فاصلہ پیدا کیا جائے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ نہ پڑھا جائے

جیسا کہ آج کل کچھ لوگ ایسا پڑھنے لگے ہیں جس میں مذکورہ بالاحدیث سے شبہت سے قریب ہونے کا خطرہ ہے صلوٽ بھیجنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر دعا سے پہلے اور ہر دعا کے بعد صلوٽ بھیجی جائے روایت میں آیا ہے کہ دعا ز میں و آسمان کے ما بین معلق رہتی ہے جبکہ صلوٽ کے ساتھ نہ ہو جب صلوٽ کا ساتھ ملتا ہے تو باب اجابت سے ٹکراتی ہے اور قبول ہوتی ہے

علامہ اقبال کہتے ہیں اگر انپی اولاد کو اپنا فرمانبردار بناتا چاہتے ہو تو انہیں کثرت سے محمد وآل محمد پر درود بھیجنے کا پابند بناو کیونکہ درود طبیعتوں میں تقدس پیدا کرتا ہے اگر کسی کو یہ خوف ہو کہ میری اولاد غلط ہاتھوں میں نہ چلی جائے اور انکی عصمت کا جو ہر کہیں بر باد نہ ہو جائے اور انکی نظر کا تقدس کہیں لٹ نہ جائے تو وہ انپی اولاد کو محمد وآل محمد پر کثرت سے درود پڑھنے کی ترغیب دے (اولاد) کو پاک دامنی نصیب رہے گی۔

درود کا یہ فائدہ بھی ہے کہ طبیعتوں کے اکٹھن کو دور بھی کرتا ہے درود پڑھنے والوں کی طبیعتوں میں لاطافت پیدا ہوتی ہے

ذہانت کی دولت سے بھی مالا مال ہوتا ہے

رسولؐ خدا نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو کثرت سے مجھ پر صلوٰات بھیجنے والا ہوگا اور ظاہری بات ہے جو محمد وآل محمد پر صلوٰات بھیجے اسے رب العالمین کیسے فراموش کر سکتا ہے اس لئے کہ فلسفہ محبت یہ ہے دوست کا دوست ہوتا ہے محمد وآل محمد محبوب بارگاہ الٰہی میں جب آپ ان سے محبت کریں گے اور ان پر درود وسلام بھیجیں گے ھل جزاء الاحسان اَلْاحْسَانُ كَتَبْتَهُ آپ بھی بارگاہ الٰہی سے خالی ہاتھ واپس نہ لوئیں گے۔

صلوٰۃ شفاف بھی ہے صلوٰۃ ذکرِ خدا اور ذکرِ محمد وآل محمد ہونے کے ساتھ برکت رحمت صحت غرض صلوٰۃ کے لامتحنی فوائد ہیں اور انشاء اللہ اسکی تفصیل آپ زیر نظر کتاب "نعمت عظیم" میں پڑھیں گے اور امید ہے کہ مؤمنین اس کتاب سے استفادہ کریں گے جناب مرتضیٰ علیٰ مجّاب صاحب جو کہ اس سے قبل بھی دیگر اور کتابیں تالیف کر چکے ہیں اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انکی کاوش اور خدمت بارگاہ اہلیت طاہرین علیہم السلام میں مقبول ہوا اور باعثِ خوشنودی معبود قرار پائے۔ والسلام

## درود افضل ترین عمل ہے مولانا سید علی عباس طباطبائی لکھنؤ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلِّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلَوَاتُهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا  
يَقِيْنًا اللَّهُ تَعَالَى اور اُس کے فرشتوں درود بھیجتے ہیں نبی اور اسکی آل پر اے لوگو! جو ایمان لا چکے  
ہوتم بھی اس پر اور اس کی آل پر درود بھیجو اور تسلیم کرو جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔

### ۱- يُصَلِّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

تفسیر صافی صفحہ ۳۰۹ پر حوالہ ثواب الاعمال منقول ہے کہ امام موئی کاظم علیہ السلام پوچھا  
گیا، کہ اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور موننوں کی صلوٽ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے  
فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٽ، اس کا رحمت نازل کرنا ہے، اور فرشتوں کی صلوٽ انکا  
طہارت و پاکیزگی کا اعلان ہے، اور موننوں کی صلوٽ ان کے لئے دعا ہے۔

اور معافی الاخبار میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ صلوٽ کے بارے میں  
پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٽ رحمت کا نازل کرنا ہے، فرشتوں کی  
صلوٽ اعلان طہارت و پاکیزگی ہے، اور لوگوں کی صلوٽ دعا ہے۔

اب رہی بات اللہ تعالیٰ کے قول وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا کی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے، کہ جو کچھ ان  
کی شان میں وارد ہوا ہے، اسے بلا جوں و چرا تسلیم کر لیں۔ پھر پوچھا گیا کہ ہم محمد اور آل محمد  
پر کس طرح صلوٽ پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو:

”صلوات اللہ و صلوٽ ملائکتہ و انبیائہ و رسولہ و جمیع خلقہ علی  
محمد وآل محمد و السلام علیہ و علیہم ورحمة اللہ و برکاتہ“

پھر پوچھا گیا، کہ اس چیز کا کیا ثواب ملے گا؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی

آل پر اس طرح صلوٽ بھیج، آپ نے فرمایا کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا،  
جس طرح کہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اعتراف: آئیے صلوٽ میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا ہے، یُصَلِّوْنَ عَلَى  
النَّبِيِّ پھر آل کو کیوں شامل کر دیا جاتا ہے؟

الجواب: آئیے مجیدہ میں یُصَلِّوْنَ عَلَى نَبِيٍّ نہیں، بلکہ نبی پر الف لام داخل ہوا ہے، یعنی  
النبی ہے، اور اہل علم جانتے ہیں کہ الف لام کی بے شمار اقسام ہیں، جن میں سے ایک الف  
لام جنسی بھی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد ہے: أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثَرَ مَا فِي الْقُبُورِ  
(کیا وہ نہیں جانتا کہ جب مردے قبروں سے نکالے جائیں گے) اس پر سوال ہوتا ہے، کہ  
از روئے قرآن صرف قبروں سے ہی مردے نکالے جائیں گے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا،  
جو آگ میں جلا دیجے گئے، اور انکی راکھنگا دریا میں بہادی گئی، یا وہ جنمیں شیر یا بھیڑ یا لکھا  
گیا، یا دریا میں غرق ہو گئے۔ اور ان کے بدن کو ہزاروں محچلیاں چٹ کر گئیں؟ اس کا  
جواب قرآن نے یہ دیا، کہ آئیے مجیدہ میں محض فی قبور نہیں فرمایا، بلکہ قبور پر الف لام لگادیا،  
یعنی القبور۔ الف لام جنسی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ قبر یا اسکی مثل۔ پس جہاں اور جس جگہ بھی  
جسم انسانی مرنے کے بعد پوشیدہ ہو جائے گا۔ خواہ وہ کسی درندے کا پیٹ ہو، یا دریا کی  
محچلیاں، یا آگ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ وہاں سے بھی اسے نکال لے گا۔ اسی طرح نبی پر الف  
لام جنسی داخل ہے، پس نبی پر بھی صلوٽ ہے، اور اسکی جنس پر بھی۔ اور ظاہر ہے کہ نبی کی جنس  
صرف اس کی آل ہے۔ کیونکہ جس طرح نبی پر صدقہ حرام ہے، اسی طرح آپ کی آل پر بھی  
صدقہ حرام ہے۔ جس طرح نبی طاہر و مطہر ہے، اسی طرح آپ کی آل بھی آئیہ تطہیر میں داخل  
ہے۔ جس طرح آپ کی خلقت نوری ہے اسی طرح آپ کی آل کی خلقت بھی نوری

ہے، لہذا، آپ کی آل آپ کی جنس سے ہے۔ اس لئے آپ کے ساتھ آپ کی آل پر بھی صلوٽ پڑھنا واجب ہے۔ زیادہ تفصیل کے لیے ان گنجائش نہیں ہے۔

### صلوات کاثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج میں نے ایک فرشتہ دیکھا کہ جس کے ایک لاکھ ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں ایک لاکھ انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں ایک لاکھ پور (بند) تھے، اس فرشتہ نے کہا: میں بارش کے قطروں کا حساب جانتا ہوں کہ کتنے صحرا میں اور کتنے قطرے دریا میں برستے ہیں، میں خلقت سے لے کر اب تک کہ بارش کے قطروں کو جانتا ہوں مگر ایک ایسا حساب ہے کہ جس سے میں عاجز ہوں، رسول خدا نے فرمایا: وہ کون حساب ہے؟ اس نے عرض کیا: جب آپ کی امت گروہ کی شکل میں ایک ساتھ ہوتی ہے اور ایک ساتھ مل کر آپ پر صلوٽ بھیجتی ہے تو میں اس صلوٽ کے ثواب کا حساب کرنے سے عاجز رہ جاتا ہوں۔

### صلوات لکھنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی کتاب یا نوشته میں میرے لئے صلوٽ لکھتا ہے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہتا ہے فرشتے بارگاہ خدا میں اس کیلئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔

### ناقص صلوٽ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر صلوٽ بھیجتا ہے لیکن میری آل پر صلوٽ نہیں بھیجتا تو وہ شخص جنت کی خوبیوں سونگھ سکتا جب کہ جنت کی خوبیوں پر سوال کے فاسد کی راہ سے سونگھی جا سکتی ہے۔

## حاجت برآوری کیلئے صلوٽ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تمہارا مجھ پر صلوٽ بھیجنا تمہاری حاجت برآوری کا باعث ہے اور خدا کو تم سے راضی و خوش اور تمہارے اعمال کو پاک و پا کیزہ کر دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ محمد وآل محمد پر اللہ سے رحمت نازل ہونے کی دعا کرنا صلوٽ اور درود کہلاتا ہے جو کاذکر قرآن میں کیا گیا اور جس کی عظمت حدیثوں میں بیان کی گئی اس عمل کے ثواب کا ملک بھی حساب نہیں لگا سکتا ہے یہ عمل ہے جس کو خود اللہ بھی انعام دے رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی اُس رحیم و کریم پروردگار نے صاحبان ایمان کو اس عظیم نعمت سے نوازا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم بھی نبی پر صلوٽ پڑھوای طرح تسلیم کرو جو تسلیم کرنے کا حق ہے۔

آدم کو ملائکہ کا سجدہ ایک مرتبہ حکم خدا سے ہوا تھا لیکن آخر نبی بھی اور انکی آل پر درود قیامت تک ہوتا رہے گا۔ جب بھی بندہ مؤمن نماز ادا کرے گا درود محمد وآل محمد پر ضرور پڑھے گا کیوں کہ نماز محمد وآل محمد پر درود پڑھے کامل ہی نہیں ہوگی۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں عبادت بجالانے کی توفیق عنایت فرمائے اور محمد وآل محمد پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی توفیق ہو اور یہ عمل بارگاہ الہی میں قبول ہو۔

والسلام

سید علی عباس طباطبائی

## (باب اول)

## ”دُرود کی عظمت“

مناقب اہلیت ”کتاب حدائق“ سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا! امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علیہ اہن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: کیا آپ کو ایک خوب خبری دوں؟ حضرت نے عرض کیا! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ تو ہمیشہ ہمیں خیر و خوبی کی بشارت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جبرائیل میرے لئے ایک شفقت انگیز خبر لائے ہیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے عرض کیا: جبرائیل نے کوئی خبر آپ کی خدمت میں عرض کی ہے پیغمبر اکرم نے فرمایا: انہوں نے کہا ہے! اگر میری امت میں سے کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجے اور میری اولاد کو بھی اس میں شامل کرے تو آسمان کے دروازے اس پر کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور فرشتے ستر مرتبہ دُرود بھیجتے ہیں، اگرچہ وہ بہت زیادہ خطا کار، گناہ گار کیوں نہ ہو، اس کے سبب اس کے تمام گناہ گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں، خُد اتابارک و تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے۔ اور اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے۔ اے فرشتوں نے اس شخص پر ستر مرتبہ دُرود بھیجا ہے میں اس پر سات سو مرتبہ دُرود بھیجوں گا۔

اور اگر مجھ پر دُرود بھیجنے والا اپنے دُرود میں میرے اہلیت کو شامل نہ کرے تو اس کے اور آسمان کے درمیان ستر پر دے حائل ہو جاتے ہیں خُد اس کا دُرود قبول نہیں کرتا۔ اسے جواب نہیں دیتا۔ اور اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ اس کی دعا کو اس وقت تک اوپر مت لے جانا جب تک اہل بیٹ پیغمبر گو دُرود بھیجنے میں شامل نہ کرے۔ پس فرشتے ہمیشہ اس کے اور اس کے دعا کے قبول ہونے کے درمیان مانع ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے اہلیت کو میرے ساتھ ملائے

مناقب مرتضوی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول حُدَى سے سنا  
کے آپ فرماتے تھے مجھ پر اعلیٰ پرمانکہ نے سات سو سال تک درود بھیجا۔  
سنن ابن داؤد میں ابن الیشیبہ سے روایت ہے اور اسکی صحیح ترمذی حاکم  
ابوالقاسم ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، آپ کو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر آپ پر درود کیونکر بھیجیں، آپ  
نے فرمایا یوں کہو ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كما صَلَيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
إِبْرَاهِيمَ -“ ”مَا هَبَ لِدُنْنِي“ میں ہے کہ حضرت رسول حُدَى نماز میں یوں فرماتے تھے۔  
”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كما صَلَيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
إِبْرَاهِيمَ - صواعق محرقة میں ہے کہ حضرت رسول حُدَى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
”لَا تَصْلُو أَعْلَى الصَّلَاةِ الْبَرَا - لَخْ“ مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو لوگوں نے عرض کی  
ناقص درود کیا ہے۔ فرمایا ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ“ کہہ کر نہ رہ جاؤ یہ ناقص ہے بلکہ یوں  
کہو۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“

ان سب سے خطا کر کے خود قرآن میں ”سَلَامُ عَلَى آلِ يَسِينَ“ موجود ہے اور  
یہ واضح ہے کہ یسین حضرت رسول کا خطاب ہے۔ تو جیسا آل یسین ویسا آل محمد۔ امام شافعی  
نے کیا خوب کہا ہے ”یا اهل بیت رسول اللہ جبکم فرض من اللہ فی القرآن انزله  
کفاکم من عظیم القدر انکم لم يصل لا صلوة له -!“ ”اَئِ الْبَیْتُ رَسُولٌ حُدَى  
تمہاری محبت قرآن میں فرض کردی ہے اور تمہاری بزرگی میں اس قدر کافی ہے کہ نماز میں جو  
شخص تم پر درود نہ بھیجے اسکی نماز صحیح نہیں“ (امالی شیخ صدوق بخار الانوار تفسیر دمشقر ص ۲۱۶)

**أَوْلَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ** (سورة البقرہ آیت ۱۵۷)

اس آیت کی تفسیر میں عبد اللہ ابن عباس نے کہا ہے کہ جب جگ احمد میں عم

رسول حضرت امیر حمزہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا عَلَيْهِ رَاجِعُونَ“

اس قولِ مولانا پر یہ آیت نازل ہوئی ”الذين اذا اصابهم مصيبة قالوا انا لله و

اننا عليه راجعون او لئک علیهم صلوات من ربهم رحمة“

یعنی ائے رسول ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جن پر کوئی مصیبت آپڑی تو کہنے لگے پیش کر ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسکے حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں۔

الہذا یہ مقامِ علیٰ تھا۔ اس بات کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے ”ورفعنا لك ذكرك“ ہم نے تیرا ذکر بلند کیا۔

جب علیٰ نے خبر شہادت سُن کر یہ الفاظ ادا کیئے سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس اضافت کے ساتھ آیت کو نازل کیا یہ دُرود خاص میں امیر المؤمنین کیلئے خاص مقام عطا فرمایا ہے۔ جب تو ہمارا ذکر کرتا ہے ہم تیرے ذکر کو بلند کرتے ہیں

”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلَوَا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا تَسْلِيمًا“ (سورة احزاب آیت ۵۶)

ترجمہ : اللہ اور ملائکہ نبی پر سلام بھجتے ہیں۔ ائے ایمان والو ! تم بھی نبی پر اس طرح درود سلام بھجو۔ جس طرح بھجنے کا حق ہے۔

(صحیح بخاری ج ۳ کتاب تفسیر القرآن۔ باب إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ) جب یہ آیت

نازل ہوئی تو صحابہ نے یہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ پر سلام کیسے کرنا ہے یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا! اس طرح کہا کرو،

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“

(۱) علامہ بحرانی نے غاییہ المرام ص ۳۱۱ پر تفسیر ثقابی کے حوالے سے کعب ابن عجرہ سے روایت کی ہے کہ جب احزاب ص ۵۶ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ پر اندازِ سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوات کیسے پڑھیں۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ وَبَارَكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔“

(۲) فیض الغدیر شرح جامع الصغیر ج ۵ ص ۱۹ پر علامہ مناوی نے طبرانی کی الحجۃ الاوسط سے روایت کی ہے کہ! آنحضرت نے فرمایا ہے۔ جس بھی دعا میں محمد وآل محمد پر صلوات نہ ہو وہ بارگاہِ خالق میں پہنچنے سے روک دی جاتی ہے۔

(۳) الادب المفرد ص ۹۳ پر امام بخاری نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر میراث تیا ہوا درود پڑھا میں قیامت کے دن اس کے اسلام و ایمان کی گواہی بھی دوں گا اور اسکی شفاعت بھی کروں گا۔ درود یہ ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ

ابراهیم و آل ابراہیم و ترحم علی محمد و آل محمد کما  
ترحمت علی ابراہیم و آل ابراہیم ”

(۲) صحیح بخاری کتاب الدعوات۔ باب الصلوات علی النبی میں امام بخاری نے کعب  
ابن عجیرہ سے روایت کی ہے کہ یا رسول اللہ ! آپ کے اہل بیٹ پر صلوات کیسے بھیجنی  
جائے ؟ آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

”اللهم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و  
آل ابراہیم انک حمید، مجید“

(۵) صحیح مسلم، کتاب الصلوات علی النبی میں بخاری ہی کے سلسلہ سے حدیث نقل کی ہے  
کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ پر سلام کیسے کرنا ہے ؟ یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن  
نہیں معلوم کہ صلوات کیسے بھیجنا ہے ؟ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

”اللهم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل  
ابراهیم“

(۶) غایۃ المرام ص ۲۱۱ پر علامہ بحرانی نے ولیمی کی کتاب الفردوس کے حوالے سے  
حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو دعا محمد و آل محمد پر  
دُرود کے ساتھ کی جائے اسکے اور قبولیت کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

(۷) ایضاً علامہ بحرانی نے سمعانی کی مناقب الصحابة کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ  
حضرت علی نے فرمایا ہے۔ ہر دعا مقام قبولیت پر پہنچنے سے محبوب ہوتی ہے جس دعا میں محمد و

آل محمد پرورد بھیجا جائے وہ کبھی محبوب نہیں ہوتی۔

(۸) دارقطنی نے اپنی سنن صہ ۱۳۶ پر علی ابن عمر کے ذریعے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے! جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود نہ پڑھا جائے وہ کبھی قبول نہ ہوگی۔

(۹) مسند احمد ابن حنبل ج ۵ صہ ۳۵۳ میں آنحضرت سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھ پر درود اس طرح بھیجا کرو

”اللَّهُمَّ اجْعِلْ صَلَواتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى أَبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ أَبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ، مَجِيدٌ“  
اے اللہ! اپنی صلوات۔ اپنی رحمت اور اپنی برکات اس طرح محمد وآل محمد کے لئے مخصوص فرماجس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم کے لئے مخصوص فرمائی ہے تو حمید و مجید ہے۔

(۱۰) ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ صہ ۲۵ پر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ درود یوں پڑھا کرو

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ بارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“

(۱۱) سنن بیہقی ج ۲ صہ ۱۷۲ میں مردی ہے کہ آنحضرت نماز میں فرمایا کرتے تھے

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“

(۱۲) مسند امام شافعی صہ ۲۳ پر ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ نے فرمایا۔

”اللَّهُمَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ ”اللَّهُمَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارِكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ.“

(۱۳) تاریخ بغداد ۱۲ صہ ۳۰۳ پر حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اللَّهُمَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ انک حمید مجید۔ و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم۔

(۱۴) کنز العمال ج ۱۲۲ صہ ۱۲۲ پر آنحضرت سے مروی ہے کہ اللہ کی طرف سے جبرائیل اس طرح درود لایا ہے۔

”اللَّهُمَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ.“

(۱۵) امام رازیؑ نے تفسیر کیر میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے جسے علامہ ابن حجر نے صواعق محرقة صہ ۸۹ نقل کیا ہے۔ اللہ نے پانچ چیزوں میں آل محمدؐ کو آنحضرت کے مساوی قرار دیا ہے۔

(۱) مجت : آلِ محمدؐ سے مجت کے متعلق فرمایا ہے

”لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىِ“

(ب) حرمت صدقہ : جس طرح خود آنحضرت کے لیے صدقہ کھانا حرام تھا اسی طرح آلِ محمدؐ پر بھی صدقہ حرام کیا آپ نے فرمایا ہے صدقہ مجھ پر

اور میرے اہلیت پر حرام ہے۔

(ت) : تطہیر : اللہ نے آنحضرت کی طہارت کا اعلان۔ طہ۔ سے کیا اور آل محمد کی تطہیر کا اعلان آئیہ تطہیر میں کیا۔

(ج) : سلام : آنحضرت پر اللہ نے ”السلام علیک ایہا النبی“ پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آل محمد کو ”سلام علی آل یسین“ فرمایا  
 (د) : صلوٰۃ : نماز میں جس طرح خود آنحضرت کی ذات پر درود بھیجا فرض ہے  
 اسی طرح آل محمد پر صلوٰۃ پڑھنا بھی فرض ہے۔

”اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ،“

(۱۶) فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۲۱۱ ابن حجر عسقلانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں درود پڑھا میں اسکے اسلام کی گواہی دوں گا۔ اور اسکی شفاعت بھی کروں گا۔

”اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كما صلیت علی ابراهیم و علی اٰل ابراهیم و بارک علی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كما بارکت علی ابراهیم و علی اٰل ابراهیم و ترحم علی مُحَمَّدٍ وَّ علی اٰلِ  
 محمد کما ترحمت علی ابراهیم و علی اٰل ابراهیم“

(۱۷) تفسیر الحدیث ج ۸ ص ۲۸۶ پر فاضل معاصر محمد عزت دروزہ نے لکھا ہے عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ اس نے کہا جب نبی پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھا کرو۔

آنحضرور سے سوال کیا گیا اچھی طرح کیسے ہو گی ہمیں بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كما صلیت علیٰ

ابراهیم و آل ابراہیم انک حمید مجید۔“

(۱۸) فرمایا امیر المؤمنین علیؑ ابی طالب علیہ السلام نے کہ تمام دعا کیں اس وقت تک زیر آسمان رہتی ہیں جب تک محمد وآل محمد پر صلوٰۃ نہ بھیجی جائے۔

(نحو الاسرار جلد دوم ص ۲۵۵)

آیت اللہ سید صادق شیرازی اہلبیت فی القرآن صہ ۳۲۲ عبد الرؤوف المناوی کی کتاب ”فیض القدری“ میں ہے کہ طبرانی (الاوسط) میں علیؑ ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

”کُلُّ دُعَاء مُحْجُوبٍ حَتَّىٰ يَصْلَى عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“  
کوئی بھی دُعا محمد وآل محمد پر درود بھیجے بغیر قبول نہیں ہو گی۔

مفسر معاصر (محمد عزہ دروزہ) اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ انہی حدیث سے عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اگر تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو وہ درود بہت اور اچھی ہونا چاہیے۔ لوگوں نے ابن مسعود سے کہا کہ آپ ہمیں تعلیم کریں۔ ابن مسعود نے کہا کہ اس طرح پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كما صلیت علیٰ

ابراهیم و آل ابراہیم انک حمید مجید۔

حافظ الامام ابوالقاسم محمد بن احمد جزی الکھنی الغرنانی اپنی تفسیر دہمیل العلوم میں اس آیت مجیدہ کی تفسیر فرماتے ہیں کہ پیغمبر اسلام سے روایت کی گئی ہے کہ آیت **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلِّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا نَحْنُ حَزَّرَاتُنَا كَمَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا لَنَا مِنْ حَلَّٰ** علیٰ و فاطمہ۔ حسن و حسین کے بارے میں نازل ہوئی ہے

علیٰ المتقی الہندی نے اپنی کتاب (کنز العمال) میں متعدد اسناد کے ذریعے زید بن حارثہ کے توسط سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اسلام نے لوگوں کو حکم دیا کہ درود اس طرح پڑھیں اللهم صلی محمد و علی آل محمد

## محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھجنے کی فضیلت

محقق اردبیلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ”زبدۃ البیان“ میں فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم سے آیتہ شریفہ:- **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلِّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ** (سورہ احزاب آیت ۵۶) کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے جواب دیا یہ پوشیدہ علوم میں سے ہے۔ اگر مجھ سے سوال نہ کیا ہوتا تو کبھی بھی میں اس کے متعلق خبر نہ دیتا۔

خدائے تعالیٰ نے دو فرشتے مجھ پر موکل بنائے ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ دو فرشتے کہتے ہیں۔ ”غفراللہ لک“، خدا تجھے معاف کرے، خدا اور دوسرا فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں، اور اگر کسی مسلمان کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیج تو وہ دو فرشتے کہتے ہیں

(لا. غفر اللہ لک،) ”خد اجھے نہ بخشنے“ خدا اور دو فرشتے کہتے ہیں آئین۔

(زبدۃ البیان: ۸۵، بخار الانوار ۲۷۹: مناقب اہلیت ص ۱۵۲) (ترجمہ قطرہ فی بخار)

اسی طرح ارد بیلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: رسول خدا نے فرمایا: اگر کسی کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو خدا اُسے جہنم میں داخل کرے گا اور اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔  
(امالی صدوق: ۲۷۶: حدیث: مجلسی)

مولف کہتا ہے حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ جس کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ جہنم میں داخل ہو گا، اس سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ یہ کام واجب ہے کیونکہ اس کے ترک کرنے پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اور جو عمل ایسا ہو، وہ واجب ہوتا

## محمد وآل محمد پر درود کی اہمیت

محمد ث نوری شیخ احمد بن زین الدین (جو اپنے زمانے میں اپنا بدل نہ رکھتے تھے) سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عالمِ خواب میں امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا ان سے ملاقات کی اور ان کے پاس شکوہ اور نالہ کیا کہ آخرت کے لئے کچھ جمع نہیں کیا۔ توبہ کی توفیق بھی حاصل نہیں ہو سکی اور میں اعمالِ صالح بجالانہ سکا۔

حضرت نے فرمایا: تیرے لئے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ محمد وآل محمد پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کر۔ اور ہم اس بھیجے ہوئے درود کے عوض تمہاری طرف سے وہ اعمال قیامت تک بجالائیں گے جن کی توفیق تجھے حاصل نہیں ہوئی۔ (مناقب اہلیت ۸۲/۸۱، اصہ ۲۱۰، دارالسلام ۱۱۲/۲)  
کتاب مستطاب کافی میں (باب ۲۰) پر شیخ کافی کلینی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں کہ  
(الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)

- (۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رُکی رہیگی جب تک محمدؐ آں محمدؐ علیہم السلام پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا سر پر منڈ لاتی رہتی ہے۔ جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔
- (۲) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبیؐ پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا سر پر منڈ لاتی رہتی ہے۔
- (۳) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا، میری دعا میں ایک تھائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل دعا آپ پر صلوٰۃ ہتی ہے۔ فرمایا یہ دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کافی ہے۔
- (۴) ابو بصیر نے صادقؑؐ سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوٰات آپ کے لئے فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے۔ جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتداء نبیؐ پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔
- (۵) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سوار کے لیے پیالہ قرار نہ دو (جس کو اپنے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔
- (۶) فرمایا ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے جب نبیؐ کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو۔ جس نے آنحضرتؐ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجنے ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور

ملائکہ کی صلوٰۃ کے بعد اس بندہ مومن پر دُرود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول اور اس کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر دُرود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر دُرود بھیجتے ہیں۔ پس جس کا جی چاہے کم بھیجے جس کا جی چاہے زیادہ۔

(۸) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہلیت پر دُرود بھیجنے نقّاق کو دُور کرتا ہے۔

(۹) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کہے یا رب صلی علی محمد و آل محمد سو بار خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دُنیا میں باقی آخرت میں

(۱۰) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد وآل محمد پر دُرود نہ ہو رکی رہتی ہے۔

(۱۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدمی دُعا آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ گل دُعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دُنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے

(۱۲) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تھائی دُعا آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ

نصف دعا صلوٰۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لینے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ گل ہی دعا صلوٰۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت دُور کر دیگا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوٰۃ کی کیا صورت تھی۔ فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آل محمد پر صلوٰۃ سے ابتداء کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو۔ کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

(۱۳) فرمایا ابو عبد اللہؑ نے اے اسحاق جو کوئی محمد وآل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار درود بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سننا۔ (سورہ احزاب)

”فَسَوْالَّذِي يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيَخِيرُ جَمِيعَ مِنْ الظَّلَمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا“  
”اللہ وہ ہے جو درود بھیجا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جاؤ اور وہ مونین پر مہربان اور رحیم ہے۔

(۱۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد وآل محمد پر صلوٰۃ سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔ ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو پہ جھک جائیگا۔ لیکن جب درود کو نکلی کے پلے میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

(۱۶) فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اسے چاہئے کہ وہ اس کی ابتداء محمد وآل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کر کے آخر میں درود

بھیجے۔ اللہ کی شان کرنی سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کو قبول کر لے اور نجح والے کو چھوڑ دے۔ محمد وآل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں رکوتی۔

(۱۷) راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خاتمة کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد وآل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآ نہیں ہوا۔

(۱۸) راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کہ جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا فصلی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔

”وَذُكْرُ اسْمِ رَبِّهِ فَصَلَّى“ فرمایا یہ خُدَانے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خُدا کیا گیا تو اس نے محمد وآل محمد پر درود بھیجا۔

(۱۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد وآل محمد پر درود نہ بھیج تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستے سے الگ ہو گیا۔

(۲۰) فرمایا حسین ابن علی نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنے بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہِ جنت سے الگ کر دیا۔

(۲۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو خاتمة کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنایا اللہ محمد پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔

ائے بندہ خدا قطع صلوٰات نہ کرو رہا ہے حق پر ظلم نہ کریوں کہو۔

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهِ“

## دُرود کب سے پڑھا جاتا ہے

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نورِ محمدؐ کو خلق کیا اور اس نور سے نور عرش، نور کری، نورِ لوح کو پیدا کیا۔ اور نورِ لوح سے قلم کو پیدا کیا اور قلم کو حکم دیا کہ لکھ میری توحید۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا لکھ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔“ قلم نے جب یہ نام سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر شہادتین کو لکھا اور کہا ائے پروردگارِ محمدؐ کوں ہیں جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ اور ان کی یاد کو اپنی یاد کیسا تھا تو نے نزدیک کیا۔ حق تعالیٰ نے وحی کی ائے قلم! اگر وہ نہ ہوتا تو میں تختھے اور دوسرا مخلوق کو پیدا نہ کرتا۔ مگر اس کے سبب یہ آفرینش ہوئی۔ وہی ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور روشن کرنے والا چراغ نور کا اور شفاعت کرنے والا۔ اور دوست میرا ہے قلم نے حلاوتِ محمدؐ سے کہا السلام عليك يا رسول اللہ۔ حضرتؐ نے جواب دیا عليك السلام منی و رحمة اللہ بر کاتھے اس دن سے سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہوا۔ پھر حق تعالیٰ نے قلم کو فرمایا!

میری قضا و قدر کو لکھ اور جو کچھ میں پیدا کرنے والا ہوں تابہ قیامت اس کو بھی لکھاں وقت خدا نے چند فرشتے پیدا کیئے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰات بھیجیں اور واسطے شیعوں کے تا قیامت استغفار کریں۔

(حیات القلوب جلد اول ص ۸۰)

## ”دُرودِ حقوق واجب“

”وَاقِيمُوا الصَّلوة“ نماز کو ادا کرو امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”وَاقِيمُوا الصَّلوة“ کے معنی یہ ہیں کہ نماز کو ادا کرو اس طرح پر کہ اس کے روکوں اور بجود کو کامل طور پر بجا لاؤ اور اوقات کی پابندی کرو۔ اور اس کے ان حقوق کو ادا کرو جن کے ادا نہ کرنے سے پروردگار علم نماز کو قبول نہیں کرتا۔

آیا تم جانتے ہو کہ وہ کونے حقوق ہیں؟ وہ حقوق یہ ہیں کہ نماز کے بعد محمدؐ اور علیؑ اور ان کی آلؑ اطہار پر دُرود بھیجو۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد کہ وہ حضرات علیہم السلام برگزیدہ گانِ خُدا میں سب سے بہتر اور افضل ہیں اور خُدا کے حقوق کو قائم کرنے والے اور دینِ خُدا کے ناصروں مددگار ہیں۔ (تفسیر امامؑ ص ۳۲۲)

## صلوات محمدؐ وآل محمدؐ پر واجب ہے

محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰت اللہ کے ذکر کا لازم ہے اور ذکرِ خُدا کے حقوق بھی ہے اور لازم بھی۔ اور لازم واجب بھی ہے اور لازم بھی۔ لہذا صلوٰت محمدؐ وآل محمدؐ پر واجب ہے۔ ذکرِ محمدؐ وآل محمدؐ کر اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ کی معرفت اور ذکر بغیر انکی معرفت اور ذکر فائدہ نہیں دیتی بلکہ عتاب اور وبال بن جاتا ہے کیونکہ شرط کے بغیر مشروط نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ قبول کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ نماز بلا وضو و ضو نماز کے کے لئے شرط ہے۔ لہذا نماز بغیر ان کے نہ فائدہ دیتی ہے نہ اللہ کی طرف جاتی ہے۔ اس کا شمارہ اکروں میں نہیں ہوتا بلکہ ایسا شخص ملعون ہے ہر حال میں

اس بات پر دلیل یہ حدیث رسول ہے۔ ”جب اللہ نے عرش کو خلق فرمایا تو ستر ہزار فرشتوں نے بھی پیدا کیئے اور ان سے فرمایا کہ نور کے عرش کا طواف کرو۔ میری پا کی بیان کرو۔ اور میرے عرش کو اٹھانے رکھو۔ یہ سُن کر فرشتوں نے عرش کا طواف کیا اللہ کی تسبیح کی لیکن جب عرش کو اٹھانے چلے تو اس کو اٹھانے سکے۔ تب اللہ نے ان سے فرمایا۔ ”نور انی عرش کا طواف کرو اور صلوٰۃ پڑھو میرے جلال کے نور پر جو کہ محمد ہے میرا پیارا اور پھر عرش کو اٹھالو۔ لہذا فرشتوں نے طواف کیا صلوٰۃ پڑھی اور عرش کو اٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ تب فرشتوں نے اللہ سے کہا۔ اے ہمارے رب تو ہمیں اپنی تسبیح و تقدیس کا حکم دیا پھر تو نے محمد جو کہ تیرے جلال کا نور ہیں صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا جب ہم نے صلوٰۃ پڑھی تو تیری تسبیح و تقدیس خود بخوبی آگئی۔

”اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا۔ اے میرے فرشتو! جب میرے پیارے محمد پر صلوٰۃ پڑھو گے تو گویا تم نے میری تسبیح کی میری تقدیس کی اور میری وحدانیت کا کلمہ پڑھا۔“

اس کی تائید ابن عباس کی ایک روایت سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ”جو مجھ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھتا ہے تو کائنات میں کوئی خشک و تراسا نہیں بچتا جو اس عبد پر صلوٰۃ نہ پڑھے اللہ کی صلوٰۃ کی وجہ سے۔ اب تو ہی بتائے دشمن آں آل محمد تو کس نوع کا انسان ہے کہ جتنا بھی تیری آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنا ہی تیری نظر میں اندھا پن بڑھ جاتا ہے۔ اگر تو ہد ہوتا جو کہ اپنی نظر کی قوت کی وجہ سے چٹانوں کے نیچے پانی کو دیکھ لیتا ہے تو ضرور ہدایت مل جاتی۔“ (مشارق الانوار ایقین ۲۲۶)

## جب رب کا نام لو تو درود بھیجو

کلینی علیہ الرحمہ کتاب کافی میں امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ ”وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى“ کے معنی کیا یہ۔ اس نے عرض کیا کہ جب بھی اس کے پروردگار کا نام آئے تو وہ اٹھے اور نماز پڑھے۔ آپ نے فرمایا: اگر خدا نے ایسی تکلیف دی ہوتی تو بڑا مشکل تھا۔ اس شخص نے عرض کیا اس کے معنی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کلماذکر اسم ربہ صلی علیٰ محمد و آلہ“ ”جب بھی اپنے رب کا نام یاد کرو محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو“

## جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو تو درود پڑھو

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارے سامنے آنحضرت کا نام لیا جائے تو حضور اکرم پر بہت درود بھیجو۔ کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ آنحضرت پر درود بھیجتا ہے تو خدا اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں کے سامنے ہزار درود بھیجتا ہے اور خدا کی خلق کی ہوئی کوئی کچی ایسی نہیں ہے جو اس پر خدا اور فرشتوں کے سبب درود بھیجنے کے سبب درود نہ بھیجتی ہو تو جو شخص ایسے ثواب اور ایسی فضیلت کی جانب رغبت نہ کرے جاہل ہے اور مغربو ہے خدا اور رسول اور اہلبیت اس سے بیزار ہیں۔ اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو خدا اس کو بہشت کی جانب سے واپس پھر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص حضور اکرم پر آپ کی زندگی میں یا بعد وفات درود بھیجتا ہے تو خداوند عالم اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ جو آپ کی وفات کے

بعد درود بھیجا ہے تو آنحضرتؐ کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون ان پر درود بھیجا ہے اور آپ بھی اسکے جواب میں اس پر سلام کرتے ہیں۔ اور حمدانے ہر دعا کرنے والے کی دعا کو آنحضرتؐ پر درود بھیجنے پر موقوف فرمادیا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۹)

## نقص صلوٽ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر صلوٽ بھیجا ہے لیکن میری آل پر صلوٽ نہیں بھیجا تو وہ شخص جنت کی خوبیوں نہیں سو نگہ سکتا جبکہ جنت کی خوبیوں پانچ سو سال کے فاصلے کی راہ سے سو نگھی جاسکتی ہے۔

## صلوات کے معنی

لغت میں صلوٽ کے معنی دعا کے ہیں اور نماز چونکہ دعا پر مشتمل ہے لہذا اسے صلاة کہتے ہیں۔ صلوٽ کا لفظ دو چیزوں پر حمل کرتا ہے ایک درود اور خاص دعا کہ جس کا مضمون بلندی درجات اور کثرت تقرب پیغمبرؐ شامل ہے اور دوسرے معنی نماز کے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں صلوٽ ”تصلیۃ“ سے مشتق ہے کہ جس کے معنی مطابقت کے ہیں گویا نماز شارع کی تابع ہے یعنی تابع خدا ہے۔ بعض علماء نے بتایا کہ ”صلاۃ“ صلہ سے مشتق ہے۔ اور حقیقی نماز یہ ہے کہ بندہ حالت نماز میں مخلوق سے جدا اور خالق سے مل جائے۔ اور نماز بندہ کا خدا سے تقرب حاصل کرنے کیلئے رابطہ ہے اور صلوٽ امت کا پیغمبرؐ تک پہنچنے کیلئے وسیلہ ہے۔

## ” درود کا ثواب ”

خبراء عيون الرضا میں شیخ صدقہ نے جلد اول ص ۱۳۵ پر تحریر فرمایا ہے کہ امام علی الرضا علیہ السلام: جو شخص اپنے گناہ مٹانے کے لئے قدرت نہ رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود بھیجے۔

درود گناہوں کو منہدم کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا ”محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر درود اللہ کے نزدیک تسبیح، تہلیل، اور تکبیر کا درجہ رکھتی ہے۔“

## درود اور مشکلات کا حل

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آیۃ شریف

”وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ“ (سورہ البقرہ آیت ۲۹)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کا عذاب سخت یہ تھا کہ ان سے عمارتیں بنانے کے لئے مٹی کھینچنے کا کام لیتے تھے۔ اس ڈر سے کہ کہیں بھاگ نہ جائیں انہیں باندھ کر رکھتے تھے۔ بمشکل یہ لوگ مٹی کو سیڑھیوں کے اوپر لے جاتے تھے۔ بسا اوقات اوپر سے نیچ گر کر مر جاتے تھے یا ہاتھ پاؤں تڑوا بیٹھتے تھے۔ کوئی ان کی طرف توجہ نہ کرتا تھا، یہاں تک کہ خدا یے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو کہ کوئی بھی کام شروع نہ کرو مگر یہ کہ اس کی ابتداء محمد وآلِ محمد اور ان کی آل طیبین علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ساتھ کرو۔ انہوں نے اس حکم پر عمل کیا اور مشکل آسان ہو گئی۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ جو کوئی بھی درود بھول جانے کی وجہ سے زمین پر گر پڑے یا لنگڑا لوہ ہو جائے اگر وہ خود پڑھ سکتا ہو تو صلوuat پڑھے اور اگر وہ نہ پڑھ سکتا ہو تو کوئی دوسرا اس کی طرف سے پڑھے تاکہ مصیبت اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

## بغیر درود عا آسمان پر نہیں جاتی

صفوان جمال سے منقول ہے کہ جناب امام چعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک محمد وآل محمد پر درونہ بھیجا جائے کوئی دعا جو خدا سے کیجائے آسمان پر نہیں جاتی ہے۔

صفوان بن میکی کہتے ہیں کہ میں جناب امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت حاضر تھا۔ ناگاہ ان کو چھینک آئی۔ میں نے عرض کیا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ۔ دوبارہ چھینک آئی میں نے کہا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ۔ پھر میں نے عرض کی ائے مولा۔! میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ جیسے امام کی چھینک کے وقت ہم لوگ وہ کلمہ کہہ سکتے ہیں جو آپس میں کہا کرتے ہیں یعنی يَرَحْمُكَ اللَّهُ۔ یا وہی کہنا چاہیے جو ہماری عادت ہے (یعنی صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ) حضرت نے فرمایا کہ تم نہیں کہتے ہو کہ ”صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ میں نے کہا ہاں یا ابن رسول اللہ! یہ بھی کہتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی ائے مولا۔! کیا ”أَرَحَمْ مُحَمَّدَ وَآلِ مُحَمَّدَ“، بھی کہا کرو۔؟ فرمایا ہاں کہا کرو۔ خداۓ تعالیٰ نے اپنے رسول پر درود بھیجا ہے اور رحمت بھی نازل کی ہے۔ ہم جو ان جناب پر درود بھیجتے ہیں تو یہ ہمارا درود ان حضرت کے لئے دعا ہے اور ہمارے واسطے تقرب کا باعث ہے۔

عمر بن زید کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب امام چعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ائے عمر۔! جب شب جمعہ آتی ہے تو آسمان سے بکثرت فرشتے زمین پر آتے ہیں۔ انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں۔ اور وہ فرشتے شب شنبہ تک سوائے درود کے اور کچھ نہیں لکھتے۔ تو تم اس شب و روز بکثرت صلوات بھیجا کرو۔ اور ائے عمر۔! ہر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ دوسرے دنوں میں ہر روز سور ۱۰۰ ابار مُحَمَّد و آل مُحَمَّد صلوات اللہ علیہم اجمعین پر درود بھیجا سُمِّت ہے۔

## حاجتیں اور درود

قطب راوندی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو کوئی خلوص نیت کے ساتھ پیغمبر اکرم پر ایک بار درود بھیج تو خدا اس کی سوچ حاجتیں پورا فرماتا ہے۔ جن میں سے تیس حاجتیں دنیا کی اور ستر حاجتیں آخرت کی ہوتی ہیں۔

پیغمبر اکرم نے فرمایا: جو کوئی بھی بمحض پر شوق اور محبت سے تین بار درود بھیجے تو وہ اس لائق ہوتا ہے کہ خُد اور عالیٰ اس کے دن اور رات کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

(مناقب الہبیت ص ۱۵۶ بخار الانوار حدیث ۲۳-۷۰/۹۲)

## درود سب سے بہتر عمل ہے

آیت اللہ سید احمد مستبط قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ شیخ حر عالمی کتاب وسائل الشیعہ میں اصول کافی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام عبد السلام تھا نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا! جب میں طواف کر رہا تھا تو محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کے علاوہ مجھے کوئی دعا یاد نہ آئی، یہی عمل جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہا تھا تو دھرا یا۔

حضرت نے فرمایا: جس کسی نے بھی دعا کی ہے جو تجھے عطا کیا گیا ہے اس سے بہتر انکو عطا نہیں کیا گیا۔

(مناقب، الکافی، وسائل الشیعہ، ثواب الاعمال)

(موئف فرماتے ہیں کہ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ درود افضل ترین عمل ہے)

## دروز نہیں بھجئے کے نقصانات

ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا ”جو شخص مجھ پر صلوٽ نہیں

بھیجتا اس کا کوئی دین و مذہب نہیں جو چیزیں تارک صلوٽ کے لئے بیان کی گئی ہیں وہ نو (۹) ہیں۔ اس کی پیشانی پر شقاوت و بد نیختی کے داغ نمایاں ہوں گے یعنی وہ اذلی بدنصیب ہو گا۔

حضرور اکرم نے فرمایا شقی ترین شخص وہ ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہوا رہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ شخص ماہ رمضان میں رحمت خداوندی سے محروم ہے اور امام موئی کاظم روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا اس شخص کی ناک زمین پر رگڑی جائے گی۔ (یعنی ذلیل و رسواہ

ہو گا) چنانچہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں آنحضرتؐ کا اسم مبارک لیا جائے چاہے کوئی شخص خود وہ نام لے کر یا کسی سے سُٹے تو چاہئے کہ آپ پر درود بھیجے چاہے وہ دورانِ نماز نام لے یا نماز کے علاوہ کسی اور وقت دیگر چھینک آنے اور ہواوں کے چلنے زلزلہ آنے،

ذبح حیوانات میں مذکور ہے تشبید میں اگر صلوٽ نہ پڑھی جائے تو نماز ناقص ہے۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں صلوٽ نہیں پڑھنے والا بخیل ترین شخص ہے۔ ایک حدیث میں حضور

اکرم نے فرمایا کہ وہ افراد جو کسی جگہ پہ جمع ہوں اور اس جگہ سے مجھ پر صلوٽ بھیجے بغیر متفرق ہو جائیں تو ان کی جداگانی بد بودار شیئے کے ساتھ ہو گی جیسے مردار کی بوہا اور گندگی سے

گندی ملنے والی چیز ہو۔ ایسے لوگ قیامت کے روز پکیڑ حسرت ویاس ہونگے۔ وہ اہل بزم جو حضور اکرم پر صلوٽ نہ بھیجیں اگر قیامت میں وہ رحم و کرم الٰہی کے صدقے میں داخل جنت

بھی ہو جائیں پھر بھی صلوٽ نہ بھیجئے پر حسرت و اندوہ کا شکار ہوں گے۔ ارشادِ نبی اکرم ہے کہ جس شخص کے پاس میرا تذکرہ ہوا رہ مجھ پر صلوٽ نہ بھیج تو خداوند عالم اس کے عوض

راہ جنت اس سے پوشیدہ کر دے گا۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو شخص دعا کرے اور دعا میں آنحضرتؐ کا اسم مبارک نہ شامل کرے وہ دُعا راہ، بہشت پہ گامزن نہیں ہو سکتی۔ ابن مسعودؓ سے روایت منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ”قیامت کے روز میری اُمّت کو حکم ہو گا کہ جنت میں جاؤ لیکن ان کے راستے غائب ہونگے متھر و گردان نظر آئیں گے۔ صلوٰات کا ترک کرنا جہنم واصل ہونے کا سبب ہے خدا سے دوری کا باعث ہے۔ بعض افراد کا خیال ہے کہ صلوٰات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں جبکہ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے بہترین اجر و ثواب ہے ایسا نہیں کہ بلکہ تاکید کے ساتھ حکم ہے اتنے لوازمات اور اہتمام اس بات کی دلیل ہیں کہ صلوٰات بھیجنا واجب ہے۔ جب یہ آیۃ ”اَنَّ اللَّهَ اَخْ“ نازل ہوئی بعض صحابہ نے سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا ”اگر تو لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا تو میں بھی از خود نہ بتاتا تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خداوند عالم نے مجھ پر دو ملک مولک کیا ہے جب کسی بندہ مومن کے پاس میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ بندہ مومن مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے تو وہ دونوں ملائکہ کہتے ہیں خدا تمہیں بخشش خدا اپنے دیگر ملائکہ کے ساتھ اس پر آمیں کہتا ہے۔ اور کتابوں میں یہ بھی تحریر ہے کہ جس طرح آنحضرتؐ کا نام نامی سنکر صلوٰات نہ بھیجنا باعثِ عذاب و عقوبت ہے اسی طرح آنحضرتؐ کا اسم مبارک لکھتے وقت ان پر درود نہ لکھنا سببِ ملامت ہے۔ بہت ساری کتب الہلسنت میں بھی مرقوم ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ”جو شخص بھی کتاب میں مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے (یعنی صلوٰات لکھتا ہے) فرشتے اس وقت تک اسکی بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں باقی ہے۔ امام جعفر صادقؑ سے ایک حدیث منقول ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو کوئی بھی کتاب میں مجھ پر

صلوات بھیجا ہے (لکھتا ہے) اس پر صلوٰات کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ کتاب میں میرا نام رہے گا۔

## عذاب سے امان

شیخ عبداللہ الحنفی دہلوی کتاب تاریخ مدینہ میں نقل کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر ایک شخص کو دیکھا گیا جو حج کے تمام اعمال اور مناسک میں سوائے صلوٰات محمد وآل محمد کے اور کوئی دعا نہیں کرتا۔ اس سے پوچھا گیا وہ دعا میں کیوں نہیں پڑھتے جوان مقامات کے لئے واجب ہیں، اس نے کہا۔! میں نے اپنے طور پر عہد کیا ہے، کہ فقط صلوٰات بھیجنے کوئی اور دعا اس کے ساتھ شریک نہ کروں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرا بابا اس دنیا سے گیا تو میں نے اسے گدھے کی شکل میں دیکھا، جو دکھ کا باعث ہوا۔ اس کے بعد میں نے رسول خدا کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ کے دامنِ احسان کو پکڑ لیا، آپ سے بابا کی شفاعت طلب کی، اور آپ سے اس واقعہ کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا: تیرا بابا سو دخور تھا اور جو کوئی بھی سو دخور ہو اس کی میہی سزا ہے۔ لیکن تیرے بابا میں ایک خصوصیت موجود تھی وہ یہ کہ جب رات کو سوتا تھا تو ہر رات سوتے وقت مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا کرتا تھا، اس کی وجہ سے ہم نے اس کے بارے میں تیری شفاعت کو قبول کر لیا اور اسے بخش دیا ہے، اس وقت میں نے اپنے بابا کا چہرہ چاند کی طرح نورانی دیکھا اور اسے دفن کرتے وقت ایک ہاتھ غیبی کی آواز سنی۔ جو کہہ رہا تھا کہ تیرے بابا پر خدا کی عنایت اور بخشش کا سبب وہ صلوٰات ہے جو رسول خدا پر بھیجا کرتا تھا۔

(مناقب اہلبیت ص ۱۶۰ / ۸۱ / ۱۷، دارالسلام ۹۲/۲)

مناقب میں سید احمد مستبط قدس سرہ نے محدث نوری اپنی کتاب دارالسلام میں

کتاب ”ریاض الزوہان“ سے نقل کرتے ہیں ایک عورت نے خواب میں اپنی مر جوم بیٹی کو شدید عذاب میں گرفتار دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوئی تو اس مشاہدے نے اسے غناک کردیا، اور روئے لگی۔ دو دن بعد پھر اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی خوش خرم جنت کے باغوں میں چھل قدمی کر رہی ہے۔ جب اس نے اپنی بیٹی سے سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں بیٹلا تھی، لیکن آج ایک شخص اس قبرستان سے گذر اور اس نے چند بار محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود پڑھا۔ اس درود کے ثواب کو اہل قبور کے درمیان تقسیم کر دیا، اس طرح سب ہی کاعذاب رحمت خداوندی میں تبدیل ہو گیا۔

(مناقب اہلبیت ص ۱۶۹، ۲۳/۸۸، ۱۸۸/۲۳)

## جو جہاد سے عاجز ہو جو مال صرف کرنے کی

### استطاعت نہ رکھتا ہو وہ محمد وآل محمد پر درود بھیجی

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۳۸۶ پر درج ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عباداتِ خدا بجالاؤ تا کہ وہ تم کو ثواب ہائے عظیم عطا فرمائے اور جہاد میں دشمنانِ خدا سے مقابلہ کر کے دنیا میں اپنی عمر وں کو کم کرو تا کہ جنت کی دائیٰ نعمتوں میں آخرت کی عمر طویل کو حاصل کرو۔ اور لازمی حقوق میں اپنے مال صرف کرو تا کہ جنت میں تمہاری دولت زیادہ ہو۔ حضرتؐ کا یہ ارشاد سن کر بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ:-  
ہمارے بدن ضعیف ہیں اور ہم جہاد میں نہیں جاسکتے اور ہمارے مال کم ہیں اور اہل و عیال کے خرچ سے کچھ بچت نہیں ہوتی فرمائیے ہم کیا کریں؟ فرمایا! تم کو دل اور زبان سے صدقے دینے چاہیے۔ عرض کی وہ کیونکر؟ فرمایا! میں خدا اور اسکے رسول محمد وآل خدا اور وصی

رسول اللہ علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام اور دین بن حُدَّا کے قیام کے چاہنے والوں اور ان کے شیعوں اور محبوب اور اپنے دینی بھائیوں کی محبت رکھو۔ اور کینہ اور دشمنی کے اعتقادات سے انکو باز رکھو اور زبانوں سے حُدَّا کا ذکر کرو جس کے وہ قابل ہے اور اس کے نبی محمدؐ اور وصی علیؑ اور اسکی آل اطہار پر درود بھیجا کرو۔ ایسا کرنے سے حُدَّا تم کو درجات عالیہ پر پہنچائے گا۔ اور مراد تب عظیم تم کو عطا فرمائے گا۔ (تفہیر امام ۳۸۷)

## محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات کے معنی

### یثاقِ وفاء پر قائم ہوں

بیان کیا احمد بن عبد الرحمن مقری نے تسلسل کیا تھا یزید بن حسن سے اور انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے موئی ابن جعفر علیہ السلام نے آپ نے فرمایا! کہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابن امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

”جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ”بیٹک میں اس یثاقِ وفاء پر قائم ہوں کہ جس کو میں نے (علم ارواح و اصلاح اجداد میں) پروردگار کے قول! ”الْسَّمْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَأْلَى“ ”(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا یقیناً)“ پر قبول کیا تھا (سورہ اعراف آیت ۱۷۲)

(معانی الاخبار حدیث ۳۹ ص ۱۵۷ شیخ صدق)

جس کا آخری کلام صلواۃ بر محمد وعلیٰ ہو گا داخل بہشت ہو گا

قال النبیؐ من کان اخر کلامہ الصلوۃ علیٰ و علیٰ علیٰ یہ

خل الجنة

ترجمہ: نیز امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیٰ پر درود و صلواۃ ہے وہ بہشت میں داخل ہو گا۔

(کوکب دُرّی ۱۸۰)

## ”قبرستان میں درود پڑھنے کی برکت“

شرح فضائل صلوات صد ۹۷۰ پر تحریر ہے کہ ایک عورت کی لڑکی کا انتقال کر گئی اس عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کی لڑکی عذاب میں گرفتار ہے یہ دیکھکروہ مضطرب اور پریشان بیدار ہوئی اور رونے پیٹنے لگی۔ چند دنوں تک اپنی بیٹی کو یاد کر کے اسی طرح روتی رہی یہاں تک کہ ایک شب پھر اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ اس کی بیٹی خوش و شاداں ہے۔ اور جنت کے محل میں سیر کر رہی ہے اس عورت نے یہ دیکھکراپنی لڑکی سے پوچھا آخر کیا بات ہے؟ میں نے چند روز قبل تجھے مضطرب اور پریشان دیکھا تھا اور آج تو شاد و مسرور نظر آ رہی ہے۔ اس لڑکی نے جواب دیا ائے مادر گرامی اس روز میں اپنے گناہوں کے عذاب میں بنتا تھی جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا لیکن ان دنوں میری قبر کے پاس سے ایک عزیز گزر رہا۔ جس نے چند بار آنحضرت صلیم پر صلوات بھیجی اور اس کا ثواب مدفوئین قبرستان کو ہدیہ کیا حق تعالیٰ نے اس برکت سے اس قبرستان کے مردوں سے عذاب اٹھالیا۔ جب

دوسرے کی صلوٽ سے مردوں کا عذاب اٹھایا جا سکتا ہے تو انسان جب خود صلوٽ بھیجے گا تو  
یقیناً عذابِ قبر و آخرت سے محفوظ رہیگا۔

## درود کے سببِ جنت کے محلوں کی رونق

جناب امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول حُد اصلحت اللہ علیہ وآلہ و  
سلم نے فرمایا ہے کہ جب شبِ معراج جبریلؐ نے حکمِ حدا سے مجھ کو قصورِ جنت کی سیر کرائی تو  
میں نے دیکھا کہ وہ محل سونے اور چاندنی کے بنے ہوئے ہیں اور پُو نے اور گارے کی جگہ مشک  
وعبر لگا ہوا ہے مگر یہ بات ہے کہ بعض تو نہایت پُر رونق اور عالیشان ہیں اور بعض اس شرف سے  
باکل خالی ہیں تب میں جبریلؐ سے پوچھا ائے بھائی یہ محل بے شرف کیوں ہیں ان میں محلوں کی  
سی شانداری کیوں نہیں۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ۔! یہ ان نمازگزاروں کے محل ہیں  
جو بصداداًے فرض آپ کی آل پر درود بھیجتے ہیں سُستی اور کاہلی کرتے ہیں اگر وہ محمد اور انکی  
آل اطہار پر درود بھیج کر اس شرف کے بنانے کا ماڈل بھیجیں گے تو انکو شرف دیا جائیگا۔ ورنہ اسی  
طرح پڑے رہیں گے۔ جب اہلِ جنت و بیکھیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ وہ محل بے شرف ہیں  
جن کے مالک نماز کے بعد محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے میں کاہلی کرتے تھے۔

(تفسیر امامؑ ص ۳۲۳)

## آلِ نبیؐ پر درونہ بھیجنے والے کو خوشبوئے جنت نصیب نہ ہوگی

ابان ابن تغلب نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ان حضرت نے جناب امام  
زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے سید الشهداء جناب امام حسین علیہ السلام سے اور  
ان حضرت نے جناب سید الاولوصیاء امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول

حَدَّ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَفَرَ مَا يَكَدْ جُوْشَخْصُ مجھ پر درود بیحیج اور میری آں پر درود نہ بیحیج تو اُسے خوشبوئے جنت نصیب نہ ہوگی۔ حالانکہ اُسکی خوشبو پانوس بر س کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

**”يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذْنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ“**

**قوولاً**، (سورہ ط آیت ۱۰۹)

ترجمہ: اس دن ان لوگوں کے سوا جن کو اللہ اجازت دے گا اور جن کے سلسلہ میں بات کرنے پر اللہ خوش ہو گا اور کسی کسی کی سفارش کوئی فایدہ نہیں دیگی علامہ عسقلانی نے ابو ہریرہ کے ذریعہ آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں کہا۔ اے اللہ! محمد وآل محمد پر اس طرح رحمت فرماجس طرح ابراہیم وآل ابراہیم پر رحمت فرمائی ہے۔ اے اللہ! محمد وآل محمد کو اس طرح مبارک فرماجس طرح ابراہیم وآل ابراہیم کو مبارک فرمایا ہے۔

اے اللہ! محمد وآل محمد پر اس طرح رحم فرماجس طرح ابراہیم وآل ابراہیم پر رحم فرمایا ہے۔ میں محمد ایسے شخص کو یوم قیامت گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔

**”هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ“**

(سورہ احزاب آیت ۲۳)

ترجمہ: اللہ اور اسکے ملائکہ ہی ہیں جو تم پر صلوات پڑھتے ہیں۔

مناقب خوارزمی ص ۳۱ پرانس بن مالک کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ملائکہ نے مجھ پر اور علی پر سات برس تک درود پڑھا۔ سوال کیا گیا۔ یا رسول اللہ

اسکی وجہہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میری بعثت کے آغاز میں سات برس تک میرے اور علیؑ کے سوالا اللہ الا اللہ کہنے والا اور کوئی نہ تھا۔ (فراید اسٹین صہ ۲۷، اسد الغابہ، ذخایر العقبۃ) کتاب جامع الاخبار میں پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجا ہے خُد اس پر عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (جامع الاخبار: ۱۵۷- مناقب ۲۹)

”فَإِذَا أَفْضَتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَادْكُرُو اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ“

”جب تم عرفات سے مشعر الحرام کی طرف پھر و تو مشعر الحرام کے قریب پہنچ کر خدا کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے۔“

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاجیوں سے ارشاد فرماتا ہے ”فَإِذَا أَفْضَتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ“ کہ جب تم عرفات سے پھر واور مزدلفہ کی طرف جاؤ ”فَادْكُرُو اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۵“ تو مشعر الحرام کے پاس پہنچ کر خدا کا ذکر کرو کہ اسکی نعمتوں اور بخششوں کو یاد کرو اور اسکے تمام پیغمبروں کے سردار محمدؐ پر اور ان کے تمام برگزیدہ بنو نکر سردار علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام پر درود بھیجو وَ اذْكُرُو ه کَمَا هَدَّ أَكُمْ اور اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ اس نے تم کو اپنے دین اور اپنے رسولؐ پر ایمان لانے کے لئے ہدایت کی ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری صہ ۵۳۵)

## امام شافعی کے اشعار

یا آل بیت رسول اللہ حبکم فرض من الله في القرآن انزله  
کفاکم من عظیم القدر انکم مَنْ لَمْ يَصْلِ عَلَيْكُمْ لَا صَلْوَةَ لَه  
(علیؑ فی القرآن صہ ۳۵۲)

ترجمہ:- اے آل محمد ! آپ کی محبت اللہ کی طرف سے قرآن میں فرض کی گئی ہے آپ کی عظمت شان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص آپ پر درود نہ بھیجے اسکی نماز ہی نہیں ہوتی۔ صواعق مجرّہ صہ ۸۸ پر علامہ ابن حجر نے امام شافعی کے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

### ”نماز میں دُرود پڑھ کر اپنی نمازوں کے

### جناتِ نعیم سے قریب ہونے پر مدد طلب کرو“

”إِسْتَعِينُو بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ“ ”تم صبر اور نماز سے مدد مانگو“

یعنی امانتوں کے ادا کرنے میں حرام سے بچنے اور باطل حکومتوں اور اقرارِ بیوتوں و وصایتِ علیٰ اور ان دونوں کی خدمت بجالانے اور اس شخص کی خدمت کے بجالانے سے تم خوشنودی الہی اور مغفرت اور جوارِ رحمتِ خُداوندی میں بہشت کی ابدی نعمتوں میں اور برگزیدہ مونینین کی رفاقت اور محمد سردار اولیٰ بن و آخرین اور علیٰ سید ابوالصّین کی عترت اور سادات اخیار و منتجین یعنی آئمہ طیبین و طاہرین کی طرف نظر کرنے سے بہرہ ور ہونے کے مستحق اور سرز اور ہو گے۔ کیونکہ یہ بات باقی تمام ہنہتی نعمتوں کی نسبت تمہاری آنکھوں کو زیادہ بخت کرنے والی اور تمہارے سر و کو کامل تر طور پر پورا کرنے والی اور تمہاری ہدایت کی زیادہ تکمیل کرنے والی ہے۔ نیز نمازِ پنجگانہ کے ادا کرنے اور محمد وآل محمد پر دُرود بھیجنے سے اپنی نماز کے جناتِ نعیم سے قریب ہونے پر مدد طلب کرو۔ یہ فعل یعنی نمازِ پنجگانہ کے ادا کرنا اور محمد وآل محمد پر دُرود بھیجننا جبکہ ان کے احکام کا پابند اور پیروکار ہوا اور ان کے ظاہر اور پوشیدہ مراتب پر ایمان رکھتا ہو۔ انکے باب میں کسی قسم کی مخالفت نہ کرتا ہو۔ یہ لوگ خُدائے بزرگ تر کے عذاب و عقاب سے خوف کرتے ہیں۔

(تفسیر امام حسن عسکری صہ ۲۱۰)

## نماز میں درود واجب ہے

کتاب بشارۃ المصطفیٰ الشیعۃ المرضیٰ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنی نماز کے رکوع، سجود اور قیام میں دُرود بھیج لیعنی کہ ”اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ“ تَوْحِيدَ اللَّهِ تَعَالَیٰ اسے رکوع، سجود اور قیام کا ثواب عطا کرے گا۔ (مناقب، الکافی، البشارۃ المصطفیٰ)

”هُوَ الَّذِي يَصْلِي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَةً۝“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ وہ اور اسکے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے اور احادیث نبیؐ اور اقوال معصومینؐ سے ثابت ہے کہ محمد آلِ محمدؐ علیہم السلام پر درود وسلام واجب ہے

ارشاد باری ”اوْلَئِكَ عَلَيْمٌ صَلَوَهُ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةً“

ترجمہ: ”یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود اور رحمت ہے۔“

ارشاد باری: ”خَذْمَنِ امْوَالَهُمْ صَدَقَةٌ تَطْهِيرٌ هُمْ تَزَكَّيْهِمْ بِهَا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ“

ترجمہ: اے محمدؐ کے مال سے صدقہ لے کر ان کو پاک کرو اور صدقہ کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو اور ان پر درود بھیجو۔

حالات میں تماری میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی عادت تھی جب علی علیہ السلام کا ذکر کرتے تو آپ پر درود بھیجا کرتے تھے۔

## نماز میں درود واجب ہے شرعی دلیل

رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ نماز میں اس طرح درود پڑھا کر وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ<sup>۱</sup> نماز سے فارغ ہوتے وقت کہنا پڑتا ہے۔

السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بر كاته      اے نبی آپ پر سلام۔

السلام علينا و على عباد الله الصالحين      اے علی و فاطمہ آپ پر سلام۔

السلام عليكم و رحمة الله و بر كاته      اے آئمہ طاہرین آپ پر سلام۔

اہل بیت پر درود:- آیت اللہ سید احمد مستحب قدم سرہ مناقب البیت جلد اول ص ۸۷ پر بر قی کی روایت تحریر فرماتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے کتاب ”محاسن“ سے نقل کریت ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت آئیگی تو ابتداء سے لے کر انتہاء تک اپنی مخلوق کو ایک مقام پر جمع کرے گا، اس وقت ایک منادی ندادے گا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی کا حق ہے تو کھڑا ہو جائے، پس ایک گروہ کھڑا ہو گا ان سے پوچھا جائے گا تمہارا کون ساخت پیغمبر پر ہے۔ وہ جواب دیں گے ”کنانصل اهل بیہ من بعدہ“ ”هم آنحضرت کے بعد ان کے اہل بیت پر درود بھیجا کرتے تھے“ ”ان سے کہا جائیگا“ ”اذہبو افطر فوافي الناس فمن كانت له عند کم يد فخذدو ابیده فادخلو الجنة“ ”جاوہ اور لوگوں کے درمیان تلاش کرو۔ جس کسی نے بھی تمہارے ساتھ کوئی مہربانی کی ہوا اور تمہیں کوئی نعمت دی ہو اس کا ہاتھ پکڑ و اور جست میں لیجاؤ۔“

(المحسن: ۲۷ حدیث ۱۰۹ وسائل الشیعہ: ۱/۸۵۵ حدیث ۹)

ایک دوسری روایت میں حضرت سے نقل ہوا ہے :

”من اصطنع الی احد من اهل بیتی یدا اکافیه یوم القيامۃ“

”جس کسی نے بھی میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کو کوئی نعمت دی ہو اور اس پر احسان کیا ہو، میں قیامت میں اس کا بدله دوں گا۔“ (مناقب اہلبیت)

## نماز سے مراد آلِ محمد پر درود

امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں اس آیت شریفہ

”وَإِذَا أَخَدْنَا مِيتَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهُ وَبِالْأَوَالِدِينِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَى“

”وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ“ (سورہ بقرہ آیت ۸۳)

”اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو والدین، غریبوں، تیمبوں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرو۔ لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کرو اور نماز قائم کرو۔“

کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اسی آیت میں نماز سے مراد پنچگانہ اور محمد و آل محمد

علیہم السلام پر صلوٰات بھیانا ہے۔ نیز امام فرماتے ہیں کہ مختلف حالات میں محمد وآل محمد پر درود

بھیجنے رہا کرو۔ جب تمہیں غصہ آئے یا خوشحال ہو، جب تم مشکلات سے دوچار ہو یا تم نعمت سے

سرشار ہو اور جب تمہارے دلوں کو دکھ تو کلیف پنچے۔ (تفسیر امام حسن عسکری۔مناقب اہلبیت ۱۶۵)

## نماز کے بعد زانوبدنے سے پہلے درود کے فوائد

ابو مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سننا

کہ جو شخص ہر روز نمازِ صبح اور نمازِ مغرب کے بعد زانوبدنے اور کلام کرنے سے پہلے کہے

”إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ أَمْنُوا صَلُوْعَ عَلَيْهِ وَ سَلِمُوا تَسْلِيْمًا ۝ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّيْتَهُ ۝“ تَوَحْدَةَ تَعَالَى سوچتیں اُسکی برا لیگا ستر دُنیا میں اور تمیں آخرت میں۔ میں نے عرض کی یا بن رسول اللہ ! صلوٰۃ خُد اور صلوٰۃ ملائکہ کے کیا معنی ہیں ؟ حضرت نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ خُد اور ملائکہ آنحضرت گی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اور مونین کی طرف سے آنحضرت کے لئے دُعا ہوتی ہے۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے درگاہ خُدا میں دُعا کی خُدایا ! تو مجھے کان عنایت فرمакہ میں تیرے بندوں کی باتیں سُننے لگوں۔ خُدانے اُس کی دُعا قبول فرمائی اب وہ فرشتہ قیامت تک کھڑا رہیگا۔ جو کوئی مومن کہتا ہے۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَیٖ مُحَمَّدٍ وَ اَللَّهُ وَسَلَّمَ تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے اے بندہ مومن وَ عَلَیْکَ السَّلَامَ۔ پھر وہ فرشتہ جناب رسول خُد اصلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ یا رسول اللہ ! فلاں بندہ مومن حضور گو سلام کہہ رہا ہے۔ یہ سُنگر آنحضرت بھی فرماتے ہیں۔ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

☆ نماز صحیح اور مغرب کے بعد اپنے زانو کو بدلنے اور کسی سے بات کرنے سے پہلے ” انَّ اللَّهَ مَلَائِكَةٌ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ أَمْنُوا صَلُوْعَ عَلَيْهِ وَ سَلِمُوا اَتَسْلِيْمًا ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ ذُرِّيْتَهُ ۝“

تو اللہ تعالیٰ اسکی سوچاتیں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستر دُنیا میں اور تمیں آخرت میں۔ راوی کہتا ہے میں نے امام سے عرض کی۔ اللہ کا صلوٰۃ بھیجنا، فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا، اور مونین کا صلوٰۃ بھیجنا اس سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا ! اللہ کا صلوٰۃ بھیجنا یعنی رحمت نازل کرنا، فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا یعنی فرشتوں کی جانب سے آپ کیلئے پاکیزگی کا اظہار کرنا

— اور مونین کی جانب سے صلوات بھیجنے لیئے مونین کا آپ کے حق میں دعا کرنا ہے۔

## ركوع سجدہ اور قیام میں دُرود کا ثواب

شیخ صدق علیہ الرحمہ نے ثواب الاعمال ص ۲۱ پر سلسلہ اسناد کیسا تھا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ”جو شخص اپنے رکوع، بسحود، اور قیام میں ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رکوع، بسحود، اور قیام جتنا ہی ثواب اس صلووات کے عوض بھی عطا کرے گا۔

## میزان میں دُرود سے گراں کوئی چیز نہیں

محمد بن مسلم نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میزان اعمال میں محمد وآل محمد پر دُرود بھیجنے سے زیادہ کوئی چیز گراں قدر نہ ہوگی۔ چنانچہ ایک شخص کے اعمال تو لے جائیں گے اس کا نیکیوں کا پلہ کم ہوگا تو آخر خضرت اُس کے پلے میں وہ درود رکھ دینے گے جو آخر خضرت پر بھی تھی۔ اسی سے وہ پلہ بھاری ہو جائیگا۔

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اعمال کے ترازو میں محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود سے زیادہ وزنی کوئی نیکی نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا۔ کل قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال کو ترازو میں رکھیں گے اگر اس کے (نیک) اعمال کم ہوں گے تو اس وقت رسول خدا اپنے اوپر پڑھے گئے درود کو حاضر کریں گے اور اس شخص کے ترازو میں رکھ دیں گے جس کی وجہ سے نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔

(الکافی: ۹۲/۲: بھار الانوار ۹۲/۳۹)

## درود کے فائدے

صلوات ایک نعمت عظیم ہے مخلوقات کیلئے خالق کی طرف سے۔ صلوات

دعا یہ واجب ہے نماز میں حضرح ”اہدنا الصراط المستقیم“، واجب ہے اسی طرح ”اللهم صل علیٰ محمد وآل محمد“، واجب ہے ورنہ نماز ناقص ہے۔ صلوات نماز کی زینت ہے۔ صلوات سب سے زیادہ وزنی چیز ہے جو قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں رکھی جائے گی تقریباً خدا اور رسول ہے۔ صلوات پڑھ کر اپنی مشکلوں کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ صلوات ایسی خوبی ہے جو انسان کے منہ کو معطر کر دیتی ہے۔ صلوات ڈھال ہے دشمنوں کے حملے میں صلوات بلاوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ صلوات شیطان کو دور کرنے اور شیطانی وساوس دور کرنے میں مجبور ہے۔ صلوات استجابتِ دعا کے لئے لازمی عمل ہے ورنہ دعا کیں بارگاہِ الہی میں پہنچ نہیں سکتی۔ صلوات کے ساتھ ہماری دعائیں بھی شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں صلوات انسان کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ پل صراط کا نور ہے بہترین ذکرِ الہی ہے صلوات پڑھ کر ثرت سے پیغمبرؐ کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں آتشِ جہنم کی سپر ہے۔ عالم بزرخ قیامت میں قبر کی تنہائی میں انسان کی ملوس ہے۔ پرواہ جنت ہے۔ صلوات خدا کی طرف سے رحمت و برکت، فرشتوں کی طرف سے گناہوں کا پاک کرنا اور لوگوں کی طرف سے دعا ہے۔ سب سے پسندیدہ عبادت ہے۔ فقر و نفاق کو دور کرتی ہے۔ بہترین معنوی دوا ہے۔

لتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جو زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھتا ہے ہمیشہ خود کو

صلوات پڑھنے میں مشغول رکھتا ہے۔ صلوات فرشتوں کا انبیاء کا عمل ہے۔ خدا کی ہر مخلوق  
محمد وآل محمد پر صلوات بھیجتی ہے۔ صلوات پڑھنے سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے دل و دماغ  
کو راحت ملتی ہے۔ صلوات پڑھنے سے نفاق دُور ہوتا ہے۔ ایک صلوات سے نامہ اعمال  
میں دس نیکیوں کا اضافہ ہوتا ہے اور جنت میں ایک نور کا اضافہ ہوتا ہے۔ معرفتِ محمد وآل محمد  
کیسا تھا صلواۃ کثرت سے پڑھکر زیادہ سے زیادہ تقربِ الٰہی کر سکتے ہیں ایمان میں بلندی  
عطایا ہوتی ہے درجات ملتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں چہرہ نورانی ہوتا ہے۔ گناہوں سے بخشنش  
ملتی ہے دنیا و آخرت میں عزّت عطا ہوتی ہے خوشنودی اللہ سُبْحَانَهُ خوشنودی محمد وآل محمد حاصل  
ہوتی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ ثواب الاعمال صہ ۱۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجے تو اس کے گناہوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ اس کی  
خطاؤں کو مٹا دیا جائے گا، اس کی خوشی کو دوام بخشا جائے گا، اس کی دُعاویں کو پورا کیا جائے  
گا۔ اس کی امید کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ اس کے لئے اس کے رزق میں پھیلاو آئے  
گا۔ اس کے دشمن کے برخلاف اس کی مدد کی جائے گی، اس کے لئے سات قسم کی اچھائی مہیا  
کی جائے گی، اور جنت میں بلند مقام میں اس کو نبیؐ کے رفقا میں قرار دیا جائے گا۔ وہ شخص  
اس صلوات کو پڑھے گا صبح میں تین مرتبہ اور شام میں تین مرتبہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے

”صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ“ تو اس کے جواب میں خداوند  
عالم فرماتا ہے ”صلی اللہ علیک“ پس تم لوگوں کو چاہیے کہ کثرت سے درود

بھیجا کرو۔ اور جو شخص ”صلی اللہ علیٰ مُحَمَّدٍ“ کہے اور میری آل پر درود نہ بھیجے تو وہ ہرگز جنت کی خوبیوں سے نگھیریگا۔ حالانکہ وہ پانچو برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے۔  
(تفسیر برہان)

## ”نبیٰ پر علیٰ پر انکی آل پر درود افضل عبادت ہے“

”وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوْا الزَّكَاتَ وَأَرْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ“ (سورہ بقرہ آیت ۲۳)  
”نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور کوع کرنیوالوں کے ہمراہ رکوع کرو“

یعنی نماز واجبی کو جو حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار پر کعلیٰ علیہ السلام اور ان کے سردار اور ان میں سب سے افضل ہیں۔ دُرود بھیجا اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو جبکہ واجب ہو۔ اور بدنوں کی زکوٰۃ دو جبکہ لازم ہو جائے اور اپنی معونت اور امداد کی زکوٰۃ نکالو جبکہ کوئی اس کی درخواست کرے اور رکوع کرنے والوں کی ساتھ رکوع کرو۔ یعنی ان لوگوں کے ہمراہ جو پیروی اولیاء اللہ یعنی محمد نبی اللہ اور علیٰ ولی اللہ اور آئمہ جوان دلوں کے بعد سردار ان اصحابیاء اللہ ہیں خدائے عز وجل کی عظمت و جلالت کے آگے متواضع ہوتے ہیں تو واضح اور فروتنی کریں۔  
(تفسیر امام صہ ۲۰۵)

## ”دُرود اور تحریر“

آیت اللہ سید احمد مستبط قدس سرہ مناقب اہلیت (قطرہ فی الحجارت) میں شہید قدس اللہ مرقدہ اپنی کتاب ”منینۃ المرید“ میں رسول خدا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی اپنی تحریر میں مجھ پر درود پڑھنے کا تذکرہ کرے گا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔  
(المناقب صہ ۱۷، منینۃ المرید ۲۱۲)

## نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات وسلام

### اور آپ سے محبت کرنے کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال صہ ۱۶۸ پر شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (حدف اسناد)

سے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے امیر المؤمنین علیٰ ابن ابی طالب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات خطاوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح پانی آگ کو اور نبی اکرم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے، اور رسول اللہ کی محبت راہ خدا میں نفسوں کا خون بہانے یا تواروں سے جنگ لڑنے سے افضل ہے“

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادق علیہ السلام (حدف اسناد کے ساتھ) سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب نبی اکرم کا ذکر کیا جائے تو تم لوگ کثرت سے صلوات پڑھو۔ بیشک جو شخص نبی پر ایک صلوات بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر فرشتوں کے ہزار صفوں میں ایک ہزار رحمت نازل فرمائے گا اور اللہ کی خلق شدہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو اس بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی طلب رحمت کے لئے دُعا نہ کرے، اور کوئی بھی شخص صلوات سے منہ نہیں موڑتا سوائے ایسے جاہل اور مغرور کے کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول بیزار ہے

(بحدف اسناد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! میں

قیامت کے دن میزان کے قریب ہوں گا، جب کسی کی بُرا نیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ

بھاری ہوئی تو میں ان صلوٽ کو لے آؤں گا جو مجھ پر بھی تھی یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اس کی نیکیاں بھاری ہو جائے۔

شیخ صدق علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال صہ ۷۸۱ پر (بحفظ اسناد) امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں پایا ہے کہ جو شخص مُحَمَّد وآلِ مُحَمَّد پر صلوٽ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے سونیکیاں لکھے گا، اور جو شخص کہے:

”صلی اللہ علیٰ مُحَمَّد و اهْل بیتِہ“، اللہ تعالیٰ دُرود نازل فرمائیا اور آپ کی اہل بیت پر تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا۔

## محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے حق میں دعا کرنے کا ثواب

(حدف اسناد) جابر سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے فرمایا! بیشک بندہ جہنم کی آگ میں ستر موسم خریف تک ٹھرے گا۔ اور ایک خریف ستر سال پر مشتمل ہوگا۔ امام نے فرمایا! پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مُحَمَّد اور آپ کے اہل بیت کے حق کے واسطے سے رحمت کا سوال کرے گا۔ تو اللہ عز وجل جبریلؑ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میرے بندے کی طرف اُت رو اسے نکال لؤ بندہ کہے گا: میرے پروردگار میرے حق میں میں ان کا اُترنا کیسا ہوگا؟ پروردگار ارشاد فرمائے گا: میں نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے

ٹھنڈی اور سلامتی بن جائے۔ بندہ کہے گا : میرے پروردگار ! مجھے اس کی جگہ بتا دے ؟ فرمائے گا : بیشک وہ سجیل کے گڑھے میں ہے۔ پھر جرا یہ جہنم کی آگ کی طرف اس کے رو برو اُتریں گے اور اسے نکال دیں گے اس کے بعد اللہ عز وجل فرمائے گا ! ائے میرے بندے ! کتنا عرصہ جہنم کی آگ میں رہا۔؟ وہ کہے گا۔ میرے رب ! میں تو شمار نہیں کر سکتا ، پروردگار اس سے فرمائے گا ! میری عزت کی قسم اگر تو نے اس حق کے واسطے سے سوال نہ کیا ہوتا تو میں تمہاری جہنم کی آگ کی پریشانی کو طول دے دیتا، مگر میں نے اپنے پر لازم کر لیا ہے کہ کوئی بھی مجھ سے محمد اور آپ کے اہل بیت کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کے ان گناہوں کی مغفرت کر دوں گا۔ جو میرے اور اس کے درمیان کے ہے۔

## کوئی بھی عبادت صلوٽ سے افضل نہیں ہے

عبدالسلام بن نعیم کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا : میں جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی بھی چیز دعا میں سے نہیں تھی (کہ جس کو میں پڑھتا) سوائے محمد وآل محمد علیہ آله وسلم پر صلوٽ کے آپ نے فرمایا ! کوئی بھی کام تمہارے کام سے زیادہ افضل نہیں ہے

(حلف اسناد) امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ”ہر

دعا آسمان کی طرف جانے سے روک دی گئی ہے جب تک کہ محمد وآل محمد پر رود نہ بھیجا جائے۔

## ہمیشہ کی غذاء

حضرت سلمان فارسی نے فرمایا: ایک دن حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کا ایک بے آب و گیاہ صحراء سے گزر ہوا۔ راستے میں ایک پرندے کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ تم کتنے عرصے سے اس بیابان میں رہ رہے ہو؟ پرندے نے عرض کی ایک سو سال سے، آپ نے پوچھا! تیرے کھانے پینے کا بندوبست کیا ہے؟ پرندے نے عرض کی! جب بھی بھوک لگتی ہے آپ پر صلوات بھیجتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں، پیاس لگتی ہے آپ کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہوں جس سے سیراب ہو جاتا ہوں۔

## شہد کی مٹھاں کا سبب

ایک دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کھجور کے درختوں کے پیچے تشریف فرماتھے کہ شہد کی مکھی نے آنحضرت کا طواف کرنا شروع کر دیا۔ آنحضرت نے فرمایا! اے علیؑ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ شہد کی مکھی کیا کہہ رہی ہے؟ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا۔! آپ بہتر جانتے ہیں۔؟ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا! اس شہد کی مکھی کی نے آج ہماری دعوت کی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ میں نے کچھ شہد فلاں جگہ رکھ دیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین کو صحیح تاکہ وہاں سے لے آئیں۔ حضرت امیر المؤمنین کھڑے ہوئے اور وہاں سے شہد لے آئے۔ آنحضرت نے فرمایا! اے شہد کی مکھی تھماری غذا پھول کے شگوفہ سے تلخ ہوتی ہے پس کس طرح وہ شگوفہ میٹھے شہد میں بدل جاتا ہے۔؟ شہد کی مکھی نے کہا! اے رسولؐ خدا! اس شہد میں مٹھاں آپ اور آپ کی آل

کے مقدس ذکر سے ہے۔ کیونکہ ہم جب بھی شگوفہ سے استفادہ کرتے ہیں تو اس وقت ہم پر الہام ہوتا ہے کہ آپ پر تین مرتبہ صلوٰات بھیجیں۔ پس جب ہم کہتے ہیں۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“۔ تو آپ پر صلوٰات بھیجنے کی برکت سے ہمارا شہر میٹھا ہو جاتا ہے۔ (داستان ہوئی صلوٰات، فضائل صلوٰات)

## ”صلوات پڑھنا اور پھول سو نگنا“

مالک جنی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک پھول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیا، آپ نے اسے لیا اور سو نگنا اور دونوں آنکھوں سے مس کیا۔ اس کے بعد فرمایا! جو شخص پھول لے کر سو نگتا ہے اور آنکھوں سے لگا کر کہتا ہے ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ تو اسے زمین پر رکھنے سے پہلے اس کے تمام گناہ بخشن دیئے جاتے ہیں۔

## صلوات سے بھول جانے والی چیز یاد آ جاتی ہے

آنحضرت فرماتے ہیں! جب کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر صلوٰات بھیجو کہ یہ اس چیز کے یاد آ نے کا سبب ہے انشاء اللہ :

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن جناب خضر علیہ السلام نے حضرت امام حسن سے پوچھا ! آخر کیا وجہ ہے کہ انسان کسی بھی چیز کو بھول جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کی زبان اور ذہن میں ہوتی ہے۔؟ حضرت امام حسن علیہ السلام نے جواب دیا ۔ انسان کا دل ایک ظرف ہے جس پر پردہ پڑھ جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن جب محمد وآل محمد پر صلوٰات بھیجتا ہے تو اس کے اوپر سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے۔ اور

دل روشن ہو جاتا ہے اور بھولی ہوئی چیز دوبارہ ذہن میں آ جاتی ہے۔ اگر صلوٰات نہ بھجیں تو وہ پرده مضبوط اور دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ اس چیز کو بھول جاتا ہے

## لاعلاج امراض کا علاج

ایک اہم ترین ورد جو دین کی بزرگ شخصیتوں کے نزدیک قابل توجہ قرار پایا ہے وہ ورد صلوٰات ہے کہ جس سے جو بیمار توسل کرتا ہے اسکی طرف رحمت و عافیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں جو شخص ہر روز مجھ پر صلوٰات بھیجتا ہے خداوند عالم عافیت کا دروازہ اسکی طرف کھول دیتا ہے۔ اور اسکی معنوی و مادی اور دنیاوی و آخری حاجتیں محمد وآل محمد پر صلوٰات کی رحمت و برکت سے پوری ہو جاتی ہیں۔

## انگوٹھی کا ملنا

داستخانوی صلوٰات، فضائل صلوٰات صہ ۱۱۰ پر تحریر ہے جیۃ الاسلام مولانا سید حسن صاحب بخشی کا بیان ہے کہ کچھ سال پہلے انکی پسندیدہ انگوٹھی گم ہو گئی۔ تقریباً سترہ دن تک اسے کافی تلاش کیا مگر نہیں ملی یہاں تک کہ میں نے دوبارہ تہران کا سفر کیا۔ میں نے تقریباً یہ ہزار مرتبہ محمد وآل محمد پر صلوٰات بھیجی اور اس میں ”وعجل فرجهم“ کا اضافہ کیا، اس شب صلوٰات کی برکت سے میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہے ہیں کہ تمہاری انگوٹھی فلاں جگہ پر ہے۔ جس وقت میں بیدار ہوا تو نمازِ صحیح کا وقت تھا۔ اہل خانہ سب نماز کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے اندر سے کہا، ایک شخص نے مجھ سے خواب میں کہا کہ انگوٹھی فلاں جگہ ہے۔ پس اہل خانہ اس جگہ گئے اور انگوٹھی میرے پاس لے آئے۔

## ہزار پیغمبروں کی شفاعت نصیب ہوگی

جو شخص بھی شبِ جمعہ دور رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس

مرتبہ آیۃ الکرسی اور پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ کہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِّيِّ وَآلِهِ“

تو خداوند عالم اسے ہزار پیغمبروں کی شفاعت عطا کرے گا اور دس حج کا ثواب عطا فرمائے

(شرح صلوٰات، فضائل صلوٰات ص ۸۷)

گا۔

## حور العین سے شادی ہوگی

حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا ! مولा ! آخر اس کا کیا سبب ہے

کہ شریعت میں عورتوں کا مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا ہے۔ ؟ فرمایا ! خداوند عالم نے اپنے

اوپر واجب کیا ہے کہ جو مومن سو مرتبہ ”اللہ اکبر“ و سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ اور سو

مرتبہ ”الحمد للہ“ اور سو مرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور اسکے بعد سو مرتبہ محمد و آل محمد پر

صلوات بھیجے اور اس کے بعد کہے ”اللَّهُمَّ زُوْجِنِي مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ“ تو خداوند عالم

حورِ جنت سے اسکی شادی کر دے گا۔ اسی بنا پر عورتوں کا مہر ۵۰۰ درہم قرار دیا گیا ہے۔

(فضائل صلوٰات ص ۸۵، شرح صلوٰات ص ۱۵۵)

## حضرت حَوْا کا مہر

حیات القلوب صہ ۸۳ پر مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طبیعت پہلوئے آدم سے حَوْا کو پیدا کیا۔ خواب نے حضرت آدم پر غلبہ کیا جب بیدار ہوئے اور حَوْا کو اپنے پاس دیکھا۔ کہا تو کون ہے؟۔ کہا میں حَوْا ہوں۔ حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ آدم نے کہا۔ کیا اچھی تیری صورت ہے اور خلقت اس وقت حق تعالیٰ نے آدم کو وحی فرمائی کہ یہ میری کنیت ہے اور تو میرا بندہ ہے اور میں نے تجھے بہشت کیلئے پیدا کیا ہے۔ مجھ کو بہ پا کی یاد کرو اور میری حمد و سپاس کر۔ ائے آدم مجھ سے حَوْا کی خواستگاری کرو اور اس کا مہر دے۔ آدم نے عرض کی اس کا کیا مہر ہے۔؟۔ فرمایا مہر اس کا یہ ہے کہ محمد و آل محمد پر دس مرتبہ درود بھیج۔ پس حضرت آدم نے عرض کی۔ ائے پروردگار ان نعمتوں کے عوض جب تک زندہ رہوں میں تیری حمد و سپاس کروں گا۔ پس حَوْا کو حضرت آدم سے تزویج کیا۔ قاضی خدا وند عالمیان اور عقد کننہ جبریل امین تھے اور ملائکہ مقریبین گواہ ہوئے

## دُرود کی برکت سے آگ بے اثر

ایک دن ایک شخص بازار سے مچھلی خرید کر گھر لا یا۔ اور اپنی بیوی کو دیتا کہ کھانا آمادہ کرے، بیوی نے آگ روشن کی اور مچھلی کو آگ پر رکھ دیا۔ اس نے کافی دیر تک انتظار کیا لیکن مچھلی نہیں پکی اور آگ نے مچھلی پر کوئی اثر نہیں کیا۔ دونوں نے بہت تعجب کیا کہ آخر یہ مچھلی کیوں نہیں پک رہی ہے۔ دونوں رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرا بیان کیا۔ آنحضرت نے مچھلی سے فرمایا! آگ تجھ میں کیوں اثر نہیں کر رہی ہے؟

اذن خدا سے مچھلی بولنے لگی اور اس نے کہا۔! یا رسول اللہ آپ کے ذکر مبارک کی بدولت یہ آگ مجھ پر اڑنہیں کرے گی۔ ائے رسول خُدا! میں فلاں دریا میں رہتی تھی میں ایک دن اس میں تیر رہتی تھی کہ ایک بہت بڑی کشتی وہاں سے گزری اور میں اس کے پاس تھی کہ اس کشتی کے ایک مسافر نے آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر صلوuat بھیجی۔ جب میں نے صلوuat کی آواز سنی تو بہت خوش ہوئی۔ پس میں بھی کہنے لگی۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“۔ اس وقت مجھے ایک آواز سنائی دی۔ ائے مچھلی تیرابدن آگ پر حرام ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے آگ مجھ پر اڑنہیں کر رہی ہے (داستانہوی صلوuat، فضائل صلوuat)

## محشر میں حسرت و افسوس سے بر طرف ہو گا

تفسیر روح البیان، غرر الحکم میں سفیان ثوری سے پوچھا گیا کہ ”وَأَنْذِ رَهْمَمْ يَوْمَ الْحَسَرَةِ.“ یوم حسرت کون سادن ہے جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ انہیں یوم حسرت و افسوس سے ڈراو۔

سفیان ثوری نے جواب دیا۔ وہ قیامت کا دن ہے جس میں تمام خلوق کی جرأت ختم ہو جائیگی۔ اس لینے کے نیکو کار حسرت کریں گے کہ اس سے زیادہ نیکی کیوں نہیں کی۔ اور بدکار حسرت کریں گے کہ نیکیوں کے راستے پر کیوں نہیں چلے۔ ان سے پوچھا گیا۔! کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جو اس دن حسرت و افسوس نہیں کرے گا؟! اس نے جواب دیا۔! ہاں وہ شخص جو اس دنیا میں ہمیشہ محمد وآل محمد پر صلوuat بھیجے گا وہ قیامت کے دن حسرت و یا اس سے دوچار نہیں ہو گا۔ (تفسیر روح البیان، غرر الحکم، فضائل صلوuat)

## صلوات اور بلندی در جات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں شبِ جمعہ اور بروز جمعہ صدقہ دینا اور محمد وآل محمد پر صلوٰۃ بھیجنہ ہزار نیکیوں کے برابر ہے اور اس کے ذریعے ہزار برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ہزار درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ (پورش روح ج ۲۳۹۶، فضائل صلوٰۃ ص ۲۸)

کثرت صلوٰۃ کی وجہ سے شہدائے کربلا کی فہرست میں شامل کیا گیا۔

کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جو اصحاب شہید ہوئے ہیں وہ روزِ ازل عالمِ ارواح ہی میں حسین کا ساتھ دینے کا وعدہ کرچکے تھے

امام مظلوم کے تمام رفقاء یکتائے زمانہ تھے اسی لئے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسے اصحاب مجھے ملے نہ میرے نانا کو ملے نہ میرے بابا کو ملے اور نہ میرے بھائی کو ملے۔ ان چندہ اصحاب باوفا میں ابو عمر نشعی ہیں۔ یہ بزرگوار بڑے عابد و زاہد و کثیر الصلوٰۃ تھے۔ یہ روز آنہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود پڑھا کرتے تھے۔

(ضیاعین فی تاریخ الحسین)

## تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے بچائے گا

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز تعلیم نہ دوں کہ جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے بچائے؟“ راوی کہتا ہے، میں نے کہا۔ ضرور بتائیے۔ امام نے فرمایا ”نماز فجر کے بعد سو دفعہ کہو ”اللهم

صل علیٰ محمد و آل محمد“ (پورا دگار جنت نازل فرمحمد وال محمد پر) تو اللہ تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے بچائے گا۔

## دُرود کی برکت

شیخ فرید الدین گنج شنگر قدس سرہ راحت القلوب میں تحریر ہے کہ ایک دن چند یہود نے مسخر اپن سے ایک فقیر کو امیر المونین کے پاس بھیج کر کھا۔ شاہ مرداں، شیر یزداں، آر ہے ہیں جا کر ان سے کچھ سوال کرو۔ اس محتاج نے آ کر اپنے فقر و فاقہ کا حال عرض کیا۔ امیر المونین نے ہر چند تلاش کیا اپنے پاس کچھ نہ پایا۔ صفائی باطن سے یہودیوں کے بد ارادے پر آ گاہ ہو کر سائل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دس ۱۰ دفع دُرود پڑھ کر دم کیا اور فرمایا مٹھی بند کر۔ وہ درویش حضرت کے حکم کے موافق یہودیوں کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ شاہ مرداں نے تجھے کیا دیا۔ وہ بولا کچھ نہیں دیا۔ لیکن دس دفعہ میرے ہاتھ پر کچھ پڑھ کے دم کر دیا اور فرمایا کہ مٹھی بند کر لے۔ یہودیوں نے ہنس کر کھا۔ مٹھی کھول جب اس نے مٹھی کھولی۔ دس دینا سرخ اس کی مٹھی میں تھے۔ یہ عجیب و غریب مجذہ دیکھ کر اس قدر یہودی مسلمان ہوئے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ”الحمد لله علیٰ دین الاسلام“

## صلوات بھجنے کے موقع

ہر وہ جگہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لیا جائے چاہے کوئی سُنے یا اپنی زبان پر جاری کرے اس موقع پر صلوٽ بھیجنالازم ہے۔ رسول اکرمؐ کا نام پڑھ کر یا سنکر اس طرح صلوٽ واجب ہے جس طرح قرآن کی آپ سجدہ سنگر یا پڑھ کر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

ہر دعا سے قبل اور بعد از دعا قبولیت دعا کے لئے صلوٰت بھی جائے صلوٰت کے طفیل دعا بھی قبول ہوگی۔ رسول خدا کا ارشادِ گرامی ہے ہروہ کلام وہ خطبہ جسکی ابتداء ذکرِ خدا اور مجھ پر صلوٰت سے نہ کی جائے وہ کلام ابتر ہے یعنی خیر سے دور ہے۔ جب تک صلوٰت نہیں پڑھتا دعا محبوب رہتی ہے با ب اجابت تک نہیں پہنچتی وضو کرنے سے قبل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”اعلیٰ جب وضو کرنا چاہو تو کوہ بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہ“

جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ مُحَمَّد وآلِ مُحَمَّد پر صلوٰت بھیجے اور خدا سے جنت کی دعا اور جہنم سے نجات کا سوال کرے نیز دعا کرے کہ خدا سے حور عین کا ہمسر بنائے۔ اس لئے کہ جو شخص بھی رسول خدا پر صلوٰت بھیجتا ہے اس کی دعا باب اجابت تک جاتی ہے اور جو شخص خدا سے جنت کے لئے دعا کرتا ہے جنت اس کی دعا پر کہتی ہے بار اہلہ! مجھے اپنے کو عطا فرماجیسا کہ وہ چاہتا ہے اور حور عین کہتی ہیں معبود مجھے اس بندہ کی خواہش کے مطابق اس کی زوجیت میں دیدے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے اور وہ اس دعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد نہ کرے تو اس کی دعا را وہ جنت نہیں پاسکتی۔

نماز کے تشدد میں صلوٰت واجب ہے

نمازِ جمعہ، عیدین اور نمازِ استسقار میں صلوٰت پڑھنا ارکانِ خطبہ میں سے ایک رکن ہے۔

## ایک درخت کارکوں و بجود کرنا اور صلوٰۃ پڑھنا

کتاب حسن الکبار میں ابوالزبیرؓ سے منقول ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے پوچھا کہ تم کو امیر المؤمنینؑ کا کوئی خارق عادت و معجزہ بھی یاد ہے جابر نے فرمایا۔! ایک روز میں چند صحابہ کے ہمراہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ ساتھ جارہا تھا۔ فرمایا تم سب جاؤ کہ میں یہاں اس یہری کے درخت کے نیچے دور کعت نماز پڑھتا ہوں۔ جب ہم رو انہوں نے تو نماز میں مشغول ہوئے۔ خدا کی قسم میں نے درخت کو دیکھا کہ رکوع اور بجود میں حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیتا تھا اور ہم حیران اور سرگردان ہو کر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ اللہُمَّ صلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ درخت کی شاخیں بھی دُرود پڑھتیں تھیں بعد ازاں فرمایا اللہُمَّ العن بِعِضِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ شِيَعَةَ مُحَمَّدٍ الِّيْ مُحَمَّدٍ۔ اے خدا محمد و آل محمد کے دشمنوں پر لعنت کرو اور محمد و آل محمد کے شیعوں پر رحم کر تمام ہنیوں نے کہا الہی آمین۔

## شفاعتِ رسول

شیخ صدقہ علیہ الرحمہ نے کتاب ”الخصال“ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے وہ اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا! ”قیامت کے دن چار طرح کے آدمیوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ وہ تمام اہل زمین کے گناہوں کا وزن اپنے سر پر لے کر میرے پاس آئیں۔ وہ لوگ جو میرے اہل بیتؐ کی مد کرتے ہوں، وہ لوگ جو میرے اہل بیتؐ کی ضروریات کو پورا کرتے رہے ہوں، وہ لوگ جو ان کو دل اور زبان (زبان کا مطلب ہمیشہ

درود وسلام بھیجتے) سے دوست رکھتے ہوں اور وہ لوگ جو میرے اہلیت علیہم السلام کی حمایت کرنے کے ساتھ ان کا دفاع کرتے رہے ہوں،” (الحسال، صحیفۃ الرضا، بخار الانوار، عیون اخبار الرضا) (مناقب اہلیت)

## پل صراط

راوندی نے کраб ”نوادر“ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے وہ اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا! ”پل صراط پر تم میں سے سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جس کی میرے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ محبت زیادہ ہوگی۔

## نبیؐ کے نزدیک ترین ہوگا

ابن مسعودؓ اخضرتؐ سے نقل کرتے ہیں کہ: ”اولیٰ الناس بی يوم القيمة اکثرهم على صلوة فی دار الدنیا“ ”قیامت کے دن میرے نزدیک ترین وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجنتا ہوگا“ (المصدر ک ۵/ ۳۳۳، مناقب ۱۵۸)

## طشت عناب

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا میں نے عالم رویاء میں اپنے چچا حمزہ اور بھائی جعفرؐ ابن ابی طالبؑ کو دیکھا، ان کے سامنے عناب کا ایک طشت تھا کافی دریتک اس سے انہوں نے کھایا، اس کے بعد وہ انگور میں تبدیل ہو گیا۔ ایک مدت اسے کھاتے رہے پھر وہ کھجروں میں تبدیل ہو گیا اسے بھی ایک مدت تک کھاتے رہے اس وقت میں ان کے پاس گیا اور کہا: کہ آپ نے اعمال میں سے کس عمل کو افضل ترین عمل پایا ہے؟

ان دو بزرگوں نے فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ!

ہم نے افضل ترین عمل آپ پر درود بھیجنा، پیاسوں کو پانی پلانا، اور علیٰ اہن ابیطالب کی دوستی کو

(مناقب اہلبیت ۲۸/۱۳ ص ۱۵۸۸، مکار الانوار ۹۲/۷۰)

پایا۔

## درود سے گناہ کا کفارہ

پیغمبر اکرمؐ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی مجھ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھے گا تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ گناہ باقی نہیں رہے گا“

## درود کی برکت سے نابیناء کو شفا

ایک عورت نے اپنے نابینا فرزند کے لئے رسول اللہ سے شفا مانگی آنحضرتؐ نے فرمایا! مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ سمجھی، وہ عورت واپس ہوئی اور ہر قدم پر صلوٰۃ سمجھنے لگی۔ پس جیسے ہی گھر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ اس کا فرزند ٹھیک ہو چکا ہے۔ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچی اور پہنچ کے صحیح ہونے کی خبر دی، سُنّکر حاضرین مجلس، بہت خوش ہوئے۔ جناب جبریلؐ امین نازل ہوئے اور کہا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ اے پیغمبرؐ میں نے تم پر اور تمہاری آلؐ پر صلوٰۃ سمجھنے کی برکت سے اس پہنچ کے اعضا کو ٹھیک کر دیا ہے اور قیامت میں تم پر صلوٰۃ سمجھنے کی برکت سے اُمت کے گناہ بخشن دوں گا۔

(پروش رو، فضائل صلوٰۃ)

مولف فرماتے ہیں کہ رسولؐ کے اس فرمان کی تائید وہ مطلب کرنا ہے جو

میرے ایک شاگرد نے اہل علم کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں آنکھ کے شدید درد

میں مبتلا ہو گیا تھا۔ درد اتنا شدید تھا کہ مجھے بینائی کے جانے کا خوف ہونے لگا تھا۔ خواب میں ایک شخص نے مجھے زیادہ درود سمجھنے کا حکم دیا۔ اور میں نے اس کام کو جاری رکھا۔ تھوڑی سی مدت میں خدا نے صلوٰات کی برکت سے مجھے شفاعة عنایت فرمادی اور جس درود کے پڑھنے کا مجھے حکم دیا وہ اس طرح تھا۔ ”اللّٰهُمَّ صلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ“

## ”صلوات کے فوائد“

صلوات	- خُدا و عالم کی طرف سے انسان کیلئے بہترین ہدیہ ہے
صلوات	- جنت کا تجھہ ہے
صلوات	- روح کو جلا اور وشنی بخشتی ہے
صلوات	- ایسی خوبیو ہے جو انسان کے مُنہ کو معطر کر دیتی ہے
صلوات	- پلیں صراط کا نور ہے
صلوات	- انسان کی شفاعت کا ذریعہ ہے
صلوات	- نماز میں کمال کا باعث ہے
صلوات	- کمال دعا اور استجابت دعا کا باعث ہے
صلوات	- تقریب انسان کا باعث ہے
صلوات	- خواب میں زیارت پیغمبر سے شرفیاب ہونے کا ذریعہ ہے
صلوات	- آتش جہنم کے مقابلے میں سپر ہے
صلوات	- عالم بزرخ میں قیامت میں انسان کی موسس ہے
صلوات	- جنت میں داخل ہونے کا پروانہ ہے

- صلوٰت انسان کی تین عالم میں خمائت لیتی ہے
- صلوٰت خُدا کی طرف سے رحمت و برکت اور فرشتوں کی طرف سے گناہوں کا پاک کرنا اور لوگوں کی طرف سے دعا ہے
- صلوٰت قیامت میں سب سے برتر عمل ہے
- صلوٰت وہ سب سے زیادہ وزنی چیز ہے۔ جو قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں رکھی جائے گی۔
- صلوٰت پسندیدہ عمل ہے
- صلوٰت آتشِ جہنم کو خاموش کرتی ہے
- صلوٰت نماز کی زینت ہے
- صلوٰت گناہوں کو ختم کرتی ہے
- صلوٰت نقر و نفاق کو دُور کرتی ہے
- صلوٰت بہترین معنوی دوام ہے
- صلوٰت شیطان کو دُور کرنے کا سب سے بہترین طریقہ ہے
- صلوٰت پڑھنے والے کی قبر منور ہوتی ہے
- صلوٰت قبر کشادہ ہوتی ہے
- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوعِ شمس سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر ، اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ اور زیادہ الحمد لله رَبِّ الْعَالَمِينَ لا شریکَ لَهُ کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ پر تو ان کلمات کو

ایک فرشتہ اپنے پروں کے درمیان لے لیتا ہے اور انہیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے۔ ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر حم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے۔ امام نے فرمایا پس جس آسمان پر جائے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر حم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچ جائے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر حم کرے اور اس کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوں سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۵۱۹)

شیخ سلیمان قدوزی مفتی عظم قسطنطینیہ اپنی کتاب یนาجع المودة باب ص ۱۲۲ پر موفق بن احمد سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کا ایک وصی چنان ہے میرے بعد میری اولاد میں، میرے اہلیت میں اور میری اُمت میں میرے وصی علیٰ ہیں۔

## صلوات اور قرض کی ادائیگی

ایک زاہد اور پرہیزگار پانچ سو درہم کا مقرض تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت نے اس سے فرمایا۔! ابو الحسن کسانی کے پاس جاؤ وہ نیشاپور کے مشہور لوگوں میں ہیں وہ ہر سال دس ہزار لوگوں کو لباس دیتے ہیں۔ ان سے کہو! رسول اللہ نے تمہیں سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ پانچ سو درہم کا قرض ادا کر دیجئے

اور اگر وہ تم سے کوئی نشانی مانگیں تو کہنا کہ نشانی یہ ہے کہ آپ آنحضرت پر ہر شب سو مرتبہ صلوٰات بھیجتے ہیں اور دو شب ہو چکی ہیں کہ آپ بھولے ہوئے ہیں۔

اس زاہد نے ابوالحسن کسانی کے پاس جا کر خواب بیان کیا، انہوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ زاہد نے کہا! مجھے رسول خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ نشانی بتائی ہے۔ پس جیسے ہی نشانی بتائی تو فوراً ابوالحسن تخت سے نیچے آئے اور سجدہ شنگر کیا اور کہا۔! یہ میرے اور خدا کے درمیان ایک راز تھا کہ جس کی بالکل کسی کو اطلاع نہیں تھی۔ اور اتفاق سے دو شب ہو چکی ہیں کہ مجھے صلوٰات پڑھنے کی توفیق نہیں ہوئی، پس اس کے حکم سے دو ہزار پانچ سو درہم اس زاہد کو دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے کہا! ہزار درہم اس خوشخبری کے جو مجھے سنائی اور ہزار درہم اس زحمت کے کہ آپ میرے پاس آئے اور پانچ سو درہم آنحضرت کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کے اور پھر اس شخص سے کہا کہ جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو میرے پاس چلے آئیے

(بخار الانوار، فضائل صلوٰات)

## آسمانوں پر بھی خطیب خطاب کرتے ہیں

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔! اے علیؑ تم کو معلوم ہے کہ میں نے معراج کی رات میں تھماری بابت کیا سنا۔! میں نے سنا کہ وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کو قدم دیتے ہیں اور حاجتیں طلب کرتے ہیں اور تھماری مجبت سے قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور مجھ پر اور تجھ پر دُرود بھیجنے کو سب عبادتوں سے بڑھکر عبادت جانتے ہیں۔ نیز میں نے اُنکی ایک بڑی مجلس میں اُن کے خطبے خوان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ علیؑ میں سب قدم کی خوبیاں ہیں اور سب طرح کی بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ایسے ہے کہ

جو خوبیاں اور نیک خصلتیں تمام مخلوقات میں سے متفرق طور پر موجود ہیں وہ سب کی سب اس میں ایک جگہ جمع ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُرود اور برکتیں اور سلام پہنچیں۔

اور ان فرشتوں کو جو اس خطیب کے سامنے موجود تھے دیگر ملائکہ کو جو آسمانوں اور نور کے پردوں اور عرش اور کہ اور بہشت اور دوزخ میں تھے۔ اس خطیب کے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتے سننا کہ خُدا ایسا ہی کراور ہم کو اس پر اور اس کی ذریعیت طاہرہ پر دُرود بھیجنے کے سبب پاک اور طاہر کر۔

(آنوار حیدری)

## ”معراج کا واقعہ“

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ اپنی کتاب ”مناقب اہلبیت“ میں تحریر کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا! جب خُدا اپنے پیغمبر گوسارے آسمانوں پر لے گیا تو پہلے مرحلہ میں آپؐ کے وجود کو با برکت اور خیر و رحمت کا سرچشمہ قرار دیا۔ دوسرے مرحلے میں آپؐ کو نماز کی تعلیم دی۔ پھر ایک نور کا کجاوہ آپؐ کی طرف بھیجا جس میں چالیس طرح کے انوار تھے۔ جو عرش الہی کے اطراف کا احاطہ کئی ہوئے تھا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ تھیں۔ اس کجاوہ کا دستہ اور زنجیر چاندی کے تھے۔ پیغمبر اکرمؐ اس میں بیٹھ گئے اور انہیں آسمان کی طرف لے گئے، فرشتوں نے جب دیکھا تو ایک طرف ہو کر سجدہ میں کر گئے اور کہنے لگے۔ ”سبوح“ قدوس“، ”پاک و منزہ ہے پروردگار، یہ نور کس قدر ہمارے خالق کے نور کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ جبرائیلؐ نے کہا ”اللہ اکبر“، تمام فرشتے خاموش رہے پھر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے گروہ درگروہ بن کر فرشتے آنے لگے اور آنحضرتؐ پر سلام کرتے اور کہتے۔ اے محمدؐ آپؐ

کے بھائی کیسے ہیں۔؟ آپ نے فرمایا اچھا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا! جب واپس جاؤ تو ان کی خدمت میں ہمارا سلام کہنا: آنحضرت نے فرمایا۔ کیا تم میرے بھائی کو جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا

”وَكَيْفَ لَا نَعْرِفُهُ وَقَدْ أَخْذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ مِيشَاتِكَ وَمِيشَاقَهُ وَشِيعَةَ الٰيِّ يَوْمَ الْقِيَامَهُ عَلَيْنَا وَإِنَّا نَتَصْفَعُ وَجُوهَ شِيعَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلِيلَهٖ خَمْسًا يَعْنُونَ فِي وَقْتٍ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنَّا النَّصْلِي عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ“ ”ہم کس طرح انہیں نہ جانتے ہوں۔؟ جبکہ خُدا نے آپ اور ان کے متعلق ہم سے عہد پیاں لیا ہے اور ہم علی علیہ السلام کے شیعوں کے چہروں کو پانچ نمازوں کے وقت میں غور سے دیکھتے ہیں اور ہم آپ اور آپ کے بھائی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔“

پیغمبر خُد اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب میں معراج پر گیا۔ جریل کہا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ پھر آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ملائکہ نے صافیں باندھ کر رسول خُد اوسلام کیا اور حبیب خُد سے پوچھا۔ آپ کے بھائی کیسے ہیں۔؟ جب آپ زمین پر جائیں تو انہیں ہمارا سلام آنحضرت نے فرمایا! تو کیا تم انہیں جانتے ہو؟

فرشتوں نے کہا۔! ہم بھلا ان سے ناواقف کیسے رہ سکتے ہیں جب کہ ہم سے اللہ نے آپ کا اور علی کا اور قیامت کے دن تک پیدا ہونے والے ان کے شیعوں کا عہد لیا تھا اور ہم روز آنہ پانچ مرتبہ اس کے شیعوں کے چہروں کو مس کرتے ہیں۔ یعنی ہم ہر نماز کے وقت ان کے چہروں کو مس کرتے ہیں اور ہم آپ پر اور ان پر درود بھیجتے ہیں (مجزواتِ آلِ محمد ص ۵۸)

## واقعہ (عمار یاسر)

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جنگِ احمد میں جب مسلمانوں کو محنت و شدت اور قتل و حراست جو کہ پھوپھے تھے پھوپھے اور اور یہ لوگ مدینہ میں پھر آئے۔ اسوقت یہودیوں کا ایک گروہ خدیفہ بن ایمان اور عمار یاسر کے پاس آیا۔ اور ان دونوں سے کہا ! آیا تم نے نہیں دیکھا کہ جنگِ احمد میں کیا محنت و مشقت تمکو پھوپھی پیس حضرت محمدؐ کا جہاد بھی تمام بادشاہوں کی جنگ کے مانند ہے کہ بھی غالب ہوتے ہیں اور کبھی مغلوب : ! اگر پیغمبرؐ ہوتے ہمیشہ غالب رہتے۔ اب تم بھی ان کے دین سے پھر جاؤ۔ خدیفہ نے ان سے کہا ! تم پر خدا کی لعنت ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہم نشین نہیں کرتا اور کوئی کلام تمسے نہیں کہتا اور تمہارا کوئی کلام نہیں سُستا بلکہ تم سے اپنی جاں و دین کے لئے خائن ہوں اور تم سے بھاگتا ہوں۔ یہ کہکر خدیفہ اٹھا اور وہاں سے بھاگا۔ مگر عمار اس گروہ کے سامنے سے نہ اٹھے۔ اور اونکے جواب میں کہا کہ حضرت رسولؐ نے جنگِ بدر میں اپنے اصحاب سے فتح و نصرت کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ لوگ صبر کریں پس ان لوگوں نے صبر کیا اور فتح پائی۔ اس طرح جنگِ احمد میں بھی آنحضرتؐ نے اصحاب سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ لوگ صبر کریں۔ مگر اصحاب نے اس شرط پر وفات کی بلکہ ڈر گئے اور جنگ میں سستی کی، اور حضرتؐ کی خالفت ان سے سرزد ہوئی اس لیئے وہ محنت و مشقت اونکو پہنچی۔ یہودیوں نے کہا ! اے عمار! اگر تم محمدؐ کی اطاعت کرتے تو کیا قریش پر ظفر پاتے۔ ؟ عمارؐ نے کہا بحق اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جسے محمدؐ کو بحق درستی مبعوث کیا ہے کہ حضرت رسولؐ نے مجھکلو فضل و حکمت سے آگاہ کیا ہے یعنی اپنی پیغمبری سے مجھکلو شناسا کیا ہے اور اپنے

بھائی اور صی کی فضیلت سے بھی آگاہ کر دیا ہے جو کہ انکے بعد بہترین مخلوقات ہے اور انکی ذریعت طاہرہ کی پیروی و فرماں برداری کرنے کی تاکید کی ہے اور مجھکو حکم دیا ہے کہ دعا کرنے کے وقت جبکہ شدت و بلا عرض ہو یا کوئی حاجت درپیش ہو انکو پنا شفیع قرار دوں اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ جو حکم دیں اور میں با عتقا درست اسکو انجام دینے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور میری غرض محض اطاعت و انقیاد آنحضرت ہو ضرور وہ کام انجام پائیگا۔ اگرچہ مجھکو یہ حکم دیں کہ آسمانوں کو زمین پر اُتاروں یا زمینوں کو آسمان پر لیجاؤں۔ البتہ حق تعالیٰ با وجود ان باریک پندلیوں کے جتوں دیکھ رہے ہو مجھکو اس کام کے انجام دینے کی قوت عطا فرمائیگا۔ یہودیوں نے یہ سنکر کہا ایسا نہیں بلکہ حضرت محمدؐ کی قدر اس 6 سے کم ہے جو تم کہتے ہو اور تمہاری منزلت حق تعالیٰ اور حضرت محمدؐ کے نزدیک اس سے بہت پست ہے جو دعویٰ کرتے ہو۔ وہ سب چالیس منافق تھے۔ پس عمار اس مجلس سے اٹھے اور کہا میں نے پروردگار کی چجٹ تم پر کامل کر دی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کیا مگر تم نصیحت کرنے والوں سے کراہیت رکھتے ہو

بعد اسکے عمار حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آنحضرت نے انکو دیکھا ارشاد کیا تمہاری خبر مجھکو پہوچی۔ لیکن خذیفہ پس وہ اپنادین محفوظ رکھنے کی غرض سے شیطان اور اسکے دوستوں سے بھاگا۔ اور وہ خدا کے بندگان شاستہ سے ہے۔ لیکن تو ائے عمار! پس تو نے دینِ خدا میں مجادله کیا اور محمد رسول اللہؐ کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ پس تو را خدا میں تمام جہاد کرنے والوں سے بہتر ہے۔

حضرت رسول اکرمؐ ابھی یہ کلام فرمائے تھے کہ ناگاہ وہ یہودی بھی جنہوں نے

عمّار سے مجادلہ کیا تھا۔ حاضر ہوئے اور کہایا محمدؐ یہ عمّار جو آپ کے صحابہ سے ہے دعویٰ کرتا ہے کہ اگر آپ اسکو حکم دیں کے آسمان کو زمین پر اوتار دے اور زمین کو آسمان پر لیجائے اور وہ آپ کی اطاعت کا اعتقاد رکھے۔ اور آپ کا حکم قبول کرنے کا ارادہ کرے۔ ہر آنہ حق تعالیٰ اس کام میں اسکی مدد کریگا۔ مگر ہم لوگ اس چیز پر جو کہ اس کام سے بہت کم ہی اکتفاء کرتے ہیں اور اگر آپ پیغمبری کے دعویٰ میں صادق ہیں ہم اسی پر قائم ہوتے ہیں کہ عمّار باوجود دان نازک پنڈلیوں کے یہ پتھر زمین سے اٹھا لے۔ حضرت رسول اکرمؐ اس وقت مدینہ کے باہر تشریف رکھتے تھے اور حضرت کے سامنے ایک پتھر تھا کہ دوسرا دی جمع ہو کر اسکو اسکے مقام سے حرکت نہ دے سکتے تھے۔ پس ان یہودیوں نے کہایا محمدؐ اگر عمّار اس پتھر کو حرکت دینا چاہے گا حرکت نہ دے سکے گا۔ اور اگر ہم ختم و مشتمل اس کام میں قدم رکھیں گا پنڈلیاں ٹوٹ جائیں گی اور اعضاءِ بدن پاش پاش ہو جائیں گے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا عمّار کی پنڈلیوں کو تھیرنے جانو۔ اسلئے کہ اسکی میزان حسنات میں یہی پنڈلیاں کوہِ ثور و ٹلیمیر اور حری و ابو قبیس بلکہ تمام زمین اور ان چیزوں سے جو کہ بالائے زمین ہیں سنگین تر ہیں۔ بدروستیکہ حق تعالیٰ نے محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجنے کے سبب اس چیز کو سبک کیا ہے جو اس پتھر سے سنگین زیادہ ہے لیعنی عرش کو آٹھ فرشتوں کے دوش پر محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجنے کے سبب سبک (آسمان) کر دیا۔ بعد اس کے کہ فرشتہ ہائے کثیر جتنی تعداد کا شمار نہیں ہو سکتا اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے حالانکہ اوس وقت یہ آٹھ فرشتے بھی اون میں شریک تھے

پھر حضرتؐ نے کہا عمّار سے ! ائے عمّار میری اطاعت کا اعتقاد رکھ اور زبان

سے درود پڑھم مُحَمَّد وآلِ مُحَمَّد پر کہہ حُمد اوند بجاہ مُحَمَّد وآلِ مُحَمَّد مجھکو قویٰ کر دے تا کہ حُد اوہ کام تجھ  
پر آسان کر دے۔ جسکا حکم میں تجھکو دیتا ہوں جیسا کہ کالب بن یوحننا پر دریا سے عبور کرنا  
آسان کیا تھا۔ جبکہ اس نے درود پڑھکر ہمارے حق کا واسطہ دیکر خُدا سے سوال کیا اور اپنے  
گھوڑے پر سوار ہو کر اسکو پانی پر دوڑایا تا اینکہ آخر دریا تک گیا اور وہاں سے پھر آیا مگر اس  
کے گھوڑے کے سم ترنہ ہوئے۔ پس عمار ریاسر نے بے اعتقاد درست یہ کلمہ طیبہ اپنی زبان سے  
کہکروہ سنگِ گراں اوٹھا لیا اور اپنے بالائے سر ریجا کر کھایا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر  
ندا ہو جائیں میں اس خُدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپکو بر سالت مبعوث کیا ہے کہ یہ پھر  
میرے ہاتھ میں ایک خلال سے بھی زیادہ سُبک ہے۔ پس حضرت رسول اکرم نے فرمایا اس  
پھر کو بالائے ہوا اس پھاڑ کی طرف پھینک دے اور ایک پھاڑ کی طرف اشارہ کیا جو وہاں  
سے ایک فرشخ دور تھا۔ جب عمار نے اس قوت کے ساتھ جو حق تعالیٰ نے اس وقت مُحَمَّد و  
آلِ مُحَمَّد علیہم السلام پر درود اور توسلِ اہلیت رسالت اونکو عطا کی تھی وہ پھر بالائے ہوا  
پھینکا۔ وہ پھر ہوا میں اس قدر بلند ہوا کہ اس پھاڑ کی چوٹی پر ٹھرا۔

### اکیدر کا واقعہ

حیات القلوب ج دوم ص ۵۲۷ پر تحریر ہے کہ اہل نفاق مسلمانوں کے حق میں جو  
تدبیر سوچتے تھے حضرت امیر کی صولت و بیعت کے سبب اس میں تاخیر و تعویق کرتے کہتے تھے  
یہ حضرت مُحَمَّد کا سفر آخری ہے تامل کروتا کہ انکی ہلاکت کی خبر آئے، اس وقت ہم جو چاہیں کر  
سکیں گے۔ (جنگِ توبکو جب جانے کا ارادہ کئی علیٰ کو مدینہ میں قائم مقام اپنا خلیفہ مقرر فرمائے  
روآنہ ہوئے)

آنحضرت اور اکیدر کے درمیان جب ایک منزل باقی رہی آنحضرت نے زیر و سماں بن خراشہ کو بیس مسلمانوں کے ساتھ اکیدر کے قلعہ کی طرف بھیجا اور فرمایا اسکو اسیر کر کے میرے پاس لاو۔ زیر نے کہا یا رسول اللہ ! ہم کیونکر اسکو اسیر کر کے آپ کے پاس لاائیں حالانکہ وہ لشکر فراوان اور خادم حشم بے پایان رکھتا ہے اور اس کا قلعہ بھی نہایت محکم واستوار ہے فرمایا۔! اسکو بھیلہ و تدبیر اسیر کرو۔ زیر نے کہا اس چاندنی رات میں جو شل روڑ روشن ہے ہم کیا حلیلہ کر سکتے ہیں اور ہماری راہ میں اسکے قلعے تک سب جگہ صحراۓ ہموار ہے اور وہ لوگ راہ دُور سے ہمکو اپنے قلعہ پر سے دیکھ سکتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ آیا تم چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تمکو انکی آنکھوں سے پوشیدہ رکھے اور تمہارا سایہ تم سے زائل کر دے کہ تمہارا سایہ بھی نہ دیکھیں۔ اور ایک نور جو نور ماہ کے مانند ہو عطا فرمائے کہ چاندنی میں تم انکو نظر نہ آو۔ عرض کی یا رسول اللہ۔ ہاں۔!

آنحضرت نے فرمایا۔! محمد وآل محمد پر صلوٽ بھیجو۔ اور اعتقاد رکھو کہ بہترین آل محمد علیٰ ان ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور ائے زیر خصوصاً تجھے یہ اعتقاد رکھنا لازم ہے کہ علیٰ جس گروہ میں ہوں انکے والی و حاکم ہونے کے دوسروں سے زیادہ سزاوار ہیں۔ اور دوسروں کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ ان پر نفع، و تقدیم کا طالب ہو۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

حق تعالیٰ جسکو اپنے حلق سے برگزیدہ کرنا چاہتا ہے تو فضیلیں اسکو عنایت فرماتا ہے۔ اسی تفضل کے سبب حضرت ابراہیم کو بھی خُلت کے لیے برگزیدہ کیا اور انکو اسی صلوٽ و برکات سے مشرف کر کے ان سبھوں کا قبلہ و پیشو اقرار دیا جو کہ انکے بعد ہونگے۔ اور پیغمبری

وامامت وکتاب کو انکی ذریت میں قرار دیا تا کہ ایک دوسرے سے میراث میں لیں۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کوتابوت آدمؑ میراث میں عطا کیا۔ جو علم و حکمت پر مشتمل تھا اور خدا نے اسی کے سبب آدمؑ کو فرشتوں پر فضیلت دی تھی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے اس تابوت میں نظر کی۔ اور سمیں بہت سے خانے دیکھے جو پیغمبر ان اولو العزم کی تعداد کے مطابق تھے اور انکے بعد انکے اوصیاء کی تعداد کے موافق۔ حضرت ابراہیمؑ ہر خانے کو دیکھتے تھے تا انکہ حضرت محمدؐ کے خانہ تک پہنچ جو کہ پیغمبر آخر زمانؐ ہیں۔ پھر انکے دہنی طرف علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام با صورت عظیم نور درخشان مشاہدہ کیا۔ کہ حضرت محمدؐ کی کراپنے ہاتھ سے تھامے ہیں اور اس تمثیل پر لکھا ہوا تھا کہ یہ محمدؐ کا نظیر و صی اور نصرتِ الٰہی سے تائید یافتہ ہے۔

اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے کہائے میرے خُد! ائے میرے بزرگوار! یہ خلقت بزرگوار کون ہے۔ حق تعالیٰ نے اُن پروجی نازل فرمائی کہ یہ میرا بندہ برگزیدہ ہے اور یہی فاتح ہے۔ یعنی ابوابِ علم و حکمت کو خلائق پر کشادہ کرے گا۔ یہ تمام خلائق سے پہلے پیدا کیا ہے۔ یہی خلائق پر میری جست ہے۔ میں نے اسکو اس وقت پیغمبر مقرر کر کے برگزیدہ کیا تھا جبکہ آدمؑ آب و گل کے درمیان تھے۔ مگر اسکو زمانہ آخر میں مبعوث کروں گا۔ تا کہ میرے دین کو کامل کرے اور میں اسی پر اپنی رسالت ختم کروں گا۔ اور وہ علیٰ ان کا بھائی اور صدقیٰن اکبر ہے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان برا دری قرار دی ہے اور ان دونوں کو برگزیدہ کر کے ان پر صلوuat بھیجنा ہوں اور اپنی برکتیں انکے شامل حال رکھتا ہوں۔ اور میں نے ان دونوں کو انکی ذریت کے نیکوں اور نیک کرداروں کے ساتھ معصوم بھی کیا ہے۔ قبل اسکے کہ زمین اور آسمان اور ان مخلوقات کو جو کہ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا کروں۔ اور انہیں برگزیدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ میں انکی نیکی

اور انکے دلوں کی پاکیزگی سے آگاہ تھا۔ میں اپنے بندوں اور انکے احوال کا جانے والا ہوں۔ بعد اسکے حضرت ابراہیم نے چودہ صورتیں دیکھیں جتنے نور چمک رہے تھے اور حسن و نور میں حضرت محمد علیؐ کی شبیہ تھے۔ حضرت ابراہیم نے جب ان صورتوں کے حسن و ضیاء کو مشاہدہ کیا۔ اور انکو حضرت محمد علیؐ کی صورت سے مقرون اور رفت و جلال میں ان دونوں بزرگواروں کا شبیہ پایا۔ اس وقت حق تعالیٰ سے سوال کیا تھا اوندا مجھکو ان صورتوں کے ناموں سے مطلع کر۔ حق تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ یہ نور میری کنیز اور میرے پیغمبرؐ کی دختر فاطمۃ الزہر؀ کا ہے۔ اور میں نے اسکو اسکے شوہر علیؐ کے ساتھ اپنے پیغمبرؐ کی ذریت کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ اور یہ دونوں حسن و حسین کے ہیں اسکے بعد باقی آئندہ طاہرین کی شناخت بتلاتے ہوئے

حضرت صاحب الامرؐ تک پہنچا۔ اس وقت فرمایا یہ میر انور ہے جسکے سبب اپنی رحمت کو خلافت پر آشکار کروں گا اور اپنادین بھی اسی کی وجہ سے ظاہر و ہویدا کردوں گا۔ اور جبکہ میرے بندوں کو میری فریاد رسی سے یاس و نامایدی ہو جائیگی، اس وقت اسی کے سبب انکی ہدایت کروں گا حضرت ابراہیم نے یہ سنکر ان سمجھوں پر صلوٰات بھیجی اور کہا۔

”رَبِّ صَلَّى عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ یعنی اے پور دگار محمد و آل محمد پر صلوٰات بھیج جیسا کہ تو نے انکو برگزیدہ کیا ہے و خالص کیا ہے از روئے خالص کرنے نیک و بہتر کے۔

علیٰ الشرائع میں امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابراہیم کو خلیل اللہ کا خطاب محمد مصطفیٰ اور آنحضرتؐ کے اہلیت پر زیادہ درود بھیجنے کے سبب سے یہ خطاب پایا۔

## پنجتین پاک کے ایک معجزہ کا واقعہ

### آنحضرتؐ کے واسطے خوان و طعام اور میوہ جات کا آنا

بسند معتبر حیات القلوب ص ۲۲۶ پر علامہ مجسی علیہ الرحمہ نے حضرت اُم سلمہؓ سے منقول ہے کہ ایک روز جناب فاطمۃ الزہر اصولۃ اللہ علیہا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام حسن اور امام حسینؑ آپ کے ساتھ تھے۔ موصومہؓ نے حریرہ تیار کیا تھا وہ حضرتؐ کے لئے لائیں تھیں۔ حضرتؐ نے امیر المؤمنینؑ کو بُلا کیا۔ امام حسنؑ کو داہنے زانو پر اور امام حسینؑ کو باکیں زانو پر جناب فاطمہؓ اور حضرت علیؑ کو اپنے آگے اور پیچھے بٹھایا اور عبائے خیبری اوپر اوڑھایا اور تین مرتبے فرمایا خداوند! یہ میرے الہیت ہیں ہذا ان سے شک و گناہ کو دور کھا اور ان کو پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

اُم سلمہؓ کہتی ہیں میں چوکھٹ پر کھڑی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں فرمایا نہیں لیکن تمہارا انعام بتیر ہو گا۔ اسی اثنامیں جب یہی نازل ہوئے اور ایک طبق بہشت کے انار و انگور سے بھرا ہوا لائے۔ حضرتؐ نے انار و انگور ہاتھوں میں لئے تو تیسیخ خُدا کرنے لگے پھر حضرتؐ نے ان میں سے تناول فرمایا اور اس میں سے حسن و حسینؑ کو دیا پھر میوؤں نے سُجان اللہ کہا اور حسینؑ علیہم السلام نے کھایا پھر علیؑ کے ہاتھ میں دیا میوؤں نے تسبیح کی پھر آپ نے بھی کھایا۔ اسی وقت صحابہؓ میں سے ایک صاحب آئے اور چاہا کہ اس میں سے انگور کھائیں۔ جب یہی نے کہا ان میوؤں میں سے سوائے پنجمبر یا وصیؑ رسولؐ یا فرزند رسولؐ کے اور کوئی نہیں کھا سکتا۔

## سرکش گھوڑے کی سواری

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں صہ ۲۷۹ تحریر ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے ہاں ایک سرکش گھوڑا تھا اور وہاں کا کوئی چا بک سوار اس پر سوار ہونے کی جگات نہ کرتا تھا اور اگر کوئی سوار ہوتا تھا تو ڈر کے مارے اس کو چلاتا تھا کہ کہیں الف نہ ہو جائے اور گرا کر سموں میں چل نہ ڈالے۔ وہاں ایک لڑکا تھا جس کی عمر سات رے برس کی تھی اُس نے عرض کیا کہ ائے فرزند رسولؐ آپ اجازت دیں تو میں اس پر سوار ہو کر اس کو چلاوں اور اپنے قابو میں لاوں۔ امامؐ نے فرمایا کیا تو ایسا کریگا؟ اُس نے عرض کی کہ میں نے اس پر سوار ہونے سے پہلے اس سبب سے اس پر اعتماد کر لیا ہے کہ میں نے محمدؐ اور انی آلِ طیبین و طاہرین پر سور ۱۰۰۰ ابار دُرود وسلام بھیجا ہے اور آپ اہلیت کی ولایت کو از سر نواپنے نفس میں تازہ کیا ہے۔

اس لڑکے کا یہ کلام سن کر حضرتؐ نے اس کو سوار ہونے کی اجازت دی اور وہ سوار ہو گیا پھر چلنے کا حکم دیا اس نے اسکو چلا دیا اور برابر دوڑا تارہ یہاں تک کہ وہ گھوڑا تھک گیا اور پکارا۔ فرزند رسولؐ! آج مُحکم اس لڑکے نے تنگ کر دیا اسکے پنج سے چھٹڑائیے ورنہ اسکے نیچے صبر کرنے کی دعا کیجئے۔ لڑکا بولا اُس چیز کا سوال کر جو تیرے حق میں بہتر ہو۔ وہ یہ کہ تجھ کو مومن کی سواری میں دے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا لڑکا بچ کہتا ہے۔

### جنگِ تبوک میں دُرود کی برکت سے

### سارے صحابہ پرندے کا گوشت کھائے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولؐ خدا کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بھی

منافق اور ضعیف مسلمان (کمزور عقیدہ) جو منافقوں کی مانند تھے موجود تھے اور انہوں نے مدینہ کی مسجد و نکنے خراب کرنے اور تمام دُنیا کی مساجد ویران کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جبکہ ان ملعونوں نے عزم کیا تھا کہ علیؑ کو مدینہ میں اور رسولؐ خدا کو راستے میں عقبہ (گھاٹی) پر سے گزرتے ہوئے قتل کر دالیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنگِ تبوک کے اس سفر میں اہل بصیرت کی بصیرتوں کے بڑھانے اور سرکش اور باغی منافقوں کے غذروں کو قطع کرنے کے لیے آنحضرتؐ کے دستِ حق پرست پر ایسے مجزات ظاہر کئے جو جلالِ الہی اور اسکے اپنے بندوں پر بجود و کرم کرنے کے شایاں اور مناسب تھے۔

مخملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب وہ تبوک کے سفر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے تو انہوں نے بنی اسرائیل کی طرح یہ درخواست کی تھی کہ یا رسول اللہ ہم ایک فتم کے کھانے پر (اکتفاء) ہرگز صبر نہ کریں گے۔ اور اس باب میں جو مجزہ آنحضرتؐ سے ان کے لیے ظاہر ہوا وہ اس مجرے سے جو موئی نے اپنی قوم کو دکھایا تھا بہت بڑھکر ہے۔

الغرض جب ان لوگوں کو سفر میں کئی روز گزر گئے اور ان کا کھانا دیری کا ہو گیا اور باقی ماندہ کھانے سے ان کے دل تنفس ہو گئے اور ان کو تازہ طعام کی طرف رغبت ہوئی تو کچھ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو اس کھانے سے جو ہمارے ہمراہ ہے کراہیت آتی ہے اس لیے کہ کئی دن کا اور ناقص ہو گیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تھا رے پاس کوئی چیزیں ہیں عرض کی کہ روئی خشک اور نمکین گوشت، شہد اور کھجوریں ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب تم قومِ موئی کی مانند ہو گئے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک طعام پر بس نہ کریں گے۔ اب تم بتاؤ کہ کوئی چیز چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم تازہ اور خشک گوشت پرندوں کے گوشت کے کباب اور بنا ہوا حلوجہ چاہتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میری دعا سے یہ سب چیزیں تم کو عطا فرمائی گا تم کو چاہیے کہ مجھ پر ایمان لا اور میری تصدیق کرو۔ پھر فرمایا اے بنڈگاں خدا! عیسیٰ کی قوم نے جب عیسیٰ سے درخواست کی کہ ہم پر آسمان سے ایک دستِ خوان نازل کر تو جس وقت عیسیٰ نے نزول ماندہ کی دعا کی تو ”قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنْزَلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ تَكْمِرُ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أَعْذُبُهُ عَذَابًا لَا أَعْذُبُهُ أَحَدًا مِنْ الْعَالَمِينَ ۵“ خدا نے فرمایا کہ میں دستِ خوان تم پر نازل کروں گا مگر جو کوئی اس کے بعد تم میں سے کافر ہو گا اس کو ایسا عذاب کروں گا کہ اہل عالم میں سے کسی کو ویسا عذاب نہ دوں گا،“ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے قومِ عیسیٰ پر مائیدہ نازل کیا اور اس کے بعد ان سے جو لوگ کافر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا کسی کو سوری کی صورت میں کسی کو بندر کی صورت میں کسی کو ریپھ کی شکل میں بعض کوبلی کی صورت میں بعض کو بری اور بحری پرندوں اور چارپائیوں کی صورت میں وغیرہ وغیرہ غرض چار سو قسم کے جانوروں کی شکل میں مسخ کیا تھا۔

اس لئے میں تمہاری درخواستوں کے بموجب آسمان سے مائیدہ نازل ہونے کی التجا نہیں کرتا۔ ورنہ تم سے جو کافر ہونگے ان پر بھی وہی عذاب نازل ہو گا جو قومِ عیسیٰ پر ہوا تھا۔ اس لئے کہ میں تمہارے حال پر نہایت مہربان ہوں اور تمہارا اس عذاب میں مبتلا ہونا مجھ کو گوارا نہیں ہے۔ بعد ازاں آنحضرتؐ نے ایک پرندہ اوپر ہوا میں اڑتا دیکھا اور اپنے اصحاب سے فرمایا اس پرندے سے جا کر کہہ کہ رسول خدا تجوہ کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر گر پڑ۔ انہوں نے آنحضرتؐ کا پیغام اس پرندے کو پہنچایا اور وہ زمین پر گر پڑا۔

پھر آنحضرتؐ نے اس پرندے سے فرمایا اے پرندے اللہ تعالیٰ تجوہ کو حکم دیتا ہے کہ تو بڑھ کر اور پہلوؤں کی جانب سے پھیل کر ایک بڑے ٹیلے کی مانند ہو جا۔ پھر اصحاب سے فرمایا کہ تم اسکے گرد احاطہ کرلو۔ اصحاب نے اسکو احاطہ میں لے لیا اور وہ پرندہ قدرت خدا سے

اتنا بڑھا ہو گیا تھا کہ آنحضرتؐ کے اصحاب نے جو دس رہز ار سے کچھ اوپر تھے اس کے گرد صف باندھی اور ان کی صفات کے گرد ایک دائیں کی صورت ہو گئی۔ اسکی چونچ ہڈیاں وغیرہ جمادا ہو کر اور بال و پر مجد اہو کر لکڑیاں ساگ، پیاز، لہسن، اور انواع و اقسام کی ترکاریاں ہو گئیں بعد ازاں آنحضرتؐ نے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا اے بندگان خدا اپنے ہاتھ بڑھا اور ہاتھوں سے توڑ کر اور چھریوں سے کاٹ کر کھاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر کسی منافق نے کھاتے ہوئے کہا کہ محمد مگماں کرتے ہیں کہ بہشت میں ایسے پرندے ہیں کہ بہشتی انکی ایک طرف سے خشک گوشت اور دوسری طرف سے کباب کھائیں گے ہمکو اسکی نظریہ دنیا میں نہیں دکھلائی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس منافق کی بات کا علم حضرتؐ کے دل میں پہنچایا۔ تب آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا۔ اے بندگان خدام تم کو چاہیے کہ ہر ایک شخص اپنا لقمہ اٹھائے اور ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيَّبِينَ“ کہہ کر منه میں رکھ لو جو جو خواہش کرے گا اُسے وہی مزہ اس میں سے آئیگا۔ اور جب سب شکم سیر ہو گئے بعضوں نے کہا کہ ہم دو دھر اور دوسری اقسام کی پینے کی چیزیں چاہتے ہیں حضرتؐ نے حکم دیا اس پرندے میں سے ایک لقمہ توڑ کر مونہ میں رکھ لے۔ اور کہے ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ“ وہ لقمہ صورت بدلت کر پانی، دودھ یا کوئی پینے والی چیز جس کو کسی کا دل چاہتا ہو گا بن جائے گا انہوں نے ایسا ہی کیا اور جیسا حضورؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ پھر آنحضرتؐ نے پرندے سے فرمایا اے پرندے خدا تجھ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اصلی حالت پر آ جا۔ اور وہ ان بازوں اور چونچ اور بالوں اور پروں اور ہڈیوں کو جو ساگ، اور لکڑیاں اور پیاز اور لہسن بنے تھے وہ سب اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اے پرندے اللہ تعالیٰ تیری روح کو وہاپس

آنکیا حکم دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ائے پرندے حُد افرماتا ہے کہ تو زمین سے اٹھ کر ہوا میں اڑ جس طرح پہلے اڑ رہا تھا ”سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يُصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ۵“ (تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۹۳ تا ۲۹۴)

## ”رسولِ خُدا نے دورانِ سفر پاچ سجدے ادا کئے“

امام شیخ مفید ص ۳۶ پر جناب ابو عبد الرحمن نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا! آنحضرت رسول خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ دورانِ سفر آپ اپنی سواری سے نیچے تشریف فرمائے اور پاچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرمائے تو بعض اصحاب نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے دورانِ سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں انجام دیا۔ آپ نے فرمایا! ہاں! میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام جتنی ہیں۔ پس میں نے خُداوند متعال کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اٹھایا۔ اس نے کہا! میری بیٹی فاطمہ بھی جتنی ہیں۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا جبرائیل نے پھر کہا! حسن و حسین علیہم السلام دونوں اہل جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خُداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے ابھی سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا! جوان ہستیوں سے محبت کرے گا وہ بھی جتنی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر

اٹھایا ہی تھا کہ اس نے پھر کہا! جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔  
(امالی شیخ مفید)

### ”ورِ دُعَواتِ حَضْرَتِ آدَمَ كَامِهْرِ قَرَارِ پَايَا“

مناقب اہلیت (قطرہ فی بحار ترجمہ) میں آیۃ اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ نے شیخ ابوالفتوح رازی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر میں ایک حدیث جو حضرت آدمؐ کے متعلق ہے یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت آدمؐ نیند سے بیدار ہوئے تو حؓؓ کو اپنے پاس دیکھا، اپنے ہاتھ کو ان کی طرف بڑھانے کا ارادہ کیا۔ تو فرشتوں نے ان کو منع کیا۔ حضرت آدمؐ نے فرمایا کیا خدا نے حؓؓ کو میرے لیے پیدا نہیں کیا۔؟ تو فرشتوں نے کہا پہلے تین مرتبہ محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام پر درود بھیجو۔  
(تفسیر ابوالفتوح رازی: ۱۷۹/۹)

### شام کے علماء یہود کے سوال اور امیر المؤمنینؑ کے جواب

امام موسیؑ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ شام کے چند یہودی اور ان کے علماء جو تورات، انجیل، زبور اور دیگر انبیاء کے صحف دلائل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اصحاب رسولؐ کی محلہ میں پہنچے جبکہ حضرت علی علیہ السلام، ابن عباس، ابن مسعودؓ اور ابوسعید وغیرہ بھی تھے اور مختلف سوالات کئے جن میں سے صرف ایک سوال اور اس کا جواب ہم یہاں تحریر کرتے ہیں:  
یہودی! آدم علیہ السلام کے لئے جنہیں اللہ نے فرشتوں سے سجدہ کروایا تھا کیا آیا ایسا محمدؐ کے لئے بھی ہوا۔؟

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا! ضرور ایسا ہو اللہ نے فرشتوں سے آدم کو سجدہ کروایا تھا اور انہوں نے آدم کو جو سجدہ کیا تھا لیکن انہوں نے آدم کو ان کی فضیلت کا اعتراض اور ان سوائے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن انہوں نے آدم کو ان کی فضیلت کا اعتراض اور ان پر خدا کی رحمت کا اعتراض کرتے ہوئے سجدہ کیا تھا اور جو محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کو جو کچھ عطا ہوا اس سے افضل ہے اس میں شک نہیں کہ خداۓ عز وجل مقام جبروت میں معہ ملائکہ کے آنحضرت پر درود بھیجا ہے اور تمام مؤمنین کو اس بار پر مامور کیا ہے اس جناب پر صلوٰات بھیجیں ائے یہودی یہ اس سے زیادہ ہے۔

## دُرود کے بارے میں خطبہ امیر المؤمنین

ینا بیع المودۃ باب ۷۰ صفحہ ۲۶۷ مناقب میں تحریر ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے خوارج سے کہا۔ آپ نے انہیں قسم دی اے لوگو! میں ہر مسلمان کو قدم دے کر دریافت کرتا ہوں۔ جس نے رسول اللہ سے سُنا ہو کہ جو دعا مانگی جاتی ہے اس کے درمیان اور آسمان کے درمیان ایک پرده حائل ہوتا ہے جب تک محمد وآل محمد پر درود نہ بھیجا جائے۔ جب دُرود بھیجا جاتا ہے تو پرده پھٹ جاتا ہے دعا آسمان کے اندر داخل ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو دعا رد کردی جاتی ہے اور داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ باقی نہیں رہتا، بہت سے لوگوں نے کہا! ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی بار ایسا سُنا ہے۔ پھر فرمایا۔! خدا کی قسم میں آل محمد کے عقل مند اور خاص لوگوں میں سے ہوں جن پر دُرود بھیجا گیا ہے۔ جس شخص نے مجھ سے کسی چیز کو پایا مجھ سے کسی چیز کا ارتکاب کیا۔ پس وہ شخص رسول اللہ سے اس چیز کو لے گا۔

اللہ کے بندوں اللہ سے ڈروکہ تم قیامت کے روز رسول اللہ سے اس حالت میں ملو  
کہ آپ تم لوگوں سے میری وجہ سے مُنہ موڑے ہوئے ہوں۔ جس شخص سے بھی پیغمبر اکرم  
مُنہ موڑیں گے اس شخص سے اللہ تعالیٰ چہرہ مبارک موڑے گا۔ خدا کی قسم! قوم نے رسول  
اکرم سے سُنا تھا آپ نے آخری حج کے موقع پر اپنے خطبہ میں منبر پر ارشاد فرمایا جس شخص  
نے میرے اہلبیت کے کسی شخص کو اذیت دی اس نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا  
جس شخص نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا میں اور اس کے اور اللہ کے درمیان وہ  
رشته قطع کر دوں گا جس کے باعث جنت واجب ہوتی ہے۔ خدا کی قسم! میں وہ شخص ہوں  
جس کو رسول اللہ نے اپنی پشت پر اٹھایا تھا حتیٰ کہ میں کعبہ مکرہ کی چھت پر بڑے بت کو  
گرانے کی خاطر چڑھ گیا تھا جو کعبہ کی چھت پر گڑھا ہوا تھا۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا تھا اس  
کو پھینک دو اس کو رگڑھا اللہ تمہارے بازو کو مضبوط کرے۔ میں نے اس بت کو پھینک دیا تھا  
وہ گر کر پیش کی طرح چور چور ہو گیا تھا۔ خدا کی قسم! میں وہ شخص ہوں جس کو رسول اللہ نے  
جب اپنے اصحاب کے ساتھ بھائی چارہ قائم کیا تھا تو مجھے اپنی ذات کے ساتھ بنایا تھا۔ خدا  
کی قسم! رسول اللہ کی خلافت میرے ساتھ تمام ہوگی۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ اے  
فاطمہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف نگاہ دوڑائی ان میں دو آدمیوں کو منتخب کیا۔ ایک  
آدمی کو تیرا بابا اور دوسرا کو تیرا شوہر قرار دیا۔ میں اللہ کا منتخب شخص ہوں رسول اللہ کی بیٹی  
کے لئے (كتاب المطالب العالية۔ صواعق محرقة، بیانیع المودة)

بیانیع المودة ص ۲۰۴ پر ابن مغازی ابی ایوب انصاری کے غلام عبدالرحمٰن سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔! فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر سات سال ڈرود

بھیجا اس وقت میرے ساتھ علیؑ کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

## امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد

ابان بن تغلب نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ان حضرت نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے سید الشهداء جناب امام حسین علیہ السلام سے اور ان حضرت نے جناب سید الاوصیاء امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ذرود بھیجے اور میری آل پر ذرود نہ بھیجے تو اُسے خوبیوئے جنت نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوبیوں پانسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے

(ضمیمه ص ۳۶۸)

## امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

عمربن یزید کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔! کہ ائے عمر ! جب شبِ جمعہ آتی ہے تو آسمان سے بکثرت فرشتے زمین پر آتے ہیں انکے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور وہ فرشتے شبِ شنبہ تک سوائے درود کے اور کچھ نہیں لکھتے تو تم اس شبِ وروز میں بکثرت صلوٰات بھیجا کرو۔ اور ائے عمر -! ہر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ دوسرے دنوں میں ہر روز سو بار محمد وآل محمد صلوٰات اللہ علیہم اجمعین پر ذرود بھیجناسُفت ہے۔

## امام رضا علیہ السلام کا ارشاد

صفوان بن تیجے کہتے ہیں کہ میں جناب امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ ناگاہ آن جناب کو چھینک آئی۔ میں نے عرض کیا صلی اللہ علیک۔ دوبارہ چھینک آئی میں نے کہا صلی اللہ علیک۔ پھر تیسرا بار چھینک آئی میں نے جواب میں کہا صلی اللہ علیک پھر میں نے عرض کی ائے مولًا! میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ جیسے امام کی چھینک کے وقت ہم وہ کلمہ کہہ سکتے ہیں جو آپس میں کہا کرتے ہیں۔ یعنی یَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا وَيَ كَهْنَا چاپیے جو ہماری عادت ہے (یعنی صلی اللہ علیک) حضرت نے فرمایا! کتم نہیں کہتے ہو صلی اللہ علیٰ محمد وآل محمد۔

## صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتے عاجز ہیں

رواتب میں ہے کہ صلوات اگر تحریر کرے تو اس کا ثواب ہے۔ صلوات اگر بھیجے تو اس کا ثواب ہے۔ صلوات کا ثواب لکھنے سے فرشتے عاجز ہیں اسکی ایک دلیل ہے کہ جب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو شبِ معراج جو کچھ انہوں نے دیکھا اس میں ایک مقام پڑھ رکھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جسکے ایک لاکھ ہاتھ ہیں۔ ”الف الف“ اور پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک ایک ہاتھ میں ایک ایک لاکھ انگلیاں ہیں۔ پیغمبر اسلام نے اس سے سوال کیا کہ تیرا کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جب سے یہ دنیا خلق ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک جتنی بارش ہوئی ہے ایک ایک قطرہ کا حساب میرے پاس موجود ہے۔ کون سا قطرہ سمندر میں گرا ہے کون سا قطرہ صحراء جنگل میں

گرا ہے کون سا قطرہ قریٰ اور آبادی میں گرا ہے سب کا حساب میرے پاس محفوظ ہے۔ ایسا لگا کہ کچھ اور کہنے والا ہے۔ پیغمبرؐ نے پوچھا کہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا حساب تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس نے کہا ایک ہی چیز ہے جس کا ہم حساب کرنہیں پاتے جب آپ کی اُمت کے کچھ لوگ اکٹھا ہو کر آپ پر اور آپ کی آل پر صلوٰۃ صحیح ہیں تو اس کا ثواب اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ فرشتے اس کا حساب کرنہیں پاتے فرشتے عاجز ہیں۔

## سلمان فارسیؐ اور صلوٰۃ

جناب سلمان فارسیؐ بیان کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے فرمایا ! میرے نزدیک خلوق میں افضل و برتر محمدؐ علیؐ، فاطمہؓ حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو کہ محمدؐ علیؐ کی ذریت سے ہیں۔ پس ہے مجھ سے کوئی حاجت ہوا اور وہ چاہتا ہے کہ پوری ہو جائے۔ یا جو کسی مصیبت میں بتلا ہو اور چاہتا ہو کہ وہ مصیبت دُور ہو جائے تو وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر ۱۰۰ امرتبہ دُرود پڑھے اور ان کے حق کے واسطے سے مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسکی حاجت پوری کروں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ إِذَا دَرِكَ الْأَبْرَارُ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مَا أَخْتَلَفَ الْيَلِ وَالنَّهَارُ صَلْوَةً لَا يَنْقَطِعُ مَدْدُهَا وَلَا يُحْصَى عَدْدُهَا صَلْوَةً تَشْحُنُ الْهَوَاءَ وَ تَمَلِّأُ الْأَرْضَ وَ السَّمَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَرْضَى وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدِ الرِّضا صَلْوَةً لَا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهَى يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: - خداوند! محمدؐ اور انکی آل پر اس وقت تک ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرماجب تک نیکو کاروں کا ذکر خیر ہوتا ہے اور محمدؐ پر جب تک شب و روز کے آنے جانے کا سلسلہ قائم رہے ایسی رحمت نازل فرماتا کہ جس کا طولانی سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے اور جس کے عدد کا شمار نہ ہو سکے ایسی

رحمت جو فضائے عالم کو بھردے جو آسمان وزمین کی فضاوں پر چھا جائے رحمت نازل کرے  
اللہ یہاں تک کہ وہ خوشنود ہو جائے ایسی صلوات ان پر اور انکی آل پر نازل فرمائے جسکی کوئی  
حد نہ ہو جسکی کوئی انتہا نہ ہوائے تمام حرم کرنے والوں سے زیادہ حرم کرنے والے۔

## نبیٰ اور آلِ نبیٰ پر فرشتے دُرودِ صحیحے رہتے ہیں

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا۔! اے علیؑ تم کو معلوم ہے کہ میں نے معراج کی رات عالم بالا میں تمہاری بابت کیا  
سنا۔! میں نے سنا ہے کہ وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کو تمہاری قسم دیتے ہیں اور پانی جا جتنی طلب  
کرتے ہیں اور تمہاری محبت سے قریب خدا حاصل کرتے ہیں اور مجھ پر درودِ صحیحے کو  
سب عبادتوں سے بڑھ کر عبادت جانتے ہیں۔ نیز میں نے اُن کی ایک بڑی مجلس میں ان کے  
خطبہ خوان (خطیب) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ علیؑ میں سب قسم کی خوبیاں جمع ہیں اور سب طرح  
کی بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ایسا شخص ہے کہ جو خوبیاں اور نیک خصالتیں تمام  
ملحوقات میں متفرق طور پر موجود ہیں وہ سب کی سب اس میں ایک جگہ جمع ہیں۔ اس پر اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے دُرود اور برکتیں اور سلام پہنچیں۔ اور ان فرشتوں کو جو اس خطیب کے سامنے  
موجود تھے۔ اور دیگر ملائکہ کو جو آسمانوں اور نور کے پردوں اور عرش اور کرسی اور بہشت اور  
دوزخ میں تھے۔ اس خطیب کے خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہتے سنا کہ خُدایا ایسا ہی کر  
اور ہم کو اس پر اور اس کی ذریت طاہرہ پر دُرودِ صحیحے کے سبب پاک اور طاہر کر۔

(آنارِ حیدری)

## ”صلواۃ کی برکت سے ایک فرشتہ خلق ہوتا ہے“

### جو قبر میں مدد کرتا ہے؟“

شرح فضائل صلوٰات صفحہ ۹۶ پر تحریر ہے کہ قبلی ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جسکی موت واقع ہو گئی میں نے اس کے مرنے کے بعد ایک شب اسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا بتا تجھ پر کیا گذری؟ اس نے کہا بزرگ من کچھ نہ پوچھنے میں نے بہت غم اٹھائے اور مشکلات کا سامنا کیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب قبر میں وقت سوال نکیریں آئے۔ تو ان کے سوالات سن کر میری زبان گنگ ہو گئی۔ میں نے اپنے تیس کہا۔ یا میرے خُد ایک کیا ماجرا ہے؟ مجھے یہ کیا ہو گیا؟ میں تو مسلمان تھا اور دینِ اسلام پر ہی مرابوں!۔

اسی اثنائیں ان دونوں فرشتوں نے بغرض غضب مجھ سے جواب طلب کیئے۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص خوش رو ظاہر ہوا، میرے اور نکیریں کے درمیان میں حائل ہو گیا۔ اور مجھے نکیریں کے جواب دینے کے لئے جوابات بتاتا گیا اور میں نے تمام جوابات دیدیئے پھر اس شخص سے پوچھا بھائی تو کون ہے؟۔

اس نے جواب دیا میں وہ شخص ہوں چہے ہُداؤندِ عالم نے تیرے فرستادہ صلوٰات کے عوض خلق کیا ہے۔ جو تو نے نبی آخرا نزماں پر بتھی تھی۔ اور مجھے اس امر پر معمور کیا گیا ہے کہ جب بھی تم پر کوئی وقت آن پڑے تو میں تیری مدد کو پہنچوں۔

## فرشتوں نے نبی پر اور علیٰ پر سات سال دُرود بھیجا

- یہاں پر المودہ شیخ سلیمان قندوزی نے صفحہ ۱۰ پر موفق بن احمد عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتوں نے مجھ پر اور علیٰ پر سات سال دُرود پڑھا۔ اس وقت میرے ساتھ علیٰ کے سواء کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ (یہاں صفحہ ۱۰)
- (۲) موفق بن احمد ابو معمر سے روایت کرتے ہیں کہ کہ انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سننا کہ ”فرشتوں نے مجھ پر اور علیٰ پر سات سال دُرود بھیجا۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت میرے اور علیٰ کے سواء اور کسی شخص کی طرف سے آسان کی طرف بلند نہیں ہوتی تھی۔“
- (۳) یہاں پر المودہ شیخ سلیمان قندوزی نے جوینی ابو یوب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”فرشتوں نے مجھ پر اور علیٰ پر سات سال دُرود بھیجا کیونکہ ہم اس وقت نماز ادا کرتے تھے اور ہمارے سواء کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔“
- (۴) ولیمی اپنی کتاب فردوس کے باب العالمِ جز ثانی میں ابو یوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کہ فرشتوں نے پہلے اس کے کہ کوئی بشر اسلام لائے مجھ پر اور علیٰ پر سات سال دُرود بھیجتے رہے (یہاں صفحہ ۱۰۸)
- (۵) یہاں پر المودہ ص ۲۱۲ شیخ سلیمان قندوزی نے علی علیہ السلام سے ! علی علیہ السلام نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا۔ ! اے علیٰ تم جنت کے دروازے کو کھلکھلاو گے تم اس میں بلا حساب داخل ہو گے (مرتبے وقت) جس کا آخری سلام مجھ پر اور علیٰ پر دُرود بھیجنा ہوگا، اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (یہاں صفحہ ۲۱۲)

## فرشته کی شفایابی اور درود وسلام پہنچانا

ولادتِ امام حسینؑ کی مناسبت سے شیعہ و سُنّی روایات میں رسول اللہ کی خدمت میں تہنیت اور مبارکباد پیش کرنے کے لیئے زمین پر اُترنا بیان ہوا ہے۔ چنانچہ ان ہی روایات میں شیخ صدق علیہ الرحمہ سند کے ہمراہ اپنی کتاب ”امالی“ میں امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ”جب امام حسین علیہ السلام نے دُنیا میں قدم رکھکر اپنے نور سے زمین کو منور کیا تو خُداوندِ عزَّ و جل نے جبریلؑ امین کو حکم دیا کہ ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ کی خدمت مبارک میں مبارکبادی کیلئے جائیں۔ لہذا جبراًیلؑ امین حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ہزار فرشتوں کے ہمراہ زمین پر نازل ہوئے۔ لیکن جب ان کا گذر ایک جزیرے سے جہاں ”فطرس“ نامی فرشته جو عرشِ الٰہی کے حاملوں میں سے تھا اور اپنی ذمہ داریوں میں کوتا ہی کی وجہ سے سزا کے طور پر بال و پر شکستہ اس جزیرہ میں گرا ہوا تھا جو سات سو سال وہاں عبادت میں مصروف تھا۔ فرشته جبریلؑ امین کو دیکھکر پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ جبریلؑ امین نے جواب دیا۔

خدا نے محمدؐ مصطفیؐ کو ایک نعمت عطا کی ہے اور ہم انہیں تہنیت و تبریک کیلئے جا رہے ہیں فطرس نے کہا :- مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو شایدِ محمدؐ میرے حق میں دعا کریں۔ چنانچہ جبریلؑ امین فطرس فرشته کو اپنے ساتھ حضورؐ کی محفل میں لے آئے اور خُدا کی جانب سے امام حسینؑ کی ولادت پر مبارک باد پیش کر کے فطرس کا تمام قصہ سنایا تو آپؐ نے فطرس سے فرمایا : اپنا جسم حسینؑ کے گھوارے سے مس کروتا کہ اس کے بعد شفایافتہ زندگی گزار سکو۔

لہذا فطرس نے جوں جوں اپنا بدن اس بابرکت گھوارہ سے مس کیا تو فوراً کھوئے ہوئے بال و پرلوٹنے لگے۔ چنانچہ رسول اسلام سے یہ کہتا ہوا اپنے دستِ رفتہ مقام کی جانب چلا۔ اے رسول خدا، آپ کی اُمت اس بچے کو مار دیگی، لیکن میں آج کا احسان اس طرح اُتار تار ہوں گا کہ جو بھی زائر اس کی زیارت کرے گا میں اسکی زیارت امام حسین تک پہنچا دوں گا اور جو اس پر سلام بھیجے گا میں وہ سلام حسین تک پہنچا دوں گا اور اسی طرح جس نے بھی حسین پر درود پڑھا وہ درود میں لے کر جاؤں گا، یہ کہکشان فطرس آسمانوں کی جانب پرواز کر گیا۔ (بخار الانوار ج ۲۲ ص ۴۰۰، ارشاد مفید ج ۲ ص ۳۲، مقاتل الطالبین ص ۷۶)

☆ عبد السلام نعیم نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا : میں جب گھر میں داخل ہوا تو کوئی چیز دعا میں سے نہیں بھی کہ جس کو میں پڑھتا۔ سوائے محمد وآل محمد پر صلوٰات کے۔ امام نے فرمایا۔ ” کوئی بھی کام تمہارے کام سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ ”

### ”فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں“

مناقب اہلبیت ترجمہ (قطرہ فی بخار) میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے تو خدا اور اس کے فرشتے سو مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتے ہیں، اور جو کوئی محمد وآل محمد علیہم السلام پر سو مرتبہ درود بھیجے تو خدا اور اس کے فرشتے ہزار بار اس پر درود بھیجتے ہیں۔

**هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَا لَأَنْتُهُ لِيُخْرِجُكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا** (سورہ احزاب آیہ ۲۳)

”وہ ایسی ذات ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر دُرود بھیجتے ہیں تاکہ تمہیں تاریکیوں سے باہر نکالے، اور نور کی طرف لیجائے اور وہ اہل ایمان پر بڑا مہربان ہے (اکافی ۲۹۳ حدیث ۱۲۷)

## ایک انوکھا فرشتہ

مناقب میں سید احمد مستبط قدس سرہ نے تحریر کیا ہے شیخ ابو الفتوح رازیؒ اپنی تفسیر میں رسولؐؒ خدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے معراج کی رات آسمان کی سیر کرتے ہوئے ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں ہزار انگلیاں تھیں وہ فرشتہ حساب کر رہا تھا اور اپنی انگلیوں سے گن رہا تھا۔

میں نے جریلؒ سے کہا۔ یہ فرشتہ کون ہے اور کس چیز کا حساب کر رہا ہے جریلؒ نے کہا! یہ فرشتہ بارش پر موکل ہے، اور حساب کر رہا ہے کہ کتنے قطرے آسمان سے زمین پر گرے ہیں۔ آپؐ نے اس فرشتے سے فرمایا۔ کیا تجھے ابتداء سے لے کر آج تک معلوم ہے کہ کتنے قطرے زمین پر پڑے ہیں؟ اس نے عرض کیا۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف رسولؐؒ بننا کر بھیجا ہے۔ نہ صرف یہ کہ مجھے اتنا پتہ ہے کہ آسمان سے زمین پر کتنے قطرے پڑے ہیں بلکہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کتنے قطرے سمندر میں، کتنے قطرے خشکی میں، کتنے قطرے آبادی میں، کتنے قطرے باغ میں کتنے قطرے شورز میں میں اور کتنے قطرے قبرستان میں پڑے ہیں۔ رسولؐؒ خدا نے فرمایا! میں نے اسکے حافظہ سے تعجب کیا۔ اس نے جب مجھے تعجب سے دیکھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! باوجود اس کے کہ ہاتھوں اور انگلیوں کے لحاظ سے میرے پاس اتنی طاقت ہے اور اتنا میرا حافظہ قوی ہے۔ لیکن ایک چیز کا حساب کرنے سے قاصر ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں: میں نے اس سے سوال کیا وہ

کس چیز کا حساب ہے۔؟ اس نے عرض کیا۔ جب آپ کی اُمّت میں سے ایک گروہ جمع ہوتا ہے اور آپ کا نام آنے پر درود بھیجتا ہے تو میں اس کے ثواب کو شمار نہیں کر سکتا۔ (تفسیر ابو الفتوح، ۲۲۸/۲، مناقب اہلیت ۱۵۹)

## وہ کلمہ جس کو پڑھکر فرشتوں نے عرش اٹھایا

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۱۲۹ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا نے جب عرش کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ہزار تین سو ستون خلق فرمائے۔ اور ہر ستون کے پاس ساتھ ہزار تین سو فرشتے ایسے قوی الجشہ پیدا کئے کہ اگر ان میں سے چھوٹے سے چھوٹے فرشتے کو حکم دیں تو وہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو قلمہ اجل کر جائے۔ اور یہ اس کے حلق کے سوراخ میں ایسے معلوم ہوں جیسے ایک وسیع بیابان میں ریت کا ایک ٹیلہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ائے میرے بندو میرے اس عرش کو اٹھاؤ۔ ان سب نے ملکر ہر چند زور لگایا اٹھانا تو کہاں حرکت تک بھی نہ دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک فرشتے کے پاس ایک ایک فرشتہ اور پیدا کیا پھر بھی عرش کو جنبش تک نہ ہوئی۔ بعد ازاں خُد انے ایک فرشتے کے پاس دس دس رواں فرشتے اور پیدا کئے تب بھی نہ ہلا سکے۔ پھر ہر ایک فرشتے کے پاس اس تمام تعداد کے برابر فرشتے خلق فرمائے پھر بھی ان کو اتنی قدرت نہ ہوئی کہ عرش کو ہلا سکیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ تم اس کو چھوڑ دو میں خود اپنی قدرت کاملہ سے اس کو اٹھاؤ ٹکا۔

غرض اس قادر مطلق نے اپنی قدرت سے اسکو تھاما پھر ان میں آٹھ رواں فرشتوں کو امر فرمایا کہ اب تم اس کو اٹھاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ ائے پروردگار جبکہ ہم اس تمام خلق کیش اور

جسم غیر کے ساتھ ہو کرنہ اٹھا سکتے تو بھلا آٹھوں اکیلے کیونکر اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اللہ ہوں کہ دور کو نزدیک اور سرکش کو سرنگوں اور شدید کو خفیف اور مشکل کو آسان کر دیتا ہوں جو چاہتا ہوں حکم دیتا ہوں۔ میں تم کو ایسے کلمات تعلیم کروں گا کہ ان کے کہنے سے اس کا اٹھانا تم پر سهل ہو جائے گا۔ فرشتوں نے عرض کی کہ ائے ہمارے پروردگار وہ کونے کلمات ہیں۔ فرمایا تم کہو۔

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَلَا حُوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَعَلَى الْعَظِيْمِ  
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنِ -“

تو انہوں نے کلمات کوتلاؤت کر کے عرش کو اٹھالیا اور وہ ان کندھوں پر ایسا ہلکا پھلکا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی قوی اور طاقتور آدمی کے کندھے پر بال اُگے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان باقی فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ عرشِ الٰہی کو آٹھ فرشتوں کو اٹھائے رہنے دو۔ اور تم اس کے گرد طواف کرو اور میری تسبیح اور تحریک اور تقدس میں مصروف رہو۔ کیونکہ میں وہ خدا ہوں جو اس چیز پر قادر رکھتا ہوں جو تم نے مشاہدہ کی اور میں ہر ایک چیز پر قادر ہوں۔

(تفسیر امام حسن ص ۱۲۹)

## دُرود پڑھنے سے ابلیس زخموں میں بنتلا ہوتا ہے

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں تحریر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ ابلیس کو ہمیشہ آنکھوں کی گرمی اور زخموں کے الٰم میں بنتلا رکھو تو ہمیشہ طاعتِ الٰہی اور ذکرِ خداوندی میں مشغول رہو اور محمد وآل محمد پر دُرود بھیجا کرو۔ اور اگر تم اس سے غافل ہوئے تو ابلیس کے قیدی بن جاؤ گے اور اسکے بعض سرکش شاگرد تھاری پُشت پر سوار ہوا کر یہنگے۔

## شیطان کی اقسام

(درود پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے)

شہید اول اپنے مجموعہ میں رسول حُداسے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ”شیطان دو طرح کے ہیں ایک شیطان جن سے ہے وہ تو ”لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم“ کے پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔ اور دوسرا شیطان انسان سے ہے اور وہ نبی اور ان کی آل پر درود بھیجنے سے بھاگتا ہے۔ (المستدرک ۳۲۲/۵- مناقب ۱۵۷)

## ورِ صلوٰات کی قسمیں

مختلف طریقوں سے صلوٰات پڑھنے کی مختلف روایتیں آئندہ مخصوص میں سے وارد ہوئیں ہیں۔ ایک تو عام صلوٰات ہے ”اللهم صل علیٰ محمد و آل محمد“ (۲) امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں تعمیل کیلئے صلوٰات کے ساتھ دعاۓ فرج بھی پڑھنی چاہیے۔ ”اللهم صل علیٰ محمد و آل محمد و عجل فرجهم“، جسکے پیشمار فوائد ہیں

(۳) حروف صلوٰات کے عدد کے برابر چودہ حروف ہیں صلوٰات پڑھے

(۴) صلوٰات کے ابجدی عدد کے برابر جو کہ (۵۵) ہیں صلوٰات پڑھے

(۵) اگر کسی ایک معصوم کے نام صلوٰات بھیجننا چاہتے ہیں تو اس معصوم کے عدد کے برابر ذکر صلوٰات بھیج سکتے ہیں۔ جیسے رسول خدا کے عدد (۹۲)۔ علیؑ کے عدد (۱۱۰)۔ حضرت فاطمہ زہراؓ (۱۳۵)۔ اسی طرح امام حسنؑ (۱۱۸)۔ امام حسینؑ کے عدد (۱۲۸) ہیں۔

امام سجاد (۱۱۰)۔ امام محمد باقر (۹۲)۔ امام جعفر صادق (۳۵۳)۔ امام موسی کاظم (۱۱۶)۔  
امام علی رضا (۱۱۰)۔ امام محمد تقی (۹۲)۔ امام علی نقشی (۱۰)۔ امام حسن عسکری (۱۱۸)۔ امام  
عصر علیہ السلام (۵۶) اسی طرح ہر ایک مصصوم کے نام کے عدد کے برابر صلوٽ پڑھ سکتے  
(فضائل صلوٽ ص ۲۸۷) ہیں۔

(۶) ہر روز ایک ہزار مرتبہ صلوٽ پڑھے اور ہزار مرتبہ کو آنحضرت علیہ السلام  
میں سے ایک کی روح کو ہدیہ کرے تو تیج میں یا آخر میں آپ کی حاجت برآئے گی۔ آنحضرت  
کے ساتھ ساتھ آخر دن حضرت عباس علیہ السلام کی روح کو ہدیہ کرے  
(۷) ایک مرتبہ سورہ یسوس اور ہزار مرتبہ صلوٽ پڑھ کر کسی قبرستان کے تمام  
مومنین و مومنات کیلئے ہدیہ کریں تو بے انہتا فوائد ہیں۔

(۸) پرفیض اور مادی کاموں کی کشادگی کے لئے ایک اور مجرب ورد کہ جس پر  
مشائخ اہل سلوک کی ایک جماعت نے عمل کیا ہے وہ صحیح سویرے نمازِ صحیح کے بعد ۰۰ کی مرتبہ  
”لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار“۔ اور رات میں نمازِ مغرب کے بعد ۱۰  
مرتبہ صلوٽ بھیجا چاہئے۔

(۹) وسعتِ رزق اور قید و بند سے رہائی کے لئے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ  
الرَّحِيْمِ“ کے عدد کے برابر یعنی ۸۶ مرتبہ صلوٽ پڑھا جائے

(۱۰) ایک اور قابل توجہ ورد حضرت جمزة کی روح سے توسل ہے اس طرح کہ  
۲۰ دن ہر روز ۲۰ مرتبہ صلوٽ پڑھ کر حضرت جمزة کی روح کو ہدیہ کرے

(۱۱) ایک اور بہت مجرب اور قابل توجہ ورد یہ ہے کہ اہل ولایت ہی سے ۲۰ دن

انجام دیتے تھے اور اس کی برکت سے انہیں مادی اور معنوی فائدے حاصل ہوئے کہ وہ ہر روز محمد وآل محمد پر ہر روز ۲۷۵۰ مرتبہ صلوٽ بھیجتے تھے، اور اس کا ثواب ان لوگوں کی ارواح کو ہدیہ کرتے تھے۔ جو صدر اسلام سے اب تک راہ ولایت علیٰ اور حقوق عصمت و طہارت کی خاطر شہید ہوئے ہیں۔

(۱۲) اسرار آل محمد سے متعلق ایک صلوٽ یہ ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص تین مرتبہ صحیح سوریے اور تین مرتبہ دن کے آخری حصہ میں یارات میں صلوٽ پڑھے تو اس کی دعا مستجاب اور روزی کشادہ ہو جائیگی اور گناہ ختم اور خطا میں معاف ہو جائیں گی۔ ہمیشہ خوش رہیگا اور اسکی آرزو و امید برآئے گی۔ اور اپنے دشمن پر غلبہ پائے گا۔ خیرات و برکات کے تمام اسباب مہیا ہو جائیں گے۔ اور پیغمبرؐ کے چاہنے والوں کے ساتھ جنت کے بلند درجات میں ہوگا۔ وہ صلوٽ اس طرح ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي السَّمْرَلِينَ. اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالشَّرْفَ وَالْفَضْيَلَةَ وَالدَّرْجَةَ الْكَبِيرَ. اللَّهُمَّ اأْمُنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ آرَهْ فَلَا تَحْرُمْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوْيَا وَارْزَقْنِي صَحَّةً وَتُوقْنِي عَلَى مِلْتَهُ وَاسْقِنِنِي مِنْ حَوْضِ مَشْرِبِي رُوْيَا سَائِغاً هَنِيَاءَ لَا اظْمَأَ بَعْدَهُ أَبَدًا لَنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ كَمَا آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ ارَهْ فَعَرْفَنِي فِي الْجَنَانِ وَجَهْهُ اللَّهُمَّ بَلَغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ عَنِي تَحْيِيَةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا“.

## ”کثرت سے دُرود“

مناقب اہلیت میں کلینی علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔! جب بھی پیغمبر اکرم گوید کریں تو آپ پر درود بہت زیادہ بھیجنے بے شک جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے تو خدا اس پر ہزار فرشتوں کی صف میں ہزار مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اور خدا کی تمام مخلوق اس پر درود بھیجتی ہے، کیونکہ خدا اور اس کے فرشتوں نے ان پر درود بھیجا ہے۔

جو کوئی اس کام کی طرف رغبت اور میلان نہ رکھتا ہو وہ نادان اور مغروہ رہے۔  
خُدا، رسول اُور آنحضرت کے اہل بیت اس شخص سے بیزار ہیں۔ (الکافی ۴۹۲/۲)

## با آواز بلند درود پڑھنا

امام صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا:  
ارفعو ! صوانکم بالصلوٰۃ علیٰ فاتھا تذهب بالنفاق ” ” مجھ پر درود بھیجتے وقت اپنی آواز کو بلند کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نفاق دور ہو جاتا ہے۔“ (ثواب الاعمال: ۱۵۶۔ بخار الانوار: ۵۹/۹۳۷)

## دُرود کی برکت سے کپڑے، دل، اعمال نامے

### سب صاف ہو جاتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے ہمراہی جبکہ وہ قریش کے جورو جفا کے سبب پھاڑ کی کوہ میں جا گزیں تھے اور ان کے دل تنگ اور کپڑے میلے ہو گئے تھے آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اپنے کپڑوں پر اسی طرح بدن پر پہنے ہوئے پھونکیں مارو اور ہاتھوں پر

پھیرتے جاؤ اور محمد وآل محمد پر دُرود بھیجتے رہو۔ اس عمل سے وہ پاک صاف سفید اور نہایت عمدہ ہو جائیں گے۔ اور تمہاری دلی تنگی بھی رفع ہو جائیگی۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ان کے کپڑے ویسے ہی ہو گئے۔ انہوں نے متوجب ہو کر عرض کیا۔! یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ آنحضرت پر دُرود بھیجنے سے ہمارے کپڑے طاہر ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ محمد وآل محمد پر دُرود بھیجنے سے تمہارے دلوں کے کینے اور تنگی اور کھوٹ سے اور تمہارے بدنوں کا گناہوں سے پاک ہونا۔ اس کے ذریعے تمہارے کپڑوں کے پاک ہونیکی نسبت زیادہ تر تجھب خیز اور حریرت انگیز ہے اور اسکے ذریعے تمہارے اعمال ناموں سے گناہوں کا دھویا جانا تمہارے کپڑوں کی میل کچیل کے دھوئے جانے کی نسبت زیادہ تر عجیب ہے۔ اور اسکے ویلے سے تمہاری نیکیوں کے صحیفوں کا نورانی ہونا تمہارے کپڑوں کے براق اور چمکدار ہونے سے اولیٰ اور حسن ہے۔ (تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۲۵۶)

### ”جو آل محمد گھوشن کرے

نبی اور آپ کی آل پر اس انداز سے دُرود بھیج کر ! ”

اللهم صلی علیٰ محمد و آل محمد فی الاولین وصل علیٰ  
محمد و آل محمد فی آخرین وصل علیٰ محمد آل محمد فی المل  
ء الاعلیٰ وصل علیٰ محمد و آل محمد فی المرسلین اللهم اعط  
محمد و آل محمد الوسیلة و الشرف والفضیلۃ والدرجاتہ الكبیرۃ  
اللهم انّی امنت بِمَحْمَدٍ وَلَمْ ارَهُ، فَلَا تحرمنِی يوْمَ الْقِيَامَةِ رویتہ

وارزقنى صحبتة ، و توفى على ملتة و اسكنى من حوضه مشرب ارويا  
 سائغا هنيا لا اظلهم ظم و بعده ابداً انك على كل شىٰ قادر اللهم  
 كما امنت بمحمد و لم ارء فعرفنى في الجنان وجهه ، اللهم بلغ روح  
 محمد عن تحيه كثيرة و سلاماً۔

ترجمہ: پورڈگار رحمت نازل فرمائیں میں اور رحمت نازل فرمائیں  
 محمد وآل محمد پر آخرین میں، اور رحمت نازل فرمائیں میں اور رحمت نازل فرمائیں  
 محمد وآل محمد پر مسلمین میں پورڈگار تو عطا فرمائیں میں اور سلیمانیہ، شرف، فضیلت، اور بڑا درجہ،  
 پورڈگار میں محمد پر ایمان لایا ہوں جب کہ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو قیامت کے  
 دن ان کی رویت کو مجھ پر حرام نہ قرار دینا اور مجھے ان کی صحبت عطا فرما نا اور ان کی ملت پر  
 موت عطا فرماء اور مجھے ان کے حوض کے مشرب سے سیراب فرماء۔ ایسی سیرابی جو خونگوار اور  
 مبارک ہو۔ کہ اس کے بعد مجھے کبھی تشنگی محسوس نہ ہو۔ بیشک توہر چیز پر قادر ہے۔ پورڈگار  
 جس طرح میں محمد پر ایمان لے آیا جبکہ ان کو دیکھا نہیں ہے پس تو مجھے جنت میں ان کے  
 چہرے کی معرفت کرانا۔ پورڈگار محمد کی روح کو میری طرف سے بہت زیادہ تحسینہ اور سلام  
 پہنچا دے۔ (ثواب الاعمال ص ۱۷۱)

## ایک خوبصورت صلوٽ

امام زین العابدین نمازِ شب کی دعا میں اس طرح درود پڑھا کرتے تھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْهٰءِ إِذَا دَرَكَ الْأَبْرَارُ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْهٰءِ مَا أَخْتَلَفَ الْيَلِ وَالنَّهَارُ صَلْوَةً لَا يَنْقَطِعُ مَدْدُهَا وَلَا يُحْصَى عَدَدُهَا صَلْوَةً  
تَشْحَنُ الْهَوَاءُ وَتَمْلأُ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَرُضَى وَصَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهٰءِ بَعْدَ الرِّضا صَلْوَةً لَا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهَى يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: - خداوند! محمد اور انگی آں پر پُس وقت تک ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرماجب تک نیکو کاروں کا ذکر خیر ہوتا رہے اور محمد پر جب تک شب و روز کے آنے جانے کا سلسلہ قائم رہے ایسی رحمت نازل فرمائے جس کا طولانی سلسلہ کبھی نہ ٹوٹے اور جس کے عدو کا شمار نہ ہو سکے ایسی رحمت جو فضائے عالم کو بھردے جو آسمان و زمین کی فضاؤں پر چھا جائے رحمت نازل کرے اللہ یہاں تک کہ وہ خوشنود ہو جائے ایسی صلوٽ ان پر اور انگی آں پر نازل فرمائے جسکی کوئی حد نہ ہو جسکی کوئی انتہا نہ ہوائے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

## ماہِ شعبان میں صلوٽ کی فضیلت

یہ ایک بہت ہی اہم صلوٽ ہے جسکے بیشمار فائدے ہیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اسے بتایا ہے ماہِ شعبان میں روز آنہ زوال کے وقت پڑھنا چاہیے۔ یہ صلوٽ کتاب (مصحاب المتجه بحد) اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔ آسمان میں ایک دریا ہے جسے برکتوں کا دریا کہتے ہیں اور اس دریا کے کنارے

ایک درخت ہے کہ جسے درختِ تھیات کہتے ہیں۔ اس درخت پر ایک مرغ کا آشیانہ ہے جسے مرغ صلوٽ کہتے ہیں۔ جس وقت ماہ شعبان میں کوئی مومن محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوٽ بھیجا ہے تو خداوند عالم اس مرغ کو حکم دیتا ہے کہ اس میں غوطہ لگائے اور پھر باہر آ کر اپنے پروں کو دبائے پس ہر قطہ جو اس مرغ کے پر سے ٹپکتا ہے اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ سب فرشتے خداوند عالم کی تقدیس اور حمد و ثناء کرتے ہیں اور ان کے ثواب کو صلوٽ بھیجنے والے کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے ماہ شعبان میں ایک مرتبہ صلوٽ بھیجنے اور میگر مہینوں میں دس مرتبہ صلوٽ کے برابر ہے۔ وہ صلوٽ یہ ہے ہر روز زوال کے وقت اور شب نیمه شعبان میں اس صلوٽ کو پڑھے جو امام سجادؑ سے نقل کی گئی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ  
وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَعْدِنِ الْعِلْمِ وَ أَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ الْفُلُكُ الْجَارِيَةِ فِي الْلَّجْجِ الْغَامِرَةِ يَا مَنْ  
مَنْ رَكَبَهَا وَ يَغْرِقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ مَارِقُ وَ الْمُتَأَخِّرُ عَنْهُمْ  
زَاهِقُ وَ الْلَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ  
الْكَهْفِ الْحَصِينِ وَ غِيَاثِ الْمُضْطَرِ الْمُسْتَكِينِ وَ امْلَجَا الْهَارِبِينَ  
وَ عِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ صَلْوةً  
كَثِيرَةً تَكُونُ لَهُمْ رِضاً وَ لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ أَدَاءً وَ قَضَاءً  
بِحَوْلٍ مِنْكَ وَ قُوَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ إِلٰيْهِ

مُحَمَّدٌ الطَّيِّبُينَ الْأَبْرَارُ الْأَخْيَارُ الَّذِينَ أَوْجَبُتْ حُقُوقُهُمْ وَفَرِضَتْ  
 طَاعَتْهُمْ وَوَلَّا يَتَّهُمُ اللَّهُمَّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْمَرْ قَلْبِي  
 بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِي مُوَاسَاتًا مِنْ قَتْرُتِ عَلَيْهِ  
 مِنْ رِزْقِكَ بِمَا وَسَعَتْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ  
 عَدْلِكَ وَأَحْيَيْتَنِي تَحْتَ ظِلِّكَ وَهَذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ  
 شَعْبَانُ الَّذِي حَفَّةَ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْأُبُ فِي صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ فِي لَيَالِيهِ  
 وَآيَامِهِ بُخُوَّعَالَكَ فِي إِكْرَامِهِ وَإِعْظَامِهِ إِلَى مَحَلٍ حَمَامِهِ اللَّهُمَّ  
 فَاعِنَا عَلَى إِلْسُتَانِ بِسُنْتِهِ فِيهِ وَنَيِّلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ وَاجْعَلْهُ لِنِي  
 شَفِيعًا مُشَفَّعًا وَطَرِيقًا إِلَيْكَ مَهِيًّا وَاجْعَلْنِي لَهُ مُتَّبِعًا حَتَّى الْقَابَ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنِّي راضِيًّا وَعَنْ ذُنُوبِي غَصِيًّا قَدْ أَوْجَبْتَ لِي مِنْكَ

الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَأَنْزَلْتَنِي دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْأَخْيَارِ

ترجمہ :- خدا یارحمت نازل فرماد محمد وآل محمد پر جنوبت کے شجر رسالت کی منزل، ملائکہ کی  
 آمد و رفت کی جگہ علم کے معدن اور وحی کے اہلیت ہیں۔ خدا یارحمت نازل فرماد محمد وآل محمد  
 پر جوانا ہتھی گہرا سیوں میں چلنے والے سفینہ ہیں کہ جوان سے وابستہ ہو گیا وہ امان پا گیا جس  
 نے چھوڑ دیا وہ ڈوب کیا جوان سے آگے بڑھ کیا وہ حد سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک  
 ہو گیا جوان سے وابستہ ہو گیا وہی ساتھ ہو گیا۔ خدا یامحمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماد جوانا ہتھی

مضبوط پناہ گاہ مصطفیٰ و پریشان حال کے فریادِ رس بھاگے ہوئے لوگوں کی پناہ گاہ اور طالبان حفاظت کی حفاظت ہیں۔ خُد ارحمت نازل فرمائی و آلِ محمد پر بے شمار جوان کے لئے باعث رضا ہوا اور ان کے حق کی ادائیگی کا سامان ہو۔ اپنی حکومت و طاقت کے سہارے اے رب العالمین خُد ایا رحمت نازل فرمائی و آلِ محمد پر جو پا کیزہ، نیک کردار اور منتخب بندے ہیں جن کے حقوق کو تو نے واجب قرار دیا ہے ان کی اطاعت اور محبت کو فرض کیا ہے۔ خُد ایا رحمت نازل فرمائی و آلِ محمد پر اور میرے دل کو ان کی اطاعت سے معمور کر دے اور مجھے ان کی نافرمانی سے رُسوانہ کر۔ مجھے توفیق دے کہ جن کو تو نے کم رزق دیا ہے میں ان سے ہمدردی کروں اور اس وسعت کے ذریعہ جو تو نے مجھے عنایت فرمائی ہے اور جو تو نے مجھ پر اپنے عدل کو پھیلا دیا ہے اور مجھے اپنے زیر سایہ زندگی دی ہے۔ خُد ایا یہ تیرے بنی سید المرسلین کا مہینہ شعبان ہے اس کو تو نے رحمت اور رضا میں گھیر دیا ہے۔ اسی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پابندی کے ساتھ دن اور رات میں صلوٰۃ و صیام ادا کرتے تھے۔ اس مہینہ کی عظمت کو کرامت کے اظہار کے لئے اور تیری بارگاہ میں خضوع و خشوع کے لئے جب تک زندہ رہے۔ خُد ایا ہماری مدد فرم اکہ ہم ان کی سُنّت پر عمل کریں اور ان کی شفاعة حاصل کر لیں۔

خُد اُنہیں ہمارا شفیع مقبول الشفاعة اور اپنی بارگاہ میں آنے کا وسیلہ بنادے اور ہمیں ان کا پیرو قرار دیں۔ تاکہ روزِ قیامت ٹھجھ سے ملاقات کریں تو تو ہم سے راضی رہے اور ہمارے گناہوں سے چشم پوشی کرے۔ ہمارے لئے اپنی رحمت و رضا کو لازم قرار دیں اور ہمیں منزل قرار اور محل اختیارتک پہنچا دے۔

## چھارہ معصومین علیہم السلام پر صلوٰات

علام مجاسی علیہ الرحمہ نے زاد المعاد میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ سے بسند معتبر روایت بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد عابد بدالہ نے بتایا کہ میں نے ۲۵۵ھ میں اپنے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام سے سامنہ میں ان کے مکان پر حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ آپ مجھے جناب رسول اکرم اور ان کے اوصیاء آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک کیلئے صلوٰات لکھواد تجھے جبکہ میں قلم دوات اور کاغذ ہمراہ لے کر گیا، تب آپ نے کسی کتاب سے دیکھے بغیر مجھے یہ صلوٰات زبانی لکھوائی جو میں نے کاغذ پر درج کر لی صلوٰات یہ ہیں۔

﴿حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰات﴾

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيِكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَصَلِّ  
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَحَلَّ حَالَكَ وَحَرَمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ  
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَقَامَ الصَّلَاةَ أَتَى الزَّكُوَةَ وَدَعَا إِلٰى دِينِكَ وَصَلِّ عَلٰى  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَقَ بِوَعِدِكَ وَأَشْفَقَ مِنْ وَعِيدِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ  
كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الدُّنُوبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوبَ وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوبَ وَصَلِّ  
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّاً وَاجْبَتَ بِهِ الدُّعَاءَ  
وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحْمَتَ بِهِ الْعِبَادَ وَأَحْيَيْتَ  
بِهِ الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَابِرَةَ وَاهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعَنَةَ وَصَلِّ عَلٰى

● مُحَمَّدٌ كَمَا أَضْعَفْتَ بِهِ الْأَمْوَالَ وَأَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْأَهْوَالِ وَكَسْرَتِ بِهِ  
● الْأَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِهِ الْأَنَامَ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْأَدْيَانِ  
● وَأَعْزَزْتَ بِهِ الْإِيمَانَ وَتَبَرَّتَ بِهِ الْأُوْثَانَ وَعَظَمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ  
● وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

ترجمہ:- اے معبدُ رُودُھیج حضرت محمد پر کیونکہ بوجھ اٹھایا تیری وحی کا اور تیرے پیغامات کو پہنچایا۔ اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر جیسا کہ انہوں نے تیرے خلال کو خال رکھا اور حرام کو حرام رکھا اور تعلیم دی تیری کتاب (قرآن) کی اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر کیونکہ آپ نے قائم کیا نماز کو اور زکوات دیتے رہے اور تیرے دین کی طرف دعوت دی اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر کہ انہوں نے تیرے وعدے کو سچا جانا اور دُرایا تیری دی حکمی (عذاب جہنم) اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر کیونکہ ان کے صدقے سے لوگوں کے گناہ تو نے بخش دیا ہے اور عیبوں کو چھپا لیا اور ان کے ذریعے سے غنوں کو دُور کیا۔ اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر کیونکہ تو نے ان کے ذریعے سے بد بختی کو دُور کیا ہے۔

اور غنوں کو ختم کیا ہے اور دعاوں کو قبول کیا ہے اور بلا سے نجات دی ہے اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر کہ ان کے واسطے سے بندوں پر حرم کیا ہے ان کے ذریعے سے شہروں کو آباد کیا ہے اور ان کے ہاتھوں سرکشوں کی کمر توڑ دی ہے اور فرعونوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

اور دُرُودُھیج حضرت محمد پر جس طرح تو نے ان کے طفیل ان کے اموال میں اضافہ کیا ہے اور ان کے ذریعے خوف و ہراس سے محفوظ کیا ہے اور بتوں کو توڑ دیا ہے اور مغلوق پر تو نے ان کے وسیلے حرم کیا ہے۔

اور دُرود بھیج حضرت محمد پر جس طرح تو نے ان کو بہترین دین کے ساتھ بھیجا ہے اور انکے ذریعے تو نے ایمان کو قوت دی ہے اور بتاہ کیا ہے اور ان کے ذریعے بیت الحرام (کعبہ) کو عظمت عطا کی ہے اور دُرود بھیج حضرت محمد اور ان کے پاکیزہ نیک اہلیت علیہم السلام پر کامل ترین سلام بھیج۔

### ﴿حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام پر صلوات﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَصَفِيِّهِ وَوَزِيرِهِ وَمُسْتَوْدِعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِيِّ إِلَى شَرِيعَتِهِ وَخَلِيفَتِهِ فِي أُمَّتِهِ وَمُفْرِجِ الْكَرْبَلَةِ جُهَّهِ قَاسِمِ الْكَفَرَةِ وَمَرْغِمِ الْفَجْرَةِ الَّذِي جَعَلَتْهُ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَرُونَ مِنْ مُوسَى اللَّهُمَّ وَالِّيْ مَنْ وَالْأَدُّهُ وَعَادُ مِنْ عَدَاهُ وَالنَّصْرُ مِنْ نَصْرَهُ وَ اَخْذُلُ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُوصَيَّاءِ أَنْبِيَاكَ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: اے معبد! دُرود بھیج مونوں کے امیر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام پر جو تیرے نبیؑ کے بھائی اور اسکے ولی اور ان کے منتخب اور ان کے وزیر اور ان کے علم کے امام انتدار ہیں اور ان کے راز کے امین ان کی حکمت کا دروازہ اور بولنے والے ان کی جگت کے ساتھ اور بلا نے والے ان کی شریعت کی طرف اور انکے جانشین ہیں ان کی امت میں ان کے خلیفہ اور ان کے غم کے دُور کرنے والے کافروں کو ختم کرنے والے اور فسادیوں کو زیر کرنے والے کہ

جن کو تو نے اپنے نبی گیلے ایسا قرار دیا ہے۔

جو منزل ہاروئی کی موسیٰ سے تھی

اے معبدو! دوست رکھا سے جوان کو دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جوان سے دشمنی رکھے۔ اس کی مدد کر جوان کی مدد کرے۔

اور چھوڑ دے اس کو جو انہیں چھوڑ دے اور اس پر لعنت کر جو اولین و آخرین ان سے دشمنی کرے۔ اور دُرود بھیج ان پر اس سے بھی باہر جو دُرود تو نے بھیجا ہوا پنے نبیوں کے اوصیاً میں سے کسی پر فرمائی ہواے تمام جہانوں کے پانے والے۔

﴿ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر صلوٰات ﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الصَّدِيقَةِ فَاطِمَةِ الرَّكِيَّةِ حَبِيبَكَ وَبَنِيَّكَ وَأُمِّكَ  
أَحِبَّائِكَ وَأَصْفِيَّائِكَ الَّتِي انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَأَخْتَرْتَهَا عَلَى نِسَاءِ  
الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ كُنِّ الطَّالِبَ لَهَا مِمْنُ ظَلَمَهَا وَاسْتَخْفَ بِحَقِّهَا وَكُنِّ  
الثَّاثِرَ اللَّهُمَّ بِدَمِ أُولَادِهَا

اللَّهُمَّ وَكَمَا جَعَلْنَاهَا أُمَّ الْأَئِمَّةِ الْهُدَى وَحَلِيلَةَ صَاحِبِ اللَّوَاءِ وَالْكَرِيمَةِ  
عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ فَصَلِّ عَلَيْهَا وَعَلَى أُمِّهَا صَلَاةً تُكَرُّمُ بِهَا وَجْهَ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَتُقْرِبُهَا

أَعْيُنَ ذُرِّيَّتَهَا وَأَبْلَغُهُمْ عَنِّي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلَ التَّسْحِيَّةِ وَالسَّلَامُ

ترجمہ:- اے معبدو! دُرود بھیج سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر جو پاکیزہ ہیں تیرے حسیب اور

تیرے نبی کی محبوب بیٹی ہیں اور تیرے محبوب اور برگزیدہ افراد (گیارہ اماموں) کی مادر گرامی ہیں۔ جنکو تو نے چن لیا ہے اور فضیلت دی ہے اور پسندیدہ بنایا جہانوں کے عروتوں میں سے اے معبدو ! ان سے بدلے جہنوں نے ان معمومہ ظلم کیا اور ان کے حق کی پرواہ نہ کی اور ہو جاتو بدله لینے والا۔ اے معبدوان کی اولاد کے خون کا انتقام لے۔

اے معبدو جیسا کہ تو نے ان کو بنایا ہدایت والے اماموں کی میاں اور صاحبِ لواء (حضرت علیؑ) کی زوجہ بنایا۔ اور عالم بالاعرش و کرسی کے مقام میں مکرم قرار دیا ہے پس تو دُرود بھیج ان پر اور ان کی والدہ گرامی (حضرت خدیجؓ) پر ایسا دُرود بھیج کہ جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک اٹھے۔ اور ان کی ذریت کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ان کو پہنچا دے اسی وقت میری طرف سے بہترین دُرود اور سلام و تکیت۔

﴿ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ علیہم السلام پر صلوٰات ﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَبْدِكَ وَ وَلِيْكَ وَ النَّبِيِّ  
رَسُولِكَ وَسِبْطِي الرَّحْمَةِ وَسَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ  
عَلَى أَحَدٍ مِّنْ أَوْلَادِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ وَوَصِّيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِّيِّينَ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
أَمِينُ اللَّهِ وَأَبْنُ أَمِينِهِ عَشْتَ مَظْلُومًا وَ مَضَيْتَ شَهِيدًا

وَأَشْهُدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الرَّزِّيُّ الْهَادِيُّ الْمُهَدِّدُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوحَهُ  
 وَجَسَدَهُ عَنِّي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
 أَفْضَلُ التَّحْيَيَّةِ وَالسَّلَامِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلَى نِعْمَةِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ قَتْلِ الْكُفَّارِ وَ  
 طَرِيقِ الْفَجَرِ رَبِّ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ  
 رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَشْهُدُ مُؤْقَنًا أَنَّكَ أَمِينُ  
 اللَّهِ وَأَبْنُ أَمِينِهِ قُتِلْتَ مَظْلُومًا وَمَضَيْتَ شَهِيدًا وَأَشْهُدُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
 الطَّالِبِ بِشَارِكَ وَمُنْجِذٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ النَّصْرِ وَالتَّائِيدِ فِي هَلَاكِ  
 عَدُوكَ وَإِظْهَارِ دُعَوَاتِكَ أَشْهُدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَجَاهَدْتَ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ مُخْلِصًا حَتَّى آتَيْكَ الْيَقِينُ لَعَنِ اللَّهِ أَمَّةٌ  
 قَتَلْتَكَ وَلَعَنِ اللَّهِ أَمَّةً خَذَلتَكَ وَلَعَنِ اللَّهِ أَمَّةً أَبْلَى عَلَيْكَ وَأَبْرَأَ إِلَى  
 اللَّهِ تَعَالَى وَأَسْتَخَفَ بِحَقِّكَ وَاسْتَحْلَلَ دَمَكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَا  
 عَبْدِ اللَّهِ لَعَنِ اللَّهِ قَاتِلَكَ وَلَعَنِ اللَّهِ خَاذِلَكَ وَلَعَنِ اللَّهِ مَنْ سَمَعَ وَ  
 اعْيَتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ وَلَعَنِ اللَّهِ مَنْ سَبَانِسَائِكَ أَنَا إِلَى  
 اللَّهِ مِنْهُمْ بَرِئٌ وَمِمَّنِ الْأَهْمُ وَمَا لَا هُمْ وَأَعْانَهُمْ عَلَيْهِ وَأَشْهُدُ أَنَّكَ  
 وَالْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَبَابُ الْهُدَى وَالْعُرُوْةُ الْوُثْقَى

وَالْحُجَّةُ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِمَنْزِلَتِكُمْ مُؤْقِنٌ وَلَكُمْ تَابِعٌ مِّنْ بِدَاتِ نَفْسِي وَشَرَاعِي دِينِي وَخَوَائِيمِ عَمَلِي وَمُنْقَلِبِي فِي دُنْيَايَ وَآخِرَتِي

ترجمہ:- اے معبد! دُرودِ بھیج حسن اور حسین پر جوتیرے بندے اور تیرے والی ہیں اور تیرے رسول کے فرزند رحمت والے نواسے اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ان پر بہترین دُرودِ بھیج جیسی تو نے نبیوں اور رسولوں کی اولاد میں سے کسی پر چھپی ہو۔ اے معبد! دُرودِ بھیج حضرت امام حسن علیہ السلام پر جو نبیوں کے سردار کے فرزند ہیں اور جانشین امیر المؤمنین ہیں۔

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول خدا السلام ہو آپ پر  
اے سید الاوصیاء کے فرزند میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ فرزند امیر المؤمنین ہیں اما نتدار ہیں اللہ کے اور اس کے امین کے فرزند ہیں آپ نے زندگی بر کی مظلومی کے ساتھ اور شہید ہو کر دنیا سے گزر گئے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ پیشک آپ امام ہیں پاک شہد ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔

اے معبد! ان پر دُرودِ بھیج اور ان کے روح و حسم تک میری طرف سے اسی وقت پہنچا دے بہترین سلام و تھیگت اے معبد! دُرودِ بھیج حسین ابن علی پر جو مظلوم شہید ہیں جو قتل کئے گئے کافروں کے ہاتھوں۔

اور بدکاروں نے ساتھ چھوڑا  
سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ سلام ہو آپ پر اے رسول خدا کے فرزند سلام ہو آپ پر اے

فرزند امیر المؤمنین میں گواہی دیتا ہوں یقین کے ساتھ آپ اماندار ہیں اللہ کے اور فرزند ہیں اس کے امین کے۔ آپ کو مظلوم حالت میں قتل کیا گیا اور شہید ہو کر آپ دُنیا سے گزر گئے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خون کا بدلہ لے گا اور پورا کرے گا اپنا وعدہ جو آپ سے کیا ہے نصرت کا اور مدد کا ہلاک کرنے کے لئے آپ کے دشمنوں کو اور آپ کی دعوت کے غالب ہونے کا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیٹک آپ نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کیا اور آپ نے جہاد کیا راہِ خُدا میں اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ کو موت آگئی جو یقینی ہے خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا خدا لعنت کرے اسے گروہ پر جس نے آپ پر گھیرا ڈالا اور میں بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جنہوں نے آپ کو جھلایا آپ کے حق کی پرواہ نہ کی اور آپ کا خون بہایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے ابو عبد اللہ خدا کی لعنت ہو آپ کے قاتل پر خدا لعنت کرے آپ کو چھوڑ جانے والے پر اور خدا لعنت کرے اس پر جس نے آپ کی صدائے استغاثہ سننا اور بلیک نہیں کہا اور آپ کی مدد نہیں کی اور خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے آپ کی عورتوں کو اسیر کیا میں اللہ کے سامنے ان لوگوں سے بیزار ہوں اور ان سے بھی بیزار ہوں جوان طالموں کے دوست ان کے ساتھی اور ان کے مددگار ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیٹک آپ اور وہ سب امام جو آپ کے اولاد میں سے ہیں سب کلمہ تقویٰ باب ہدایت پائیدار سلسلہ اور دُنیا والوں پر خدا کی جلت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ کے مرتبہ پر یقین رکھتا ہوں اور آپ کے تابع ہوں اپنے نفس کی ذات کی ساتھ اور اپنے دین کی شریعت کے ساتھ اور اپنے خاتمه عمل کے ساتھ اور دُنیا و آخرت میں انجام کار کے ساتھ

## امام زین العابدین علیہ السلام پر صلوٰات ﴿﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَجَعَلْتَ مِنْهُ أئمَّةً الْهُدَى الَّذِينَ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اخْتَرْتُهُ لِنَفْسِكَ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَيْتَهُ وَجَعَلْتَهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ ذُرِّيَّةِ أُنْبِيَائِكَ حَتَّى تَبْلُغَ بِهِ مَا تَقْرُبُهُ عَيْنُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ:- اے معبدو ! دُرود بھیج علی ابن الحسین پر جو عبادت گزاروں کے سردار ہیں جنہیں تو نے خاص کیا ہے اپنے لئے اور جن کے ذریت میں تو نے ہدایت کے امام قرار دیئے ہیں جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے فصلے کرتے ہیں تو نے ان کو اپنے لئے پڑا اور ان کو آلو دگی سے پاک رکھا اور ان کو منتخب کیا اور ان کو ہدایت یافتہ رہبر بنادیا۔

پس اے معبدو ! دُرود بھیج ان پر وہ بہترین دُرود جو تو نے اپنے نبیوں میں سے کسی کی ذریت پر بھیجا ہے تا کہ اس دُرود سے دُنیا و آخرت میں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔  
بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

## امام مُحَمَّد باقر علیہ السلام پر صلوٰات ﴿﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَإِمامِ الْهُدَى وَقَائِدِ أَهْلِ التَّقْوَى وَالْمُنْتَجِبِ مِنْ عِبَادِكَ

اللَّهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ عَلَيْمًا لِّعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِّلْبَلَادِكَ وَمُسْتَوْدِعًا  
لِّحِكْمَتِكَ وَمُتْرِجِمًا لِوَحْيِكَ وَأَمْرُتَ بِطَاعَتِهِ وَحَذَرْتَ مِنْ مَعْصِيَتِهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ يَارَبِّ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آخَدِ مِنْ ذُرِّيَّةِ آنِيَائِكَ  
وَاصْفِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأُمَانَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ:- اے معبدو! دُرودِ بھیجِ محمد بن علی پر جو علم کے پھیلانے والے اور امام ہدایت ہیں  
اور پرہیزگاروں کے رہنماء اور تیرے بندوں میں سے منتخب ہیں  
اے معبدو! جس طرح تو نے انہیں قرار دیا نہشان ہدایت اپنے بندوں کے لئے اور روشن  
منار بنایا اپنے شہروں کے لئے اور امانتدار بنایا اپنے حکمت کے لئے اور اپنے ولی کا ترجمان  
بنایا اور تو نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ان کی نافرمانی سے منع کیا ہے  
پس تو دُرودِ بھیج اے پروردگار بہترین دُرود جو تو نے اپنے نبیوں میں سے کسی ایک کی  
ذریت پر بھیجا ہوا اور اپنے منتخب اور اپنے رسولوں اور اپنے امانتداروں کی ذریت میں سے  
کسی ایک پر اے پروردگار جہانوں کے۔

### ﴿امام جعفر صادق عليه السلام پر صلوات﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِيِ إِلَيْكَ  
بِالْحَقِّ النُّورِ الْمُبِينِ اللَّهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْيِكَ وَخَازِنَ  
عِلْمِكَ وَلِسَانَ تَوْحِيدِكَ وَوَلِيَّ أَمْرِكَ وَمُسْتَحْفَظَ دِينِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ  
أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آخَدِ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَحُجَّجِكَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

ترجمہ:- اے معبد! دُرود بھیج جعفر بن محمد پر جو بہت سچ ہیں اور علم کے خزینہ دار ہیں  
تیری طرف حق کے ساتھ بلانے والے ہیں اور نور مبین کے ساتھ۔  
اے معبد! حس طرح تو نے ان کو فرار دیا اپنے کلام اور وحی کا سنبھالنے والا اپنے علم کا خزینہ  
دار اپنی تو حید کا ترجمان اور اپنے امر کا ولی اور اپنے دین کا محافظ بنایا ہے تو ان پر دُرود بھیج  
بہترین دُرود جو تو نے اپنے برگزیدہ بندوں میں سے اور اپنی جبتوں میں سے کسی ایک پر بھیجا  
ہے بیشک تو لاک تعریف صاحب بزرگی والا ہے۔

### ﴿امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر صلوٰات﴾

الْهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَمِينِ الْمُؤْتَمِنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَرِّ الْوَفِيِّ الطَّاهِرِ  
الذِّكِّيِّ النُّورُ الْمُبِينُ الْمُجْتَهِدُ الْمُحْتَسِبُ الصَّابِرُ عَلَى الْآذِي فِيْكَ  
اللَّهُمَّ وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ أَبَائِهِ مَا اسْتُوْدَعَ مِنْ أَمْرِكَ وَنَهِيْكَ وَ حَمَلَ عَلَى  
الْمَحَاجَةِ وَ كَابَدَ أَهْلَ الْعِزَّةِ وَ الشِّدَّةِ فِيمَا كَانَ يَلْقَى مِنْ جُهَالِ  
قَوْمِهِ رَبِّ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ وَ أَكْمَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ أَطَاعَكَ  
وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ إِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ:- اے معبد! دُرود بھیج ایمن اور امانتار بنائے موسیٰ بن جعفر پر جو نیک و فاش شعار  
پاکیزہ مہذب نور مبین ہیں  
کوشش کرنے والے تیرے حساب میں اور تیری راہ میں تکلیفوں پر صبر کرنے والے ہیں۔  
اے معبد! اور حس طرح انہوں نے اپنے بزرگان کی طرف سے پردشہ تیرے امر و نہیں

کو بیان کیا اور تیرے راہ میں تیرے بندوں کو آمادہ کیا اور برداشت کیں وہ مصیبیں جوانہیں پہنچیں خاکوں سے جو صاحبان اقتدار اور سخت گیر تھے نیز اس میں وہ بھی شامل تھے جو ان کی قوم کے جاہل تھے۔ پروار دگار! پس ذرود ذہج ان پر بہترین کامل ترین ذرود جو تو نے اپنے کسی بندہ پر بھیجا ہو۔ جس نے تیری اطاعت کی اور نصیحت کی تیرے بندوں کو بیشک تو معاف فرمانے والا ہم بان ہے۔

### ﴿امام علیٰ رضا علیہ السلام پر صلوات﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عَلِيٰ بْنِ مُوسَى الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ وَرَضِيْتَ بِهِ مَنْ شَئْتَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ حَجَّةً عَلَىٰ خَلْقِكَ وَقَائِمًا بِأَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِّدِينِكَ وَشَهِدًا عَلَىٰ عِبَادِكَ وَكَمَا نَصَحَ لَهُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَالِيَّ سَبِيلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِحَدِ مِنْ أُولَائِكَ وَخِيرِ تِكَّ مِنْ خَلْقِكَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ.

ترجمہ:- اے معبد! ذرود ذہج علیٰ بن موسیٰ پر جن کو تو نے پسند کیا۔ تو اپنے مخلوق میں سے جس کو چاہے پسند کر لیتا ہے۔

اے معبد! جس طرح تو نے ان کو اپنی مخلوق پر جنت قرار دیا ہے۔ اور قائم کیا اپنے امر پر اور اپنے دین کا مددگار اور اپنے بندوں پر گواہ بنایا اور جس طرح کہ انہوں نے اپنے بندوں کو نصیحت کی ظاہر و باطن میں دعوت دی تیری راہ کی طرف حکمت، اور موعظہ حسنة کے ذریعہ پس ذرود ذہج ان پر بہترین ذرود تو نے اپنے دوستوں اور اپنے نیک بندوں میں سے کسی ایک پر بھیجا ہو۔ بے شک تو بڑا تھی اور کرم کرنے والا ہے۔

## ﴿امام مُحَمَّدٌ تَقِيٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ پَرِصَلَوَت﴾

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَلَى بْنِ مُوسَى عَلَمِ النُّقَى وَ نُورِ الْهُدَى وَ مَعْدِنِ  
الْوَفَاءِ وَ فَرْعَ الْأَزْكِيَاءِ وَ خَلِيفَةِ الْأَوْصِيَاءِ وَ امِينِكَ عَلَى وَ حِيكَ اللَّهُمَ  
فَكَمَا هَدَيْتَ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ اسْتَقْدَمْتَ بِهِ مِنَ الْحَيْرَةِ وَ ارْشَدْتَ بِهِ مِنِ  
اهْتَدَى وَ زَكَيْتَ بِهِ مِنْ تَزَكِيَّةِ كِيفَاصِلٍ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى آخِدِ مِنْ  
أُولَائِكَ وَ بَقِيَّةِ أَوْصِيَائِكَ إِنَّكَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ:- اے معبدو! دُرودِ ٹھیجِ محمد بن علی بن موسیٰ پر جو تقویٰ کی نشانی اور ہدایت کا نوروفا  
کے مرکزو محور پاکیزہ لوگوں کی شاخ اور اوصیاء پیغمبر کے جانشین اور تیرے وحی کے امین ہیں۔  
اے معبدو! پس جس طرح تو نے انکے ذریعہ گمراہی سے نکال کر ہدایت دی اور ان کے  
ذریعہ تو نے نجات دی جیرانی سے۔ اور ہدایت کی تو نے ان کے سبب سے اس کی جس نے  
ہدایت چاہی اور اسکو پاک کیا انکے سبب سے جس کو لائق ترکیہ پایا۔

پس دُرودِ ٹھیج ان پر سب سے بہترین دُرود جو تو نے اپنے اولیاء میں سے اور تیرے بقیہ  
اوصیاء میں سے کسی ایک پر بھیجا ہو۔  
بیشک توہی زبردست حکمت والا ہے۔

## ﴿امام عَلَى نقِيٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ پَرِصَلَوَت﴾

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى عَلَى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ صَلِّ الْأَوْصِيَاءِ وَ امَامَ الْأَتْقِيَاءِ وَ حَلْفِ  
ائِمَمَ الدِّينِ وَ الْحُجَّةِ عَلَى الْخَلَاتِقِ اجْمَعِينَ اللَّهُمَ كَمَا جَعَلْتَهُ نُورًا

يَسْتَضْئِ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِيلِ مِنْ ثَوَابِكَ وَأَنْذَرَ بِالْأَلِيمِ مِنْ  
عِقَابِكَ وَحَذَّرَ بَاسِكَ وَذَكَرَ بِآيَاتِكَ وَأَحَلَ حَلَالَكَ وَحَرَمَ  
حَرَامَكَ وَبَيَّنَ شَرَائِعَكَ وَفَرَاضَكَ وَحَضَّ عَلَىٰ عِبَادَتِكَ وَأَمْرَ  
بِطَاعَتِكَ وَنَهَىٰ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَصَلَّى عَلَيْهِ أَفْضَلُ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آخَدِ  
مِنْ أُولَيَائِكَ وَذُرِّيَّةِ أُنْبِيَائِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ:- اے معبدو! دُرودِ ہجھ علی بن محمد پر جو جانشین اوصیاء ہیں اور امام ہیں مقیوم کے  
اور آئندہ دین کے قائم مقام اور ساری مخلوقات پر تیرے جھٹ ہیں۔  
اے معبدو! جس طرح تو نے ان کو نور بنا یا جس سے مومنین نور حاصل کرتے ہیں اور انہوں  
نے بشارت دی لوگوں کو عظیم ثواب کی اور ڈرایا تیرے سخت ترین عذاب سے  
اور خوف دلایا تیری سزا سے اور تیرے آئیوں کے ذریعہ نصیحت کی اور تیرے حلال کو حلال اور  
تیرے حرام کو حرام رکھا۔ اور بیان کیا تیرے شریعت کے احکام اور تیرے عائد کردہ فرائض کو  
اور تیری عبادات پر ابھار اور تیری اطاعت کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے منع کیا۔

پس دُرودِ ہجھ سب سے بہترین دُرود جو تو نے بھیجا ہے اپنے اولیاء میں سے کسی پر اور اپنے  
نبیوں کی اولاد میں سے کسی ایک پر اے جہانوں کے معبدو!

### ﴿امام حَسَنُ عَسْكَرِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلَيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْوَفِيِّ  
النُّورِ الْمُضِيِّ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ بِتَوْحِيدِكَ وَوَلِيِّ أَمْرِكَ

وَخَلَفَ أَئِمَّةَ الدِّينِ الْهُدَاةَ الرَّاشِدِينَ وَالْحُجَّةَ عَلَىٰ آهَلِ الدُّنْيَا فَصَلَّى  
عَلَيْهِ يَارَبِّ أَفْضَلَ مَا صَلَّى تَعْلَىٰ أَحَدٍ مِّنْ أَصْفَيَائِكَ  
وَحُجَّجِكَ وَأَوْلَادِ رُسُلِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ .

ترجمہ:- اے معبد! دُرود بھیج حسن بن علیؑ بن محمدؐ پر جو نیک پرہیز گار بہت سچے و فادر چمکتا ہوا اور اوتیرے علوم کے خزینہ دار ہیں۔

اور تیرے توحید کے یادداںے والے اور تیرے ولی اما اور تیرے جانشین ہیں آئندہ دین کے صاحبان ہدایت صاحبان رشد ہیں۔

اور دُنیا والوں پر تیری حجت ہیں پس دُرود بھیج ان پر اے پروردگار بہترین دُرود جو تو نے بھیجا ہے اپنے منتخب بندوں میں سے۔

اور بھجوں میں سے اور اپنے رسولؐ کی اولاد میں سے کسی ایک پر اے معبد جہانوں کے۔

### ﴿امام العصر مهدی هادی علیہ السلام پر صلوات﴾

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ وَلِيِّكَ وَابْنِ اُولَائِكَ الَّذِينَ فَرِضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ  
حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَرْتَهُمْ تَطْهِيرًا اللَّهُمَّ انْصُرْهُ  
وَانْتَصِرْبِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْبِهِ اُولَائِكَ وَأَوْلَائِائِهِ  
وَشَيْعَتَهُ وَأَنصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمُ اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَ طَاغٍ وَ مِنْ  
شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ  
شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنُعْهُ أَنْ يُوْصَلَ إِلَيْهِ بُسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَالْ

رَسُولُکَ وَاظْهَرْ بِهِ الْعَدْلَ رَأَيْدُهُ بِالنَّصْرِ وَالنَّصْرُ نَاصِرِیہِ وَاحْذَلْ  
خَادِلِیہِ وَاقْصِمْ بِهِ

جَبَابِرَةُ الْكُفَّارِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِینَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِینَ حَيْثُ  
كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأِهِ الْأَرْضَ  
عَدْلًا وَأَظْهِرْ بِهِ دِينُنَبِيِّکَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِی اللَّهُمَّ مِنْ  
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَتَبَاعِهِ وَشَيْعَتِهِ وَأَرِنِی فِی أَلِ مُحَمَّدٍ مَا يَا مُلُونَ وَفِی  
عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ إِلَهُ الْحَقِّ امِینٌ.

ترجمہ:- اے معبد! دُرود پھیج اپنے ولی پر اور اولیاء کے فرزند پر جن کی اطاعت تو نے لازم  
قرار دیا ہے اور جن کے حق کو واجب کیا۔

اور جن سے ناپاکی کو دور کھا ہے اور جن کو پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔  
اے معبد! ان کی مدد کرو اور ان کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کرو اور ان کے ذریعہ اپنے اور ان  
کے دوستوں۔ انکے شیعوں اور ناصروں کی مدد کرو اور ہم کو انہی میں سے قرار دے۔ اے  
معبد! اپنی پناہ میں ہرستمگار اور سرکش کے شر سے اور اپنے مخلوق کے شر سے اور ان کو محفوظ  
رکھاں کے سامنے اور ان کے پیچھے اور ان کے دائیں اور ان کے باائیں سے اور حفاظت کر  
ان کی اور نگہبانی کرو ان کی تاکہ نہ پیچ سکے کوئی بُرائی ان تک اور ان کے ذریعہ اپنے رسول  
کے حق کو محفوظ فرمایا اور ظاہر کر دے ان کے سبب سے عدل کو اور ان کی مدد فرمایا پس نصرت  
سے اور مدد فرمایا ان کے مددگاروں کی اور ذلیل کران لوگوں کو جوانا کسا تھونہ دے اور کر توڑ  
دے انکے سبب سے سرکشوں کے کفر کی۔ اور ان کے ذریعہ کافروں مُناافقوں اور تمام مُنکروں

کو قتل کر دے چاہے جہاں بھی ہوں زمین کے مشرق میں یا مغرب میں خشکی میں یا تری میں اور ان کے ذریعہ میں کو عدل سے بھردے اور ان کے ذریعہ سے اپنے نبی کے دین کو غالب فرماں پر اور ان کی آل پر سلام ہو۔ اے معیود! مجھ کو انکے ناصروں اور مددگاروں اور تابعین اور شیعوں میں قرار دے اور مجھ کو دکھادے آلِ محمد کے بارے میں وہ چیز جس کی انہیں اُمید ہے اور ان کے دشمنوں کے اندر اس حالت کو دکھادے جس سے وہ بچنا چاہتے ہیں۔ اے خداۓ برحق ایسا ہی ہو۔

### صلوات اور دیدارِ امام زمانہ علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو شخص نماز صبح و نماز ظهر کے بعد کہتا ہے ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعِجْلُ فِرَاجَهُمْ“ تو وہ اس وقت تک نہیں مر سکتا۔ جب تک کہ حضرت امام مهدی علیہ السلام کا دیدار اور ملاقات نہ کر لے۔ اور اس دُرود کا ثواب ۲۷ رکعت نمازوں کے برابر ہے (فضائل صلوٰۃ صدھ سفیہ الحجّار)

### ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجننا

### بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر

اللشّر حفضائل صلوٰۃ صدھ ۹۶ پر تحریر ہے کہ ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجننا بیس ہزار سال کی اطاعت گذاری سے بہتر ہے۔ بعض کتابوں میں آیا ہے کہ شبِ معراج جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانِ چہارم پر پہنچ تو آپ نے ایک فرشتے کو دیکھا جس کے سامنے

ایک تختی رکھی ہوئی ہے اور وہ اس تختی کو دیکھ رہا ہے اس کے دیکھنے سے آنکھیں چکا چوند ہو رہی ہیں۔ آنکھوں میں چک سے آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اس وجہ سے وہ آنحضرتؐ کی تعظیم کے لئے نہ اٹھ سکا۔ جبرایلؑ نے اپنے پر پھر پھرائے تو وہ ملک آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کا بوسہ دیا اور عرض کی یا حضرتؐ مجھے معاف فرمائیں کہ میں آپؐ کی تعظیم کو نہ اٹھ سکا۔ اس لئے کہ اس تختی سے اس قدر نور ساطع تھا کہ میں آپؐ کو نہ دیکھ سکا۔ آنحضرتؐ نے پوچھا لوح پر کیا لکھا ہوا ہے۔؟ اس فرشتے نے جواب دیا سر کار

اس تختی پر تحریر ہے!

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولي اللہ“

پھر اس ملک نے کہا یا حضرتؐ میں نے دور کھت نماز ادا کی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے یہ نماز امر خدا سے میں ہزار سال میں ادا کیا۔ پانچ ہزار سال تک اس نماز کے قیام میں رہا۔ پھر پانچ ہزار سال تک رکوع میں رہا۔ پھر پانچ ہزار سال تک سجدہ میں رہا۔ بقیہ پانچ ہزار سال میں تشهد ادا کئیے۔

میں نے اس طولانی نماز کا ثواب آپؐ کو عطا فرمایا۔ آپؐ اس کے عوض میری گستاخی (تعظیم کے لئے نہ اٹھنا) معاف فرمادیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے تیری اطاعت کی ضرورت نہیں۔ اس ملک نے فرمایا میں نے اس کا ثواب آپؐ کی امت کو بخشنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرا خیال ہے میری امت کو بھی اس کی ضرورت نہیں۔ خدا کی قسم میری امت کے بندہ عامی کا بھی ایک مرتبہ مجھ پر صلوٰات پڑھنے کا ثواب تیری میں ہزار سال کی اطاعت سے بہتر ہے۔ (شرح فضائل صلوٰات)

## جود س مرتبہ درود بھیج

اللہ تعالیٰ ہزار مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے

اسحاق بن فروخ مولा آل طلحہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

اے اسحاق ابن فروخ! جو شخص محمد وآل محمد پر دس رات مرتبہ درود بھیجے تو خدا اس پر ایک ہزار مرتبہ

رحمت نازل کرتا ہے۔ اور ملائکہ اس کے لئے ایک ہزار دفعہ استغفار پڑھتے ہیں کیا تم نے نہیں سنا

کہ خدا یے تعالیٰ فرماتا ہے **هُوَ اللَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلِئَكُهُ لِيُخُو حَكْمُ مِنْ**

**الظُّلْمَتِ إِلَى النُّورِ طَوَّ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا** ۵

## سو (۱۰۰) صلووات بھیجنے کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال ص ۱۷۶ اشیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (بحدف اسناد) ابو

عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز کی

تعلیم نہ دوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو جہنم کی حرارت سے

بچائے؟ راوی کہتا ہے : میں نے کہا ضرور بتائیے۔ امام نے فرمایا ”نماز فجر کے بعد

سودفعہ کہو : للہم صلی علی محمد وآل محمد (پروردگار رحمت نازل فرمایا جو محمد وآل محمد پر) تو اللہ

تعالیٰ تمہارے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا (ثواب الاعمال ص ۱۷۶)

راوندی کتاب نواز میں رسول خدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

”جو کوئی مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا ہے خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرے گا۔“

## وہ صلوٽ جو دس ہزار صلوٽ کے برابر ہے

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مَا اخْتَلَفَ الْمُلُوْنَ وَ تَعَاقِبُ الْعَصْرَانَ  
وَكَرِّ الْجَدِيدَانَ وَاسْتَقْبَلِ الْفَرْقَدَانَ وَبَلَّغْ رُوحَةَ وَارُوحَ اهْلَ بَيَّةٍ مِنِ التَّحْيَةِ  
وَالسَّلَامَ“۔ (امانی طوی علیہ الرَّمَه)

ایک شخص محمود سبلکین کے پاس گیا اور اس نے کہا ”کافی عرصہ سے چاہتا تھا کہ خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت کا شرف حاصل کروں اور اپنا درود بیان کروں تاکہ سرکار کرم فرمائیں۔ گذشتہ شب مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی اور میں نے آنحضرتؐ کے دیدار مبارک کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا۔! یا رسول اللہ ایک ہزار درہم کا مقرضہ ہوں اور انہیں کرپار ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں موت آجائے اور یہ قرض میری گردن پر باقی رہے، آنحضرتؐ نے فرمایا! محمود سبلکین کے پاس جا کر اس سے اپنی رقم لے لو۔ میں نے عرض کیا! ہو سکتا ہے کہ انہیں میری بات پر یقین نہ آئے اور وہ مجھ سے نشانی پوچھیں۔ فرمایا! ان سے کہنا نشانی یہ ہے کہ وہ مجھ پر شب کے شروع میں (۳۰) تیس ہزار مرتبہ اور شب آخر میں (۳۰) تیس ہزار مرتبہ صلوٽ صحیح ہیں۔

محمد بادشاہ یہ خواب سنکروں نے لگے اور انہوں نے تصدیق کی اور قرض ادا کر دیا اور مزید ایک ہزار درہم دیئے۔ بادشاہ کے اطراف بیٹھنے والے افراد تعجب کرنے لگے اور انہوں نے کہا۔ ائے بادشاہ سلامت! آپ اس کی باتوں کی کس طرح تصدیق کرتے ہیں حالانکہ ہم شب کے شروع اور آخر میں آپ کے ساتھ رہتے ہیں مگر ہم نے آپ کو صلوٽ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر کوئی شخص رات دن صلوٽ پڑھنے میں مشغول ہوتا بھی ساٹھ (۲۰) ہزار مرتبہ صلوٽ نہیں پڑھ سکتا۔

Mahmood باشا نے کہا۔ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص اس صلوٰات کو پڑھے گا تو اس طرح ہے کہ جیسے اس نے دس (۱۰) ہزار مرتبہ صلوٰات پڑھی ہو اور میں تین مرتبہ شب کے شروع میں اور تین مرتبہ شب کے آخر میں صلوٰات پڑھتا ہوں اور یہ شخص جو آنحضرتؐ کا بیغام لیکر آیا ہے یہ سچ کہہ رہا ہے اور یہ میرے آنسو خوشی میں ہیں۔ (امالی شیخ طوی علیہ الرحمہ)

## دُرودرات کے وقت

(قطرہ فی الحجارت) مناقب اہلیت صہ ۷۸۷ اپر تحریر ہے کہ محدث نوری کتاب شفاء الاسقام سے محمد بن سعید کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ ہر روز سونے سے پہلے معین مقدار میں محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا کروں گا۔ ایک رات میں نے عالم رویا میں رسولؐ کو دیکھا کہ ہمارے کمرے میں تشریف لائے ہیں حضرتؐ کے نور اقدس سے تمام گھر منور ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر اور میری آل پر درود بھیجئے ہو آنحضرتؐ نے میرے چہرے کو بوسہ دیا۔ میں نے خوشی کے عالم میں بیدار ہوا اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کیا۔ گھر کے تمام کمرے اسی طرح خوبصوردار ہو چکے تھے گویا ہاں پر مشک و عنبر کی خوبصورتی کی ہو۔ اور یہ خوبصورت دنوں تک میرے چہرے سے آتی رہی اور ہر کوئی اس سے بہرہ مند ہوتا تھا۔ (دارالسلام: ۲/۱۸۸)

## حضرت ابراہیم علیہ السلام اور درود

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ نے مناقب اہلیت (قطرہ فی الحجارت) میں شیخ صدق علیہ الرحمہ "علل الشرائع" میں امام ہادی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام مُمَدُّ و آلِ محمد علیہم السلام پر بہت زیادہ درود بھیجا کرتے تھے۔

## اپنی مُرادوں کے عقدہ ہونے کیلئے آزمودہ صلوٽات

### (۱) ذاتی گھر کے حصول کے لئے

اگر کوئی اپنا ذاتی گھر چاہتا ہو تو اس دُرود شریف کو جمع کے دن بعد نمازِ عصر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ سے دعا کرے تو وہ اپنے لطف و کرم سے ذاتی گھر کا انتظام کر دے گا۔ اور رہائش کے سلسلے میں کبھی بھی وہ محتاج نہیں ہوگا۔ نیز بے شمار روحانی فوائد اس دُرود شریف میں پنهان ہیں۔ الہذا روز آنہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ ورد جاری رکھے انشاء اللہ انعاماتِ الہی ضرور میسر ہوں گے۔ صلوٽات یہ ہے۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأَمَّةِ وَعَلَى أَلِ مُحَمَّدٍ“.

(۲) ایک اور بہت زیادہ تجربہ شدہ ورد حضرت ابوفضل العباس علیہ السلام کی مادرِ گرامی حضرت اُمّ المُنین علیہا السلام سے توسل کرنا ہے کہ جو کہ (۲۰) دن تک رہے اس طرح کہ ہر روز (۱۳۵) مرتبہ صلوٽات پڑھ کر ان کی روح پاک کو ہدیٰ کرے

(۳) ایک بہت زیادہ قابل توجہ ورد حضرت مسلم بن عقیلؑ سے توسل کرنا ہے اس طرح کہ (۲۰) دن پوری توجہ کے ساتھ (۰۷) مرتبہ صلوٽات پڑھ کر ان کی روح پاک کو ہدیٰ کرے۔

(۴) ایسے حوادث و واقعات کے رونما ہونے کے وقت جو کہ آپ کو غم و اندوہ میں بٹلا کر دیں۔ حضرت رسولؐ خدا سے توسل کرنا بہترین پناہ گاہ ہے۔ آنحضرتؐ سے توسل کیلئے (۲۰) دن ہر روز (۹۲) مرتبہ یا (۱۳۲) مرتبہ اس طرح درود پڑھے۔

۔ بہت مُجرب ہے۔

”اللهم صل عَلَى النَّبِيِّ الرَّحْمَةَ وَشَفِيعِ الْأَمَّةِ وَكَاشِفِ الغَمَّةِ مُحَمَّدٌ وَآلُهُ اجْمَعِينَ“۔

(۵) حضرت رسولُ خُدَّا فرماتے ہیں۔! جو شخص نمازِ ظہر کے بعد سو مرتبہ صلوٰات پڑھے گا خداوندِ عالم اسے تین جزادے گا۔ پہلی یہ کہ وہ مفترض نہیں ہو گا اور مفترض ہو گا تو خداوندِ عالم اس کا قرض ادا کرے گا۔ دوسری یہ کہ اللہ اس کے ایمان کو محفوظ رکھے گا کہ یہ سب سے بڑی بخشش ہے۔ تیسرا یہ کہ قیامت کے دن دی گئی نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔

(۶) چالیس (۴۰) دن معصومین میں سے کسی ایک نام کے عدد کے برابر صلوٰات

بھیجے اور اس کا ثواب آنحضرت کی رُوح پاک کو ہدیہ کرے انشاء اللہ مقصود پورا ہوگا

(۷) مؤمنین کرام پر یثانی کے وقت (۲۹) انہتر مرتبہ صلوٰات پڑھکر اس کا ثواب حضرت شہزادی زینب سلام اللہ علیہا کی رُوح پاک کو ہدیہ کرے اور تقریباً ساڑھے تین روپیے صدقہ دے

(۸) حاجات کی برآوری کیلئے (۱۳۳) مرتبہ صلوٰات پڑھکر اس کا ثواب اگر حضرت عبادِ اُن علی علیہ السلام کی رُوح پاک کو ہدیہ کرے یہ مسلسل کم از کم (۲۱) دن کرے

(۹) آنحضرت فرماتے ہیں! جو شخص شبِ جمعہ دورِ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔

”اللهم صل عَلَى النَّبِيِّ الرَّحْمَةَ وَآلِهِ“۔

تو اس کا حزن و ملال دُور ہوگا۔

(۱۰) آنحضرت فرماتے ہیں: جو شخص مجھ پر ہر روز صحیح و شام دس دس مرتبہ صلوٰات پڑھتا ہے تو میں اسے وہ چیز دیتا ہوں جس کی اسکو ضرورت ہوتی ہے۔ (شرح فضائل صلوٰات ص ۱۲۷)

## یہودی ما قبلِ اسلام

”وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُدَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ

وَيَسْتُحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ“ (سورہ بقرہ آیت ۲۹)

”اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم کو آل فرعون کے ہاتھوں سے نجات دی جو کہ تم کو سخت عذاب (تکلیف) پہنچاتے تھے کہ تمہارے بیٹیوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔

اور اس امر میں تمہارے پورا دگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔“

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ ائے بنی اسرائیل تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ

ہم نے تم کو یعنی تمہارے اسلاف کو قوم فرعون کے ہاتھوں سے چھڑایا اور (آل فرعون وہ لوگ

تھے جو فرعون کے مذهب اور دین کی قرابت کے سبب اس سے منسوب تھے) کہ وہ تم کو سخت

عذابوں میں بیتلکار کرتے تھے اور بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ مجملہ ان عذابوں کے شدیدہ کے

جو فرعون کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کو پہنچتے تھے۔ یہ تھے کہ ان کو عمارتوں کے بنانے اور مٹی

گارے کے کاروبار کی تکلیف دیتا تھا اور بھاگنے کے خوف سے پاؤں میں بیڑیاں ڈالنے کا حکم

دیا تھا۔ اسی حال میں سیڑھیوں کی راہ کوٹھیوں پر گارا لے کر چڑھا کریں۔ بعض وقت کوئی

سیڑھیوں پر سے گر پڑتا تھا یا تو فوراً مرتا تھا یا اس کو سخت چوٹ آتی اور وہ لوگ ان کے گرنے اور

مرنے کی کچھ پرواہ نا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر یہ دھی نازل کی کہ

اے موسیٰ ان سے کہہ دو کہ وہ محمد وآل محمد پر دُرود بھیجے بغیر کسی کام کو شروع نہ کیا کریں تاکہ یہ

کام ان پر سهل معلوم ہو اور جو کوئی دُرود بھیجنا بھول جائے اور گر کر مجروح ہو جائے اس کے لئے

حکم دیا تھا کہ اگر اس کو ممکن ہو تو خود دُرود بر محمد وآل محمد گواپنے اور پڑھنے اگر اس سے نہ ہو سکے

تو کوئی دوسرا اُس پر پڑھے۔ جب ایسا کیا جائے گا تو وہ فوراً تند رست ہو جائیگا اور اسکو گرنے سے کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ الغرض وہ ایسے ہی کرتے تھے اور صحیح و سالم رہتے تھے۔

”یَذْبُحُونَ أَبْنَاءَ كُمْ“ ”تمہارے بیٹیوں کو ذبح کرتے تھے“

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کا باعث یہ تھا کہ فرعون کو جتلایا گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا کہ تیری ہلاکت اور تیری سلطنت کا زوال اس کے ہاتھ سے وقوع میں آیا گا اس نے حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کیا جائے۔ یہ حال پیکھر عورتیں دائیوں کو رشوت دیتی تھیں تاکہ انکی وہ چغلی نہ کھائیں اور ان کے حمل کے ایام پورے ہو جائیں۔

جب بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کو جنگل میں یا کسی پہاڑ کے غار یا کسی اور پوشیدہ مقام میں ڈال دیا کرتی تھیں اور اس پر دس رابر درود بر محمد وآل محمد پڑھ کر دم کیا کرتی تھیں۔ اسکی برکت سے پروردگارِ عالم ایک فرشتے کو اس لڑکے کی پرورش کے لئے مقرر فرماتا تھا اور اسکی ایک انگلی سے دودھ پیدا ہوتا تھا جس کو وہ چوتا تھا اور دوسرا انگلی سے نرم کھانا نکلتا تھا جو اسکی غذا بتاتا تھا۔ یہاں تک کہ اسی طرح بنی اسرائیل نے پرورش پائی اور اس ترکیب سے جن بچوں نے پرورش پائی اور سلامت رہے ان کی تعداد قتل شدہ بچوں کی تعداد سے بہت زیادہ تھی۔

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَ كُمْ اور تمہاری عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رکھتے تھے۔ یعنی ان کو نہ مارتے تھے بلکہ اپنی لوڈیاں بناتے تھے۔ تب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جا کر فریاد کی کہ وہ ہماری بیٹیوں اور بہنوں کا پنی بیویاں بناتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان لڑکیوں کو حکم دیا کہ جب ان کی نسبت اس قسم کا ارادہ کیا جائے تو وہ محمد وآل محمد پر درود بھیجا کریں۔ القصہ خدا ان عورتوں سے فرعونیوں کے شر کو دور کرتا تھا کہ یا تو ان کو کسی شغل میں مشغول کر دیتا یا کسی بیماری

حادثے میں گرفتار کرتا یا

اُس پر کوئی خاص لطف فرماتا پس کوئی عورت بنی اسرائیل سے انکی زوجیت میں نہ آئی بلکہ حق تعالیٰ نے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کی برکت سے ان عورتوں سے اس فعل بدکوڈور کیا۔ پھر خدا فرماتا ہے اور تم کو اس بلاست نجات دینے میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیئے بڑی بھاری نعمت تھی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ اولادِ یعقوب سے فرماتا ہے کہ جب تمہارے باپ دادا پر سے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے بلا میں ردا و رخیف ہو جاتی تھیں تو کیا اتنا نہیں سمجھتے کہ اب جب تم ان کو مشاہدہ کرو اور ان پر ایمان لا تو خدا کی نعمتیں تم پر زیادہ ہوں گی اور اس کا فضل بچہ اتم تمہارے شامل حال ہو گا۔  
(تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۱۲)

## دُرود پڑھ کر نومولود کو بچاتے تھے

آیت کے اس حصہ کی تفسیر ”یَدْبُحُونَ أَبْنَاءَ كُمْ“ (سورہ بقرہ آیت ۴۹) ”تمہارے بیٹیوں کو قتل کرتے تھے“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ ان کی عورتوں میں سے جو کوئی بھی حاملہ ہوتی تو دالی کو رشوت دیتے تھے تاکہ کسی کو نہ بتائے، یوں مدحت مکمل ہو جاتی تھی، جب بچہ پیدا ہوتا تو اسے صحراء میں یا کسی پہاڑ کے سوراخ میں یا کسی اور مقام پر چھوڑ آیا کرتے تھے اور دس مرتبہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجتے تھے۔ جس کے سبب خدا نے تعالیٰ ایک فرشتے کو اس بچے پر مأمور کرتا تھا کہ اس کی تربیت کرے۔ وہ بچہ ایک انگلی سے دودھ پیتا تھا اور دوسرا انگلی سے نرم غذاء کھاتا تھا۔ اس طرح سے بنی اسرائیل کی قوم بڑھتی رہی۔ جتنی تعداد ان کی بچی وہ اس تعداد سے کہیں زیادہ تھی جو قتل ہوئی۔

## بنی اسرائیل درود پڑھکر اپنی عورتوں کو بچاتے تھے

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں اس آیت کی ”وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَ كُمْ“ (سورہ بقرہ آیت ۲۹) ”تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔“ کے ذیل میں فرماتے ہیں عورتوں کو باقی رکھتے تھے اور اپنی کنیزیں بنایتے تھے، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور گریہ دنالہ کرنے لگے، اور کہا کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو کام پر لگائے رکھتے ہیں اور ان سے خدمت کرواتے ہیں لہذا مد فرمائیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا کرو تو اس مصیبت سے نجات حاصل کرو۔

## دریاۓ نیل کا شگافتہ ہونا

امام حسن عسکری علیہ السلام اس آیت کی تفسیر ”وَإِذْ فَرَفَنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ“ (سورہ بقرہ آیت ۵۰) ”جب ہم نے دریا کو چیرا اور تمہیں نجات دی،“ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ دریا کے کنارے پہنچے تو خداۓ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو۔ میری توحید کی تجدید کریں۔ اپنے دلوں کے ساتھ مخلوق کے سردار محمدؐؒ کی نبوت کا اقرار کریں۔ اور ان سے کہو یہ کہیں کہ خدا یا ہمیں یہ دریا عبور کرنے کی ہمت عطا فرم۔ اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھیں اگر ایسا کرو گے تو دریا کا پانی زمین کی طرح ہو جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو یہ دستور دیا تو انہوں نے جواب میں کہا ہمیں جو اچھا نہیں لگتا اسے بجالانے کا حکم دیتے ہو۔ آیا موت کے علاوہ اور کوئی ڈر تھا کہ ہمیں فرعون سے بھگا کر لائے ہو۔؟ اب آپ ہمیں موجیں مارتے ہوئے دریا کے سامنے یہ کلمات

پڑھنے کا حکم دیتے ہو۔ معلوم نہیں ہمارے سر پر اب کون سی مصیبت آئے گی۔ کالب بن یوحنان جو گھوڑے پر سوار تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ یہ دریائی خلیج چار فرج سخ لبی ہو۔ کیا خدا نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ ان کلمات کو پڑھکر اس میں داخل ہو جائیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا! آپ بھی ہمیں یہی حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: ہاں! اس وقت وہ کھڑا ہوا۔ اور اس نے خدا کی توحید، محمدؐ کی نبوت اور امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کی آل اطہار علیہم السلام کی ولایت کا اقرار کیا اور ان کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کی پھر یہ عرض کیا۔

”اللهم بجاههم جوزني على متن هذا الماء“

”اے خدا تجھے ان عظیم ہستیوں کا واسطہ دیتا ہوں مجھے اس پانی کے اوپر سے گزار دے،“ اس کے بعد اپنے گھوڑے کو پانی کے اندر لے گیا اور پانی کے اوپر چلنے لگا پانی ایسے ہو گیا جیسے نرم اور ہموار مٹی ہوئیہاں تک کہ سمندر کے کنارے تک چلا گیا۔ پھر جلدی سے واپس آیا اور بنی اسرائیل سے کہنے لگا۔

اے گروہ بنی اسرائیل! پیغامبر موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کرو۔

”فَمَا هذَا الدُّعَا إِلَّا مفتاح أبْوَابِ الْجَنَانِ مَغَالِقِ أبْوَابِ النَّيْرَانِ وَمَتَّزِلُ الْأَرْزَاقِ“

والجالب على عباد الله و امائه رضاء الرحمن المهيمن الخلاق“

”یہ وہ دعا جس کی نہیں تعلیم دی گئی ہے یہ جنت کے دروازوں کی چاپی، جہنم کے دروازوں کا تالا رزق کو نازل کرنے والی اور خدا نے مہربان کی خوشنودی کو جلب کرنے والی ہے“

بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہنے لگے کہ ہم سوائے زمین پر چلنے کے کسی طرح بھی

نہ جائیں گے۔ خداۓ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا۔ ”اِن اضرب بعاصاک البھر“ اپنے عاصا کو دریا پر ماروا رکھو ”اللهم صل علیٰ محمد وآلہ لما فلقتہ“ اے خُد امَّمَدْ وآلی محمد پر درود بھیج اور اس دریا کو ہمارے لئے چیر دے۔ پس یہ پڑھنا تھا کہ دریا اور دریا کی تہہ تک زمین نظر آنے لگی۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: اب اس میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے۔ ابھی اس کی زمین تر ہے اور پھسلا دینے والی ہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں اس میں ڈھنس نہ جائیں۔ خداۓ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا: اے موسیٰ ! کہو۔

”اللهم بحق محمد وآلہ الطیبین جفھها“ تفسیر امام صہ ۲۱۷  
اے معبود محمد وآلی محمد علیہم السلام کے صدقے میں اس زمین کو خشک کر دے

جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو خدا نے بادی صبا کو اس کی طرف بھیجا اور وہ زمین خشک ہو گئی۔ پھر موسیٰ نے فرمایا۔ اب داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا! اے پتیخ بر خدا! ہم بارہ قبیلے ہیں۔ جب ہم دریا میں داخل ہوں گے تو ہر قبیلہ کی یک کوشش ہو گئی کہ ہم دوسرے سے آگے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی حادثہ رونما ہو جائے۔ اگر ہر قبیلے کے لئے علیحدہ راستہ بن جائے تو اس چیز کا قطرہ نہ ہو گا۔ خداۓ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اپنے عاصا کو ان کی تعداد کے مطابق بارہ مرتبہ زمین پر ماروا رکھو یہ کہو:

”اللهم بجاه محمد وآلہ الطیبین بین لنا الارض وامط الماء عنا“  
”اے خدا! محمد اور ان کی پاک آلی کی آبرو کی قسم زمین کو ہمارے لئے ظاہر فرماؤ پانی کو دور کر دے پس ایسا کرنا تھا کہ بارہ راستے بن گئے“

اور اوپر سے زمین بادی صبا کے چلنے سے خشک ہو گئی۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ نے

اپنی قوم سے فرمایا ب داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا جب ہم میں سے ہرگروہ اپنے اپنے راستے پر چل نکلے گا تو دوسرے گروہ کو معلوم نہ ہو گا کہ ان پر کیا گزری۔

خُدَائِ تعالیٰ نے فرمایا! ان راستوں کے درمیان اپنے عصاء سے مارتے جاؤ اور یہ کہتے جاؤ۔“

”اللَّهُمَّ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ لِمَا جَعَلْتَ فِي هَذَا الْمَا طِيقَانًا وَاسْعَةً يَرِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا“

”اے خُدَادِ تَحْتَهُ مُحَمَّدُ اور ان کی پاک آل کا واسطہ، اس پانی کے درمیان بڑے بڑے روشنداں بنادے تا کہ یہ گروہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں، اس کے بعد بنی اسرائیل داخل ہو گئے۔

## بعثت سے قبل یہودی دُرود پڑھ کر خُدَاد سے

### مد طلب کرتے تھے

”وَكَانُوا مِنْ قَبْلٍ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ“ (سورہ بقرہ آیت ۸۹)

”بعثت سے قبل آنحضرتؐ کے نام کے ذریعے کافروں پر فتح و نصرت طلب کرتے تھے اور جب وہ آیا اور اس سے پہچان لیا تو اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خُدَاد کی لعنت ہے۔“

امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خُدَاد نے پیغمبرؐ کو بعثت سے پہلے یہودیوں کے ایمان کے بارے میں مطلع کیا ہے کہ یہودی پیغمبرؐ کا نام لے کر اور ان کے اور ان کے اہلیت پر صلوuat بھیجنے کے ذریعے سے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کرتے تھے۔ (تفسیر امام حسن عسکری: ۳۹۳)

## موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

**جب بھی مشکل میں پڑیں دُرود بھیجا کریں**

امام فرماتے ہیں کہ خُداوند تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ان کے بعد والے زمانے کے یہودیوں کو حکم فرمایا تھا کہ وہ جب بھی کسی مشکل میں پڑیں اور یا کسی مصیبت میں بٹلا ہو جائیں تو خُدا کو مُحَمَّد و آلِ مُحَمَّد علیہم السلام کا واسطہ دے کر پُکاریں اور ان کے وسیلے سے مدد طلب کریں۔

یہودی اس حکم پر عمل کرتے تھے یہاں تک کہ مدینہ کے یہودی بعثت پیغمبرؐ سے قبل سالہا سال تک ایسا کرتے اور بلا وائے، مصیبتوں اور مشکلات پر غلبہ حاصل کرتے تھے۔

رسول اکرمؐ کی بعثت سے دس سال قبل دو قبیلے اسد اور غطفان اور کچھ مشرکین یہودیوں کے ساتھ دشمنی کرنے اور ان کو اذیت و تکلیف دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہودیوں نے خُداوند تعالیٰ کو مُحَمَّد و آلِ مُحَمَّد علیہم السلام کا واسطہ دے کر درخواست کی تو اس تقرب سے انہوں نے مشکلات پر قابو پالیا۔

**دُرود کی برکت سے گائے**

**دیرہ حلا کھا شر فیوں میں فروخت ہوئی**

”وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِنَفُوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذَبَّحُوا بَقَرَةً ۖ۵“ (سورہ بقرہ آیت ۲۷)

”جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خُدا تم کو حکم دیتا ہے کہ گائے کو ذبح کرو اور اس کا ایک تنکڑا لے کر اس مقتول کے بدن کو لگاؤ جو کہ تمہارے محلے میں پڑا ہوا ہے تاکہ گُلُم خُدا سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے اور تم کو اپنے قاتل کے نام سے خبردار کرے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر صہ ۲۲۳ پر اس قتل کا قصہ اس طرح پر ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے حسن و جمال اور شرافت حسب و نسب اور پرده نہیں اور پارسائی میں شہرہ آفاق تھی اور بہت سے شخص اس سے نکاح کرنے کے خواستگار تھے اور اس کے تین چہرے بھائی تھے وہ ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہو گئی جو علم اور پارسائی میں اور بھائیوں پر فوقيت رکھتا تھا باقی دونوں بھائیوں کو یہ امر نہیں شاق اور ناگوار گزرا اور شدّتِ رشک و حسد کے باعث اُس کے قتل کے درپے ہوئے۔ آخر کار ایک روز رات کے وقت ضیافت کے بہانے اپنے گھر بُلا کر اُس کو قتل کر دیا اور اُسکی لاش کو اٹھا کر اپنی قوم کے سب سے بڑے قلبیے کے محلے میں ڈال آئے جب صبح ہوئی اور لوگوں نے لاش دیکھی اُسکے پھرے بھائی جو اُس کے قاتل گریبان چاک کیئے سروں پر خاک ڈالے وہاں آئے اور اہل قبیلہ پر اس کے خون کا دعویٰ کیا۔

الغرض جب یہ مقدمہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ائے موسیٰ ان کی درخواست کو قبول کرو مجھ سے اس کے قاتل کے ظاہر کرنے کی دعا کروتا کہ وہ قتل کیا جائے اور لوگ تہمت اور جرمانہ سے نجات پائیں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کی درخواست کی قبولیت کے ضمن میں تیری اُمّت کے نیکیوں میں سے ایک شخص کی (جس کا دین محمد اور اُسکی آلیٰ اطہار پر ذرود بھیجننا اور محمد اور اس کے بعد علیٰ کو جمیع مخلوق پر فضیلت دیتا ہے) روزی فراخ کروں اور اس قضیہ میں اسکو دنیا میں مالدار اور غنی کر دوں تاکہ محمد اور اُسکی آلیٰ اطہار کو اور وہوں پر فضیلت دینے کا کچھ ثواب اس کوں جائے۔

تب موسیٰ نے عرض کی ائے پروردگار۔! اس مقتول کے قاتل کو ہم پر ظاہر کر اس وقت جانب رب العزّت سے وحی ہوئی کہ ائے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اس

کے قاتل کو تم پر ظاہر کریا گرتم یہ کرو کہ گائے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک تکڑا اس مقتول کے بدن پر ماروتا کہ میں اسے زندہ کروں۔ الغرض ان آیات کا بھی مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس قسم کی گائے ذبح کرنے کا حکم دیا وہ گائے اُسی نوجوان کے پاس تھی جو کثرت سے درود پڑھتا تھا اُس نے عالم رویا میں مُحَمَّدؐ علیہم السلام کی زیارت کی اُن حضرات نے اس سے فرمایا تھا چونکہ تو ہمارا دوست ہے اور ہم کو اور وہ پرفضلیت دیتا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ تم کو اس عمل کا کچھ عوض دُنیا میں بھی دیں۔ جب لوگ تیری گائے میں وہ تمام صفات پا کر خریداری کیلئے آئیں تو اپنی ماں کی بے اجازت فروخت نہ کرنا۔ بالآخر جب صحیح ہوئی بُنی اسرائیل اس گائے کی خریداری کو آئے اُس کی قیمت دو ۱۲ اشتریوں سے بڑھ کر ایک بیل کی کھال بھر کر اشرفیاں قرار پائی۔ جو دیر طلاق لا کھا شرفی تھے۔

قیمت ادا کرنے کے بعد جب ذبح کر کے اس گائے کے گوشت کا تکڑا اس مردے کے جسم پر مارا اور دعا کی ائے خُد امَّهَدؐ اور انکی آلِ اطہار کے جاہ و مراتب کا واسطہ اس مردہ کو زندہ کر اور بولنے کی طاقت عطا فرما۔

القصہ وہ جوان صحیح و سالم ہو کر سیدھا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور عرض کی ائے پیغمبر خُدَا میرے ان دو پچھرے بھائیوں نے میری پچھری بہن کے بارے میں مجھ سے حسد کر کے مجھ کو قتل کر دیا اور مار کر اس قبیلہ کے محلے میں ڈال گئے تاکہ میرا خون بہا ان سے وصول کریں۔ پس موئی علیہ السلام نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

بعد ازاں اس نوجوان نے (جسے کثیر مال حاصل ہوا تھا) حضرت موئی علیہ السلام سے عرض کی یانہی اللہ میں ان مالوں کیونکر حفاظت کروں اور حاسدوں کے حسد اور دشمنوں کی دشمنی سے کس طرح محفوظ رہوں۔ حضرت موئی نے فرمایا ائے جوان اس مال پر درست اعتقاد

سے محمد وآل محمد پر دُرود پڑھا کر جیسا اسکے حاصل ہونے سے بیشتر پڑھا کرتا تھا۔ پس جس خدا نے اس قول کی برکت سے تجھ کو یہ مال عطا فرمایا ہے وہی اسکی حفاظت بھی کریگا

جب موئی نے اس جوان صالح سے یہ باتیں کیں اور اللہ تعالیٰ اس کے کلام (ڈرود) کے سبب اس کا محافظہ ہوا تو اس وقت اس جوان نے جوز ندہ ہوا تھا کہا کہ میں اس جوان کی طرح محمد وآل محمد پر دُرود پڑھیج کر اور ان کے انوارِ مقدّسہ سے مت Oscill ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دُنیا میں زندہ رکھ کر میرے چچا کی لڑکی سے بہرہ مند کرا اور مجھ کو اس کے سبب خیر کثیر عطا فرم۔ اسوقت وحی ہوئی کہ ائے موئی اس زندہ جوان کی عمر قتل ہونے کے بعد ساٹھ برس باقی رہی تھی اب چونکہ اس نے محمد اور انکی آل اطہار سے مت Oscill ہو کر مجھ سے درخواست کی ہے اس لیے ستر برس ہم نے اسکی عمر میں اور زیادہ کئی اور ایک سو برس اسکی عمر کر دی کہ اس عرصے میں وہ صحیح و سالم رہیگا اور اسکے

حوال میں کچھ فرق نہ آئے گا اور اسکے قوی میں ذرا بھر صعب نہ ہوگا اور اسکی قوت شہوانی قوی رہے گی اور اس دُنیا کے حلال سے بہرہ ہوگا اور چین سے زندگی بسر کرے گا اور مرتے دم تک دونوں میں جُدائی نہ ہوگی اور دونوں ایک ہی وقت میریں گے اور پھر جنت میں جا کر اکٹھ رہیں گے۔ (تفسیر امام حسن عسکری صہ ۲۲۲)

## زمانہ سابق میں محمد وآل محمد کا واسطہ دیکر دعا کیجا تی تھی

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں صہ ۳۶۹ پر تحریر ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام اب طالب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زمانہ سلف میں یہ بات مشہور و معروف تھی کہ جب محمد اور علی اور انکی آل اطہار کا واسطہ دے کر اسے سوال کیا جائے تو دعا قبول ہو جاتی ہے اور سب حاجتیں

پوری ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ جب کسی شخص کی مصیبتوں کو طول ہو جاتا تھا تو کہا کرتے تھے کہ یہ طول اس وجہ سے ہے کہ محمد اور ان کی آل اطہار کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کرنا اس کو فراموش ہو گیا ہے۔

## روزِ جمعہ کے اعمال

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ صلوٰات پڑھنے کا اثر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص بھی جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ بھی پر صلوٰات بھیجے گا۔ اس کے ۸۰ سال کے گناہ بخش دینے جائیں گے

## جمعہ کے دن بہترین عمل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں شبِ جمعہ کے دن محمد وآل محمد پر صلوٰات بھیجنے سے بہتر کوئی عمل نہیں۔  
(فضائل صلوٰات ص ۲۹)

## (بارہ مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنے کا ثواب)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص شبِ جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں (۵۰) مرتبہ سورۂ اخلاص (قل هو اللہ) پڑھے اور نماز کے بعد کہے۔

”اللهم صل علی النبی العربی و آله“

تو خداوند عالم اس کے گذشتہ اور آئینہ دہ گناہوں کو بخش دیگا اور اس طرح ہو گا جیسے اس نے بارہ

مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہوا اور خداوند عالم اسے قیامت میں بھوک اور پیاس سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے تمام رنج و غم کو دور کر دے گا اور اس کی شیطان اور اس کے لشکر کے شر سے حفاظت کر گیا۔ اور اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھے گا۔ اور جان کنی کی تکلیف کو اس کے لئے آسان کر دیگا۔ اور اگر وہ اس دن یا اس شب میں مر جائے تو شہید مرے گا خدا اس سے عذاب قبر کو ہٹا دیگا۔ اور وہ خداوند عالم سے جو مانگے گا اسے عطا کریگا۔ اس کی نماز اور روزہ کو قبول کر دیگا۔ اور اسکی دعاؤں کو مستجاب فرمائیگا۔ اور ملک الموت اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کریگا جب تک کہ رضوان جنت بہشت کی خوبیوں کے پاس نہ لے آئے۔

(فضائل صلوٰات ص ۱۷، آثار برکات صلوٰات ص ۱۲۹)

## اعمال شب جمعہ و روز جمعہ

### اعمال شب جمعہ

- (۱) ہر شب جمعہ کو دعا کے کمیل پڑھنے کے نہایت ثواب حاصل ہوگا۔
- (۲) زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کے پڑھنے کا بھی شب جمعہ کو ثواب عظیم ہے۔
- (۳) شب جمعہ اور روز جمعہ صلوٰات بے انہتا ہے کم از کم ۱۰۰ مرتبہ صلوٰات ضرور پڑھنے۔
- (۴) سورہ یسوس، واقعہ اور احقاف و رحمٰن و دخان شب جمعہ پڑھنے کا بیج ثواب ہے۔
- (۵) حدیث میں وارد ہوا ہیکہ اس دعا کو شب جمعہ میں پڑھنے کے نہایت طول و طویل ثواب لکھے ہیں: **الْحَمْدُ لِلّهِ مِنَ الْأَوَّلِ الدُّنْيَا إِلَى فَنَائِهَا وَ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى بَقَائِهَا الْحَمْدُ لِلّهِ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ وَ أَسْتَغْفِرُ اللّهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا**

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

## اعمال روز جمعہ

منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر روز جمعہ کو یہ دعاء سات مرتبہ پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ نِإِلَّا وَصِيَّاءَ الْمَرْضِيَّينَ بِأَفْضَلِ  
صَلْوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ  
عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَعَلَى أَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ حَتَّى  
تعالیٰ لا کھ حسنہ اسکے نامہ اعمال میں لکھے گا اور لا کھ گناہ اسکے مٹایا گا اور لا کھ حاجتیں اسکی

برائے گا اور لا کھ درجے اسکے بہشت میں بلند کرے گا

بسنِ معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو یہ صلوات پڑھے گا اپنے گناہوں  
سے پاک ہو گا مثل اس روز کے شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔

صَلَواتُ اللَّهِ وَ صَلَواتُ مَلَائِكَتِهِ وَ أَنْبِيَاِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

## صلوات روز جمعہ

ہر روز میں مستحب ہے کہ یہ صلوات ہر روز ماہ مبارک میں اور ہر روز جمعہ کو تمام سال میں پڑھے  
إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا لَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ يَا رَبِّ وَ سَعْدِيُّكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَارَ حَمَّتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
 إِبْرَاهِيمَ اِنْكَ حَمِيدُ مَجِيدُ اللَّهُمَّ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 سَلَّمْتَ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ امْنُنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 مَنَّتَ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 هَدَيْتَنَا بِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا شَرَفْتَنَا بِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْهُ مَقَا مَا مَحْمُودًا يَعْبِطُهُ . بِهِ الْأَوْلَوْنَ وَالْآخِرُونَ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَلَعْتُ شَمْسُ أَوْ غَرَبْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 السَّلَامُ كُلَّمَا طَرَفْتُ عَيْنُ أَوْ بَرِقْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا  
 طَرَفْتُ عَيْنُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَرَفْتُ عَيْنُ أَوْ ذَرَفْتُ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا ذَكَرَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا  
 سَبَّحَ اللَّهُ مَلَكُ أَوْ قَدَّسَهُ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي الْأَوَّلِينَ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي الْآخِرِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ رَبِّ الْبَلْدَ الْحَرَامِ  
 وَرَبِّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبِّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ أَبْلُغْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 عَنَّا السَّلَامُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا مِنَ الْبَهَاءِ وَالسُّرُورِ وَالنَّصْرَةِ وَالْكَرَامَةِ  
 وَالْغُبْطَةِ وَالْوَسِيلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَالشَّفَاعَةِ  
 عِنْدَكَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أَفْضَلَ مَا تُعْطِي أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ وَأَعْطِ مُحَمَّدًا

افْوَقْ مَا تُعْطِي الْحَلَاقِي مِنْ الْخَيْرِ أَضْعَافًا كَثِيرًا لَا يُخْصِيهَا غَيْرُكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَطْيَبَ وَأَطْهَرَ وَأَزْكَى وَأَنْهَى وَ  
 أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَعَلَى أَحَدٍ مِنْ  
 خَلْقَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَالِ  
 مَنْ وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى مَنْ شَرَكَ فِي دَمِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ . وَالْعَنْ  
 مَنْ أَذَى نَبِيِّكَ فِيهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِمامِي  
 الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالآهُمَا وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُمَا وَضَاعِفِ الْعَذَابِ مَنْ  
 شَرَكَ فِي دَمِهِمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ الْحُسَيْنِ إِمامِ الْمُسْلِمِينَ  
 وَوَالِ مَنْ وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ إِمامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ  
 عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
 إِمامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى  
 مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ إِمامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ  
 وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 عَلِيٍّ ابْنِ مُوسَى إِمامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالآهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ  
 وَضَاعِفِ الْعَذَابِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِمامِ

الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالْهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفُ الْعَذَابُ عَلَىٰ مَنْ  
 ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عَلِيٍّ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالْهُ  
 وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفُ الْعَذَابُ عَلَىٰ مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ حَسَنِ بْنِ  
 عَلِيٍّ مَامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ وَالْهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفُ الْعَذَابُ عَلَىٰ  
 مَنْ ظَلَمَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ الْخَلِيفَ مِنْ بَعْدِهِ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَوَالِ مَنْ  
 وَالْهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَعَجِلْ فَرَجُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ الْقَاسِمِ وَالْطَّاهِرِ ابْنِي  
 نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ خَلْفُ نَبِيِّكَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ اللَّهُمَّ مَكِّنْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ  
 أَجْعَلْنَا مِنْ عَدِدِهِمْ وَصَدَدِهِمْ وَأَنْصَارِهِمْ عَلَىٰ الْحَقِّ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ  
 اللَّهُمَّ اطْلُبْ بِرَحْلِهِمْ وَرِتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ وَكُفَّ عَنَّا وَعَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ  
 وَمُؤْمِنَةٍ بَاسَ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَكُلِّ دَائِيَةٍ أَنْتَ الْخَدُّ بِنَاصِيَّتِهَا أَنْتَ أَشَدُّ بَاسًا  
 وَأَشَدُّ تَنْكِيَّلاً.

” جمعہ کے دن نبی پر ”

سودفعہ صلوات بھیجنے کا ثواب ”

شیخ صدقہ علیہ الرحمہ نے کتاب ثواب الاعمال میں انہوں نے ابو الحسن امام علی رضا علیہ السلام سے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سودفعہ صلوات بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی ساٹھ (۲۰) حاجتوں کو پورا فرمائے

گا۔ جن میں سے تمیں دُنیا کی اور تمیں آخرت کی۔

(۵) نمازِ صحیح اور نمازِ مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے

بات کرنے سے پہلے ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَةَ يَصْلُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
صَلَوَوْ عَلَيْهِ وَسَلَمُوا تَسْلِيمًا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَذْرِتَهُ“

(۶) (بحذف اسناد) امام ابو الحسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ صحیح

اور نمازِ مغرب کے بعد اپنے پیروں کو حرکت دینے اور کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے کہے

”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَةَ يَصْلُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلَوَوْ عَلَيْهِ وَسَلَمُوا تَسْلِيمًا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَذْرِتَهُ“ (بیشک اللہ تعالیٰ اور اس

کے فرشتے نبی پر صلوٽ بھیجتے ہیں، ائے ایمان والو تم بھی ان پر صلوٽ بھیجو اور سلام بھیجو جیسا  
سلام بھیجنے کا حق ہے، پروردگار رحمت نازل فرمان بھی محمد اور آپ کی ذریت پر) تو اللہ تعالیٰ  
سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستر دُنیا میں اور تمیں آخرت میں،“

راوی کہتا ہے میں نے امام سے عرض کیا، اللہ کا صلوٽ بھیجنا، فرشتوں کا

صلوٽ بھیجنا، اور مونین کا صلوٽ بھیجنا اس سے کیا مراد ہے۔؟ آپ نے فرمایا! ”اللہ

کا صلوٽ بھیجنا یعنی رحمت نازل کرنا، فرشتوں کا صلوٽ بھیجنا یعنی فرشتوں کی جانب سے

آپ کے لئے پا کیزگی کا اظہار کرنا اور مونین کی جانب سے صلوٽ بھیجنا یعنی مونین کا

آپ کے حق میں دُعا کرنا ہے،

## (باب دوم)

## حدیث رکسائے

ترمذی میں باب مناقب اہل بیت میں عمر ابن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ جب آیہ تطہیر "إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ الْخُلُقُ النَّافِعُونَ" نازل ہوئی۔ تو حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے ندعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیاً و فاطمہ و حسن و حسیناً فجالہم بكساء و علی خلف طہرہ ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنم الرجس و طهرهم تطهيراً قالت ام سلمہ انا معتم يابنی اللہ قال انت على مكانک و انت على الخير (یعنی آپؐ نے علی وفاطمہ، حسن و حسین کو بُلا یا۔ اور ان پر ایک کملی ڈالدی اور علی آنحضرتؐ کی پشت کی طرف تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔! بار الہا۔ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دور رکھ۔ ام سلمہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ فرمایا۔! تم اپنی جگہ پر رہو۔ اور تم خیر پر ہو۔“

یہ حدیث ام سلمہ، مفضل بن بسار اور ابو الحمراء اور انس بن مالک سے مردی ہے امام احمد ابن حنبل نے مناقب میں اور نیز ابن جریر اور طبرانی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپؐ تطہیر پانچ شخصیتوں محدث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علی مرتضیٰ علیہ السلام۔ فاطمة الزہرا صلواۃ اللہ۔ وسلام اللہ علیہا۔ حسن مجتبی علیہ السلام۔ حسین سید الشہداء علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

اور ایک روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اللہُمَّ هَوْ لَأُ إِلَيْكَ مُحَمَّدٌ فاجعل صلواتکَ و برکاتکَ علی آلِ محمدٍ كما جعلتها علی ابراہیم

و آل ابراہیم انک حمید مجید۔ بارالہا! یہ آل محمد ہیں۔ پس اپنی برکت و رحمت ان کے لئے قرار دے جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم کے لئے قرار دی ہے۔

”إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوْ عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ)

معانی الاخبار میں ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا خدا کی صلوٰۃ تو یہ ہے کہ وہ اپنے رسول پر رحمت نازل کرتا ہے۔ اور صلوٰۃ ملائکہ یہ ہے کہ وہ آنحضرت کی پاکیزگی اور طہارت بیان کرتے ہیں۔ اور آدمیوں کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ آنحضرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اور سَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس کا قبول کرنا لازم ہے۔ کسی صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو فرمائیے کہ ہم محمد وآل محمد پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا کہو صلوٰات اللہ و صلوٰاث ملائکتہ و انبیائے و رسلہ و جمیع خلقہ علی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَرَحْمَةُ كَاتِبِهِ، کسی نے عرض کی جو شخص اس طور سے محمد وآل محمد پر درود بھیجے تو اسے کتنا ثواب ملیگا؟ حضرت نے فرمایا خدا کی قسم وہ اپنے گناہوں سے اس طرح باہر آیا گا جو یا بھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

العین میں ہے کہ جناب غریب الغربا امام علی رضا علیہ السلام نے دربارِ مامون میں ارشاد فرمایا۔ ایہا الناس! یہ بات تو ہمارے دشمن بھی جانتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے۔ اب آپ پر درود کیونکر بھیجا جائے؟ حضرت نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

● مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكَتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔“

کیوں ائے گروہ مردم۔! جو کچھ میں نے بیان کیا آیاتم میں سے کوئی شخص اس کے خلاف کہہ سکتا ہے۔؟ سب نے جواب دیا نہیں۔ (کس کو اختلاف نہیں ہے) مامون بولا۔! جو کچھ آپ نے فرمایا اُس پر تمام امت کا اتفاق ہے کسی نے اس کے خلاف نہیں کہا مگر آپ کسی اور آیتِ قرآنی سے جو اس آیت سے واضح ہوا س با ت پر دلیل لائیے کہ آل رسول پر خُد انے درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اُن حضرت نے فرمایا۔! ائے گروہ علماء۔! یہ تو بتاؤ کہ قول باری تعالیٰ ”یَسْ هَذِهِ الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ هَذِهِ لِمَنِ الْمُرْسَلِينَ هَذِهِ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ هَذِهِ هُدًى لِلنَّاسِ هَذِهِ طَلاقٌ مُطْهَى“ میں خُد انے کسے مُراد لیا ہے۔؟ اُن لوگوں نے عرض کیا بے شک و شبہ میں یہ جناب رسول خُد ا کا نام ہے۔ حضرت نے فرمایا اسی آیت سے خُد اے تعالیٰ نے محمد وآل محمد کو وہ فضیلت عطا فرمائی جس کی کہنے (حقیقت) وصف تک سوا اے اُس شخص کے جو اس کو سمجھ چکا ہے اور کوئی پہنچاہی نہیں۔ تفصیل اُسکی یہ ہے کہ خُد اونہ دن عالم نے اپنے انبیاء کے سواء کسی پر سلام نہیں بھیجا۔ پس فرمایا۔! سَلَامُ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ اور فرمایا سَلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ اور فرمایا ”سَلَامُ عَلَى مُوسَى وَهَرُونَ“ مگر ان نبیوں کی آل پر سلام نہیں بھیجا۔ یعنی یہ نہیں فرمایا۔ سلام علی ال نوح اور نہیں فرمایا۔ سلام علی ال ابراهیم اور نہیں فرمایا سلام علی ال موسی و هرون۔ البتہ یہ فرمایا ہے ”سَلَامُ عَلَى الِّيَاسِينَ“ یعنی آل محمد۔ یہ سنکر مامون نے کہا مجھے یہ بات معلوم ہو گئی کہ معدن نبوت کے سواء اور کوئی شخص قرآن کی تفسیر اور مطالب کو بیان ہی نہیں کر سکتا۔

مقذہ مہ شرائیع الدین میں انہی جناب نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ جناب رسول خُد اصلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر مقام میں (جب کوئی آنحضرت کا نام لے) اور چھینکنے کے بعد اور آندھیوں وغیرہ کے وقت درود بھیجننا واجب ہے۔

الخصال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی حدیث منقول ہے کافی اور من لا حضر الفقیہہ میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو یا کوئی دوسرا تمہارے سامنے نام لے یا اذان وغیرہ میں ان جناب کا نام نامی سُوتُو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ آیت ڈرود خداوند عالم نے اس غرض سے نازل فرمائی ہے کہ لوگ میرے انتقال کے بعد بھی مجھ پر برابر درود بھیجتے رہیں

اسی لینے یہ جلتا یا کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے محمد وآل محمد پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ ایک حدیث میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا: ارشاد باری ہوا۔ اے فرزند عمران! محمد پر درود بھیجو کہ میں بھی ان پر درود بھیجا ہوں اور میرے فرشتے بھی۔

## مُبَاهِلَةِ فَضْلِيلَتِ آلِ عَبَّاٰ پَر سب سے قوی دلیل

قصہ مُباهله شیعہ اور سُنّتی کے درمیان متواترات سے ہے تمام محدثوں، مفسروں اور مورخوں نے اسکو نقل کیا ہے اور گواں کے بعد خصوصیات میں اختلاف ہے لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ مُباهله صرف آل عبّا کے ساتھ تھا اور ان حضرات محمد علیؑ - فاطمہؓ - حسنؓ - حسینؓ کے بیواؤ کوئی دوسرا اسمیں شریک نہیں ہوا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ امیر المؤمنین و فاطمہؓ

سلام اللہ علیہا اور حسین علیہم السلام افضل و اشرف خلقِ خدا ہیں خدا کے نزدیک۔

اہلیت علیہ السلام کو مبارکہ میں شامل کرنا دلالت کرتا ہے کہ انکے ساتھ مبارکہ کرنے میں آپ کو زیادہ وثوق و اعتماد تھا بہ نسبت اسکے کہ تھا مبارکہ کرتے پس اس لئے اپنے جگہ کے مکرزوں کو اور سب سے زیادہ عزیزوں کو اور محبوں کو مقام حلاکت و نفرین میں لائے اور صرف اپنے اوپر کفالت نہ کی اور خاص زن و فرزند کو دیگر اعزاء کے درمیاں اختیار کیا کہ یہ سب سے زیادہ عزیز و محبوب قلوب ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ ”فَمَنْ حَاجَكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفَسَنَا وَأَنْفَسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهُلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَادِبِينَ“ (سورہ آل عمران آیت ۶۱) بعض علماء اہل سنت لفظ ”انفسنا و انفسکم“ سے مبارکہ کرنے والوں کے نفس اور ذات مراد لیتے ہیں نہ وہ شخص کہ جو بہ منزلہ ان کے نفس و ذات کے ہوں اس لئے امیر المؤمنین کو وہ ”ابنا ننا“ میں جانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ابنا ننا میں داخل ہوں یا ”انفسنا“ میں امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہی ہونگے کوئی غیر شریک نہیں ہو سکتا اور ”ابنا ننا“ میں علیؑ کا داخل ہونا اور بھی اچھا ہے اس لئے کہ خود شخص کے ”ابنا ننا“ نفس و ذات سے بھی عزیز ہوتے ہیں چنانچہ صاحب کشاف نے اقرار کیا کہ یہی اک ایسی دلیل فضیلت اہلیت کی ہے کہ اس سے زیادہ قوی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔

## آل محمدؐ کی محبت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے

اماں شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں عبد الرحمن بن ابی یعلیؑ سے انہوں نے مولا امام حسین علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا۔!

اہل بیت کی مودت کو اپنے لئے لازم قرار دو، کیونکہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو گا اس حال میں کہ وہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتا ہو گا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جگت میں ضرور داخل ہو گا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فاسیدہ نہیں دے گا۔

”اَعْلَمُوا اَنَّمَا غِنِّيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِرَسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى  
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ“ (الفاتحہ آیت ۲۱) یقین رکھو! جب کبھی تم تجارت کسب یا جنگ سے مال ہاتھ آئے تو اس کا ۱/۵ اللہ۔ اس کے رسول، ذی القربی۔ یتامی، مساکین، اور مسافروں کا حصہ ہو گا۔ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸ میں حکانی نے ابو عبد اللہ شیرازی کے ذریعے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ یہ یہ آیت صرف اور صرف آل محمدؐ کے حق میں ہے چونکہ اللہ نے ہمیں صدقہ جو مال کا میل کچیل ہوتا ہے سے محفوظ رکھا ہے اس لئے اس کے عوض خمس ہمارا حصہ مقرر فرماتا ہے۔

(۲) تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۳۰۰ پر علامہ جمال الدین قاسمی نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ذی القربی سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ (علی فی القرآن ص ۱۶۹)

## (درود میں کون کون شامل ہیں)

جب آیہ کریمہ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَةُ يُصَلِّوْنَ عَلَى الْبَيْْ“  
”اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ تم بھی ائے ایمان والوں پر درود وسلام بھیجو۔“

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ہم آپ پر کیوں کر صلوٰۃ وسلام بھیجیں؟ فرمایا۔ تم کہو ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ (ائے خدا تو محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما) اصحاب نے عرض کی کہ آل سے کون لوگ مراد ہیں۔؟ فرمایا۔! علیؑ۔ فاطمہؓ۔ حسنؓ۔ حسینؑ علیہم السلام مراد ہیں۔ جب یقینی طور پر یہ بات معلوم ہو چکی کہ آسمان اور زمین کے تمام فرشتے محمدؐ اور علیؑ اور ان کی آل پاک پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو ہم نے اگر محمدؐ اور علیؑ کو اپنی تسبیح بنایا تو اہل ایمان اور صاحبان ایقان کیلئے کسی طرح شک و شبہ کا مقام نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے پر ایک حلقة یاقوت سُرخ کا ہے۔ جب اس کو ہلائیں تو وہ یا علیؑ۔ یا علیؑ کی آواز دیتا ہے۔

## ”آلِ محمدؐ کون ہیں؟“

معانی الاخبار شیخ صدق علیہ الرحمہ نے (حدف اسناد کیسا تھے) ابو بصیر سے انہوں نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آلِ محمدؐ کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ”آپ کی ذریت۔“ پس میں نے عرض کیا۔ اہل بیت کون ہیں؟۔ آپ نے فرمایا ”آنکھ میں جو کہ اوصیاء ہیں،“ پھر میں نے عرض کیا ”عترت سے کون مراد ہیں؟“ آپ نے فرمایا :

”اصحاب عبا“ (پنجتین پاک اصحاب کسائے) میں نے عرض کیا: اُمّت سے مراد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ مؤمنین کہ جنہوں نے ان چیزوں کی تصدیق کی۔ جو اللہ عز وجل کی طرف سے آئی ہیں۔ جو اس تقليد سے تمسک رکھنے والے ہیں کہ جس سے تمسک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ عز وجل کی کتاب آپ کی عترت آپ کے وہ اہل بیت کہ جن سے ہر جس کو اللہ

دور رکھا ہے اور ان کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھا ہے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اور وہ دونوں رسولؐ کے بعد اُمّت پر خلیفہ ہیں۔

عبداللہ بن حعفر ابن ابیطالبؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی کے نازل ہونیکے آثار محسوس فرمائے تو فرمایا کہ میرے پاس بُلَاوَ۔ میرے پاس بُلَاوَ اُمّ المؤمنین صفیہ نے کہا کہ اے رسولؐ خُد اُسکو بُلَائیں۔ آپ نے فرمایا میرے اہلبیت علیؑ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ کو بُلَاوَ۔ پس وہ چاروں صاحبان تشریف لائے تو جناب رسولؐ خُد آنے اُنکے اوپر ایک چادر ڈالی اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا۔ خداوند ! یہ میری آل ہیں۔ صلواۃ بھیج محمدؐ وآل محمدؐ پر اس وقت خداوند تعالیؑ نے آیہ تطہیر نازل فرمائی

(جناب رسولؐ خدا نے اہلبیت پر اس طرح صلواۃ بھیجنے کو فرمایا ہے جس طرح آل پر (گویا اہلبیت اور آل ایک ہی ہوئے) (البلاغ لمبین ص ۳۶۶)

”علیٰ نفس اللہ“

”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ أَبْتَغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعَبَادِ“

ترجمہ: اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو رضامندی خدا کیلئے اور خدا بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔

امام غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں جب هجرت میں جناب امیر المؤمنینؑ کے بستر مبارک پر سور ہے تھے تو خدا نے جبریلؑ اور میکايلؑ کی جانب وحی کی۔

میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ اور تم دونوں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے ہے کوئی جو اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کو گوارانہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا کہ تم دونوں علیٰ کے مثل ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس کو اپنے حبیب محمد کا بھائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سورا ہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کر رہا ہے۔ اور اپنی زندگی کو ان پر فدا کر رہا ہے۔ تم دونوں جا کر اس کو اس کے دشمنوں سے بچاؤ۔

جریئل جناب امیر کے سر مبارک کی طرف اور میکا یل پاؤں کی طرف اُترے اور تمام رات ان کی حفاظت کرتے رہے اور پکارتے رہے شبابش، شبابش ائے پسر ابوطالب خدا اور اسکے فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا نے آنحضرت پر یہ آیت نازل فرمائی۔

(ارجح الطالب - ص ۸۸)

## ”وَ عَلَىٰ نَفْسِ رَسُولٍ“

”فَمَنْ حَاجَكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ“ (سورة آل عمران آیت ۶۱)

ترجمہ: (اے محمدؐ تجھ کرنیوالوں سے) کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلا لیں اور ہم اپنے نفسوں (جانوں) کو بلا لیں تم اپنے نفسوں (جانوں) کو پھر ہم سب گڑگڑا کر دعا کریں۔ بعد ازاں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں

”عجیب شان ہے ذاتِ علیٰ ابی طالب علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا نفس ہے اور محمد فرماتے ہیں کہ میرا اپنا نفس ہے“

(۱) جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ انفسنا سے مراد علیٰ ابی طالب علیہ السلام اور آبائنا سے مراد حسن اور حسین اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہیں۔

(۲) سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیہ (مبالغہ) نازل ہوئی تو رسالتِ آبؑ نے علیٰ، وفاتِ حسن و حسین کو بُلا کر کہا پروردگاریہ میرے اہلبیت ہیں۔

(ارجح المطالب ص ۶۶، اخچہ احمد و مسلم والترمذی والناسائی فی الحصائر)

(۳) ابن عباس سے روایت ہے کہ نصارائے نجراں سے چند آدمی جناب رسالتِ آبؑ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ وہ بولے عیسیٰ جن کی نسبت آپ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کے بندے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ”میرا گمان بجا ہے“

پس وہی نازل ہوئی کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ بہ تحقیق کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح اُن مریم خدا ہیں بعدہ آیہ مبالغہ نازل ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مبالغہ کروں۔ پھر ان لوگوں نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صحیح ہوئی تو رسالتِ آبؑ علیٰ۔ فاطمہ۔ اور حسین علیہم السلام کے ساتھ تشریف لائے۔

اسقت نے ان سے کہا اللہ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا سے دعا مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدائے تعالیٰ اس کو اس کی جگہ سے ہٹادے گا۔ تم

ان سے مبایلہ نہ کرو رنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔

”قُل لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُربَى“ (سورہ شورہ آیت ۲۳)

ترجمہ: اے رسول آپ کہہ دیں کہ میں تم لوگوں سے اس ہدایت کے بد لے کچھ اجر طلب نہیں کرتا مگر قربابت داروں کی محبت۔

جب یہ آیت نازل ہوئی بروایت ابن عباسؓ لوگوں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ کون لوگ آپ کے قربابت دار مراد ہیں جن کی مودت فرض کی گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: علیؑ اور فاطمہؓ اور ان کے فرزند۔

دلائل الصدق، بیانِ المودۃ، صواعق محرقة اور دُرِّ منشور وغیرہ متعدد کتابوں سے اس روایت کو مختلف الفاظ سے نقل کیا گیا ہے۔ مقصد سب سے یہی ہے کہ اس آیہ و افی ہدایہ میں جن لوگوں کی مودت فرض کی گئی ہے۔ وہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب بتولؑ معظمہ فاطمۃ الزہرا صلوٰات اللہ وسلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد طاہرین ہیں۔ اور مقدمہ تفسیر کثیر امام فخر الدین رازی سے بھی اسی طرح منقول ہے گویا جناب رسالت مکی تعلیمات کا اجر ہے مودت آل رسولؓ توجیہ ک مودت اہل بیت نہ ہوگی تعلیمات قرآن پر عمل کرنا ہی تصرف غاصبانہ ہوگا اور حرام ہوگا۔ جس طرح کہ عام کسی اجیر کی اجرت ادا کیئے بغیر اس چیز کا استعمال ناجائز و حرام ہوتا ہے جس سے اس اجرت کا تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں سورہ حمد کی تلاوت روز آن دس مرتبہ واجب گردانہ ہے

”غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالُّينَ“ غاصبین و ظالمین کی راہ پر نہ چلا

(تفسیر انوار النجف ص ۲۲۲، مسند احمد بن حنبل)

(۲) زادان جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ آپ نے فرمایا ہم اہلیت کے متعلق سورہ حم میں ایک آیت ہے نہیں نگاہ رکھے گا کہ ہماری دوستی کو گلرہ ایک مومن۔ پھر آپ نے اس آیہ فُل لَّا أَسْأَلُكُمْ کو پڑھا

## سورہ برأت کی تبلیغ دلیل عترت

شیخ صدقہ علیہ الرحمہ نے معانی الا خبار صہ ۱۳۷ پر تحریر کیا ہے کہ سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے کسی کو بھیجننا، پھر راستے سے اُسے واپس لے لینا اور علیؑ سے سورہ برأت کی تبلیغ کروانا اس بات کی دلیل ہے کہ علیؑ عترت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم ہیں۔

اور آپؐ کا قول کہ ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میری طرف سے اس پیغام کو کوئی نہ پہنچائے سوائے میرے یا ایسے مرد کے کہ جو مجھ سے ہو۔“ چنانچہ یہی سمجھانے کے لئے کہ خلافت کے لئے مستحق سوائے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے کوئی اور نہیں پہلے دیکھ بھجا، فوراً جبرائیلؑ امین نازل ہوئے اور فرمایا۔! یا رسول اللہ تعالیٰ بعد درود وسلام ارشاد فرماتا ہے کہ سورہ برأت کی تبلیغ آپ خود فرمائیں یا وہ جو آپ سے ہو۔

شیخ صدقہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عترت سے مراد علی علیہ السلام اور آپؐ کی ذریت جو حضرت فاطمہ اور نبیؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور یہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے جن کو امامت پر اپنے نبیؑ کی زبانی نص قائم کر دی ہے اور یہ بارہ ہیں ان میں سے پہلے علی علیہ السلام اور آخری قائم علیہ السلام ہیں کہ جو عترت کے سلسلے کے ان تمام معانی کے حامل ہیں کہ جن کے عرب قائل ہیں۔

## ”علیٰ عترتِ رسول ہیں،“

تجب تو ان لوگوں پر ہے جو باوجود نبی اکرم کے بار بار جتلانے کے باوجود علیؑ کو عترت سے جدا سمجھتے ہیں اور کچھ جہلاء ایسے بھی ہیں جو علیؑ کی سیادت مانے تیار نہیں۔ دُرود میں علیؑ کا شمار نہیں کرتے۔

## ”علیٰ آلِ رسول ہیں شامل ہیں،“

”متعدد حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کی نسل کو اپنی نسل اور اپنی ذریت کو صلب جناب امیر المؤمنینؑ سے ظاہر ہونا بیان فرمایا اور متعدد مرتبہ جناب امیرؓ کو ابوجلدی یعنی میرے بچوں کے باپ فرمایا۔

**إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُدْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجُسَ أَهْلَ الْبُيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا**

سورة الحزاب ۲۳

۱) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ آئیہ تطہیر میرے گھر میں نازل ہوئی تھی۔ اسوقت جناب رسول خدا اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؓ و حسنؑ و حسینؑ کو بلوایا اور فرمایا کہ یہ میرے اہلی بیت ہیں۔ (یہ حدیث بخاری کی شرائع کے بوجب صحیح ہے)

۲) واثقہ بن اسقع کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ کے پاس انکے گھر آیا۔ لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ جناب فاطمہؓ نے فرمایا کہ وہ تو جناب رسول خداؓ کی طرف گئے ہیں کیونکہ جناب رسول خداؓ نے انہیں بلایا تھا۔ اتنے میں حضرت علیؑ جناب رسول خداؓ کے ہمراہ تشریف لائے اور وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے۔ میں بھی ان دونوں کے ہمراہ گھر میں داخل ہوا۔

پس جناب رسول خدا نے حسن و حسین کو بُلًا کراپے دونوں طرف بھالیا اور فاطمہ اور انکے شوہر حضرت علیؑ کو بھی اپنے پاس بھالیا پھر ان سب کے اوپر ایک رِدا ڈالی آئی تطہیر تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ میرے اہل بیٹت ہیں۔ (یہ حدیث شرائع شیخین کے بموجب صحیح ہے ابوسعیل محمد بن الحوی نے یہ حدیث معہ اسناد آغاز سلطان مرزا مولف البلاغ لمبین کے پاس لکھ کر بھیجی)

(۳) سعد بن وقاص سے مردی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا کے اوپر وحی کے آثار ظاہر ہوئے پس آپ نے علیؑ و فاطمہ اور انکے دونوں بیٹوں کو اپنی ردا کے اندر داخل کر کے فرمایا کہ! اے خدا یہ میرے اہلیت ہیں اور میری آل ہیں۔

(۴) البلاغ لمبین ص ۵۹ سالم بن جعد کہتے ہیں کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ آپ جو حسن سلوک علیؑ کے ساتھ کرتے ہیں وہ کسی اور صحابی رسولؐ کے ساتھ نہیں کرتے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ علیؑ میرے مولا ہیں۔

(۵) البلاغ لمبین ص ۵۹ سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو مبارک باد دی کہ اے ابن ابی طالب آپ نے صحیح و شام کی دراخالتیکہ آپ تمام مومنین و مومنات کے مولا ہیں۔

(۶) علامہ دارقطنی کتاب الفھائل میں معقل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ عترت رسولؐ ہیں یعنی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ تم سک اور جن کی اطاعت کی ہدایت رسول خدا نے اُمّت کو کی ہے۔ اور اُمّت سے ان کے لئے اقرار لیا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یعنی عترت رسول خدا

ہدایت کے ستارے ہیں۔ جس سے ان کی پیروی کی ہدایت پائی۔ (البلاغ اکمین ص ۵۹۷)

(۷) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول خدا اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس صحابہ میں برآمد ہوئے اور آپ کے ساتھ علیؑ ابی طالب و حسن و حسین علیہم السلام تھے۔ پس آپ نے صحابہ کو مناطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو! یہ جو میرے ساتھ ہیں تمہارے نبیؑ کے اہلبیت ہیں، خداوند تعالیؑ نے ان کو بزرگی عطا فرمائی ہے اپنا راز ان میں محفوظ فرمایا ہے۔ اپنا علم ان میں ودیعیت کیا ہے۔ یہ دین کے ستون ہیں نبیؑ کی امت پر شاہد ہیں۔ خداوند تعالیؑ نے ان کے نور کو اپنی مخلوق سے پہلے خلق فرمایا۔ چنانچہ وہ اس کے عرش کے نیچے موجود تھے اور اس کے علم سے منتخب تھے ان کو برگزیدہ کیا اور منتخب کیا ان لوگوں کو اپنی مخلوق کیلئے عالم و فقیہہ مقرر کیا اور اپنے راستے پر انھیں چلا یا۔ پس وہ ہادی دین اور آئمہ و سلطی ہے۔ یہ ہوگ مونین کیلئے مضبوط قلعہ ہیں اور ہدایت تلاش کرنے والوں کی آنکھوں کے نور ہیں۔ یہ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اُس کو جوان کی طرف اپنی اتجالے جاتا ہے اسکے لئے نجات ہیں جوان کے سامنے میں پناہ لیتا ہے۔

”حدیث ثقلین کتاب اللہ و عترتی“

”انی تارک فیکم الشقلین کتاب اللہ و عترتہ“

شیخ صدقہ علیہ الرحمہ نے کتاب معانی الاخبار میں (حلف اسناد کیساتھ) تحریر کیا ہے فرمایا ابوسعید خدری سے کہ نبیؑ کریم نے ارشاد فرمایا! ”بے شک قریب ہے کہ میں بلا یا

جاوں، اور میں اس پر لبیک کھوڑے جا رہا ہوں گا۔ پس میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (ایک) اللہ عز وجل کی کتاب اور (دوسرا) میری عترت اللہ کی کتاب ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کے درمیان کھنخی ہوئی ہے اور میری عترت میرے اہل بیٹ ہیں۔ (اہل بیٹ کے بارے میں رسول اللہ نے کئی مرتبہ بتلا دیا کہ علیؑ و فاطمہؓ حسنؑ و حسینؑ ہیں)

(۲) (حذف اسناد کیساتھ) معانی الاخبار جلد اول ص ۱۳۳ ابوالعباس تغلب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول ”إِنَّ تَارِكَ فِيْكُمُ الظَّلَمِينَ“ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کس وجہ سے ان دونوں (قرآن و عترت) کو ظلمین کہا گیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ اس لئے کہ ان دونوں سے تمسک رکھنا شقیل (دشوار) ہے۔

(۳) شیخ صدوق نے معانی الاخبار ص ۱۳۳ میں غیاث بن ابراہیم سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آپ نے علیؑ ابن حسین علیہ السلام سے آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ میں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول ”میں تم میں دو گرانقدر چیزوں کو پیچھے چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت“ کے بارے میں سوال کیا کہ یہاں پر عترت سے کون مراد ہیں؟ بس امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں حسنؑ و حسینؑ کی اولاد سے نوآئمہؑ ان کا نواس مہدیؑ اور قائمؑ ہوگا۔ یہ اللہ کی کتاب سے جد انہیں ہو نگے اور نہ اللہ کی کتاب ان سے جد اہوگی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کے حوض (کوثر) پر وارد ہوں گے۔

(حذف اسناد کیساتھ) معانی الاخبار ص ۱۳۳ پر شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے محمد ا بن علی علیہ السلام سے انہوں علیؑ ا بن الحسین علیہ السلام سے آپ نے امام حسین علیہ السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیؑ ا بن ابی طالب علیہ السلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں تمہارے درمیان دو گروں قدر چیزیں پیچھے چھوڑے جا رہا ہوں : اللہ کی کتاب اور میری بترت (میرے اہل بیت) اور یہ دونوں ہرگز جُد نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے ان دونوں کی طرح اور رسولؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔“ پس جابر ابن عبد اللہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپؐ کی عترت سے کون مراد ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا ”علیؑ، حسن، حسین، اور وہ آخر نہ جو قیامت تک حسینؑ کی اولاد میں میں سے ہوں گے۔“

### ”أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ“

حضرت اکرم فرماتے ہیں میں اور علیؑ ایک ہی نور ہیں یعنی میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علیؑ درود میں شامل نہیں ہیں۔ قارئین کرام:-  
یہ کہاں کا انصاف ہے ایک حصہ پر درود پہنچے اور نور کے دوسرے حصے پر درود نہ پہنچے۔

” یا علیؑ انتَ بمنزلة رَاسَ مِنْ بدنی “

علیؑ کی نسبت رسولؐ سے ایسے ہے جیسے سر کی بدن سے ہوتی ہے  
اے علیؑ آپؐ کی منزلت میرے نزدیک ایسے ہے جیسے سر کے ساتھ دھڑکی ہوتی ہے۔ یعنی اگر میں دھڑک ہوں تو علیؑ بمنزلہ سر ہیں۔  
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فضیلت یاد درود جو بھی ہو جو دھڑک کے لئے ہوئی وہی سر کے لئے

کیونکہ یہ ایک دوسرے سے جد انہیں ہیں۔ ذکرِ علیؐ ذکرِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ ہے

## دعاۓ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”یاعلیؐ ستالت ربی ان تذکر حیت اذکر“

”اعلیؐ میں نے اللہ سے سوال کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہو وہاں وہاں آپ کا بھی ذکر ہو،“

یہ دعاۓ رسالت مآب ہے آرزوئے نبیؐ اکرم ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں علیؐ کا ذکر ضرور ہو اور حضورؑ اکرمؐ کبھی لبوں کو حرکت نہیں دیتے تھے جب تک وحی نہ آئے۔ گویا رسولؐ کا کہنا خُدا کا کہنا ہے تو ثابت ہوا جہاں جہاں ذکرِ مصطفیؐ ہو گا وہاں وہاں ذکرِ مرتفع ہونا ضروری ہے۔

”قال رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرِ علیؐ معیؐ

اسمی مثل ہاتین فاذ اذکرت اسمی فاذ اکر اسم علیؐ“

سرکار رسالت آبؔ فرماتے ہیں علیؐ کا ذکر میرے نام کے ساتھ اس طرح کرو جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ پس جب بھی تم میرا نام لو علیؐ کا ذکر میرے ساتھ ساتھ ہو گا۔ قاترین کرام! سرکار دو جہاں نے دو انگلیاں ملا کر فرمایا کہ جس طرح ان دو انگلیوں میں فاصلہ نہیں ہے۔ اس طرح میرے اور علیؐ کے ما بین فاصلہ نہیں ہے۔

عبداللہ ابن عباسؓ سے حدیث رسولؐ مروی ہے کہ ایک دن سرکار دو عالم نے پانی ملنگوایا جب کہ آپ کے پاس امیر المؤمنین، حضرت فاطمہؓ، امام حسنؓ اور امام حسینؓ بھی تشریف فرماتھے۔ سرکار نے تھوڑا سا پانی پی کر امام حسنؓ کو دیا اور امام حسنؓ نے پیا تو سرکار نے فرمایا (هنئیاً مرئیاً یا ابا محمد) پھر امام حسینؓ کو دیا امام حسینؓ پانی پی چکے تو سرکار نے فرمایا (هنئیاً مرئیاً یا ابا عبد اللہ) پھر بی بی فاطمہؓ زہرا کو دیا جب بی بی پانی پی پلکیں تو

سرکار نے فرمایا (هنئیاً مرئیاً یا اُم الابرار الطاہرین) پھر مولائے کائنات کو دیا اور جب مولا امیر المؤمنین پانی پی چکے تو سرکار نے فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ گلی کچھ ازواج نے کہا، علیؑ کو هنئیاً مرئیاً نہیں کہا بلکہ سجدے میں چلے گئے اس کی کیا وجہ تھی۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ”جب میں نے پانی پیا تو فرشتوں نے هنئیاً مرئیاً کہا اور جب حسن و حسین اور فاطمہؓ نے پانی پیا تو تب بھی فرشتوں نے هنئیاً مرئیاً کہا اور میں نے بھی اُن کی طرح هنئیاً مرئیاً کہا مگر جب علیؑ نے پانی پیا تو اللہ نے علیؑ سے کہا، ائے میرے ولیؑ اور ائے مخلوقات پر میری حجت هنئیاً مرئیاً، یہ کلامِ الہی بزبانِ الہی سُن کر میں نے شکر کا سجدہ کہا اُس نعمت پر جو اللہ نے مجھے میرے اہلیت میں عطا کی ہے۔ قرآن میں سورہ نساء کی آیت ۲/۷ میں جب اللہ عام لوگوں کو هنئیاً مرئیاً کہتا ہے تو انسان کی سمجھ میں آجات ہے لیکن جب اپنے ولیؑ کیلئے هنئیاً مرئیاً کہتا ہے تو بات عقل سے باہر نظر آتی ہے۔

اس بارے میں علامہ رجب برسی کی کتاب مشارق انوار الیقین میں ایک منافق کا واقعہ ہے ہوا یہ کہ ایک منافق را ہلچلتے کسی مون کا ہم سفر ہو گیا بات سے بات چلی اور مولا علیؑ کا تذکرہ نکل آیا تو مون نے مولا کا نام سُن کر کہا صلی اللہ علیہ، اللہ کی صلوات ہو علیؑ پر۔ منافق کو یہ بات بہت بُری لگی کہنے لگا صلوات سوانع رسولؐ کے کسی پر جائز نہیں۔ مون نے جواب میں کہا اللہ فرماتا ہے ”هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَا لَنْ تَكُنْ“ سورہ احزاب آیت ۲۳ ”اللہ وہ ہے جو تم سب پر اور اپنے فرشتوں کے ساتھ صلوٰۃ بھیجا ہے۔ بتاؤ یہ آیت میں صلوٰۃ کس پر ہے۔؟ منافق بولا اُمّتِ محمد پر یہ سُن کر مون نے کہا صلوٰۃ اُمّتِ محمد پر جائز ہے آلِ محمد پر

جائز نہیں (فهبت الدی کفر) یہ آیت سن کروہ مبہوت ہو گیا جس نے کفر کیا تھا۔

**”إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ ذُرِيَّةَ كَلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِيْ فِي صُلْبِ عَلِيٍّ ابْنِ ابْيَاتِلْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ“**

”خدا نے ہرنبی کی اولاد اس کے صلب سے قرار دی ہے لیکن میری اولاد صلب علی سے ہے“

حضرت رسول خدا کی اولاد کا سلسلہ بیٹی سے چلا۔ خدا نے رہتی دنیا تک انہی کو اولاد رسول

قرار دیا۔ جیسا کہ آئی مبایلہ سے ظاہر ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسن و حسین علیہم السلام

کو سب اپناۓ رسول کہتے ہیں۔ چونکہ حضور گوجو بیٹے پیدا ہوئے وہ کم عمری ہی میں وفات

ہو گئی کوئی زندہ نہ بچا۔ دوسرے حضرت رسول خدامش موسیٰ ہیں۔ حضرت موسیٰ بھی لاولد

تھے ان کی اولاد بھی خدا نے ان کے وزیر و بھائی حضرت ہارون کی اولاد کو قرار دیا۔ تیسرا

حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے اسماعیل و اسحاق۔ حضرت اسحاق کی نسل میں آخری جدت لڑکی

کی اولاد قرار پائی تھی حضرت عیسیٰ اسی سے جgett ہیں۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں بھی ایسی

ہی ہوا کہ آخری جgett بجائے اولادِ نزینہ (ذکور) کے لڑکی کی اولاد قرار پائی یعنی فاطمۃ الزہرا

صلوات اللہ سلام اللہ علیہ۔ چوتھے علی بصدق اسی مبایلہ نفس رسول تھے لہذا ان کی اولاد

رسول کی اولاد قرار دی گئی۔ چونکہ بتوت آپ پر ختم ہونے والی تھی اور امامت کا سلسلہ

تا قیامت باقی رہنے والا ہے آپ کی نسل علی ابین ابی طالب علیہ السلام سے چلی۔

## آل محمد علیہ السلام کی محبت کے فوائد

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب ”خصال“ میں امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا! ”میری اور میرے اہلیت علیہم السلام کی محبت سات مقامات پر فائدہ دیگی۔ ایسے سات مقامات کے جن میں خوف و حشت زیادہ ہے۔ (۱) موت کے وقت (۲) قبر میں (۳) قبر سے اٹھنے کے وقت (۴) جب نامہ اعمال ملے گا (۵) حساب و کتاب کے وقت (۶) جب میزان لگے گا (۷) اور پل صراط سے گزرنے کے وقت“ (مناقب اہلیت، سید احمد منتبط قدس سرہ)

## رسول اللہ کے اہلیت آپ کے ساتھ

### پانچ چیزوں میں شریک ہیں

یہ ناجع المودة ص ۲۷۵ امام خرالدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کے اہل بیت آپ کے ساتھ پانچ چیزوں میں شریک ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا۔!  
 ”السلام عليك ايها النبي“۔ ائے نبی آپ پر سلام ہو۔ اہل بیت کے حق میں فرمایا۔  
 ”سلام على آل يس.“ یہس (محمد) کی آل پر سلام ہونماز کے تشهد میں محمد وآل محمد برابر کے شریک ہیں۔ طہارت میں شریک ہیں (رسول اللہ کے حق میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔!  
 ”طہ یا طاهر“ ائے پاک (محمد) اہل بیت کے حق میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔ ”یُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا“ تمہیں کما حقہ پاک و پاکیزہ کیا۔ محمد وآل محمد (پر صدقہ حرام ہے) صدقہ کی حرمت میں برابر کے شریک ہیں۔ اور محبت رکھنے کے بارے میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا۔

”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحیکم اللہ۔“

اور اہل بیت کی شان میں فرمایا۔ ”فُلَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُربَى“

## ان لوگوں کو ٹھراوائے سے سوال کیا جائے گا

یہ نتیجہ میں ولیمی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔

”وقفوهم انهم مسئولون۔“ ان لوگوں کو ٹھراوائے سے سوال کیا جائے گا۔ یعنی علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اس کتاب میں علامہ واحدی سے روایت ہے کہ۔

”انهم مسئولون“ سے ولایت علی اور اہل بیت کی ولایت کی بابت سوال کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ذوالقریبی سے محبت کرنا فرض قرار دیا ہے اور امت سے اس بات کا (قيامت کے روز) مطالبہ کیا جائیگا۔ اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم میں زید ابن ارقم کی روایت سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے ہم لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا! ائے لوگو! میں تمہاری مانند بشر ہوں۔ عنقریب میرے پاس رتب عز و جل کا اپنچی آئے گا میں اس کی دعوت قبول کرلوں گا۔ میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ پہلی اللہ عز و جل کی کتاب ہے جو نور اور ہدایت پر مشتمل ہے۔ اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا (اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا آپ سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون حضرات ہیں؟ کہا کہ وہ آل علی، آل جعفر اور آل عقیل ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

ترمذی نے حدیث بیان کی ہے رسول خدا نے فرمایا! میں تم میں دو گرانقدر

چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر ان کا دامن تھام لو گے تو ہر گز ہر گز گمراہ نہ ہونگے ایک ان میں دوسری سے بڑی ہے ایک کتاب خدا ہے اور ایک میرے اہلیت ”وَعَتَصَمُوا بِحَيْلَ اللَّهِ جَمِيعًا۔“ اگر اہلیت کی رسی جو آسمان سے لیکر زمین تک کھینچی ہوئی ہے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہونگے طبرانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے ہر نبی کی اولاد اس کی اپنی صلب میں قرار دی ہے اور میری اولاد کو علیٰ ابن ابی طالب کی صلب میں قرار دیا ہے صاحب کنز المطالب نے یہ عبارت اضافہ کی ہے کہ جب قیامت کا روز ہو گا تو لوگ اپنی ماوں کے نام سے بلائے جائیں گے اور ان کی پرده پوشی مقصود ہو گی۔ مگر علیٰ اور اس کی اولاد کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ کیونکہ انکی ولادت درست ہو گی۔

